اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹا بہتان لگانا بہت عظیم گناہ ہے
اور یہ گناہ مرزا غلام قادیانی نے اپنی کتب میں جا بجا کیا

مرزا غلام قادیانی کے شہرہ آفاق
200 جھوٹ

مولف

مفتی سید مبشر رضا قادری
منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... مرزا غلام قادیانی کے شہرہ آفاق 200 جھوٹ
مصنف .... مفتی سید مبشر رضا قادری
طبع اول .... 20 جمادی الاول 1437ھ/ 29 فروری 2016
تعداد 1100
قیمت ....
www.khatmenbuwat.org

ضروری گزارش

یہ کتاب اور ہمارے ادارہ کی دیگر کتب خریدنے کے لیے آپ کے شہر میں ہمارے نمائندگان موجود ہیں آپ دیئے گئے نمبر پر فون کرکے تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ دین کے ایک درد مند مسلمان ہیں اسی درد کے ساتھ آپ سے التماس کی جاتی ہے کہ کتاب کو زیادہ سے زیادہ خرید کر اپنے علاقہ کے قادیانیوں اور دیگر ایسے نوجوانوں میں فری تقسیم کریں جو قادیانیت کی طرف مائل ہیں۔ 03247448814

فہرس

عنوان	صفحہ
جھوٹ کی تعریف	5
دنیا میں جھوٹ کا آغاز	
جھوٹ کیوں بولا جاتا ہے؟	6
جھوٹ اور اسلام	7
جھوٹ کی مذمت از قرآن	
جھوٹ کی مذمت از احادیث	8
جھوٹ کی نفسیات	11
جھوٹ سے نفرت کی خواہش	
جھوٹ کا سب سے خطرناک پہلو	12
دروغ گوئی کی ابتداء کیسے ہوئی؟	
قومی معاملات کا تجزیہ	
جھوٹ کے معاشرے پر اثرات	13
جھوٹ اور سچ کی نفسیاتی جہت میں فرق	
آدمی جھوٹ کیوں بولتا ہے؟	14
فروغ میں معاشرہ کا کردار	
جھوٹ کا رجحان کم رکھنے والے معاشرے	15
جھوٹ ذمہ داری سے بچنے کا رجحان	
جھوٹ کے سیاسی نام	16
کہاں جھوٹ بولنا جائز ہے؟	17
جھوٹ پکڑنے کے طریقے (سائنس)	18
جھوٹ کی مذمت از مرزا غلام قادیانی	20
واضعین حدیث	21
جھوٹی حدیث گھڑنے والے کے بارے نبی عالم ﷺ کا فرمان	22
200 جھوٹ	23
کتب کے اصل سکین	62
ضمیمہ کتاب	101

انتساب

میں اپنی اس کتاب کا انتساب امیر المجاہدین استاذی علامہ خادم حسین رضوی دام ظلہ العالی کو کرتا ہوں جنہوں نے دور رواں میں نوجوانان اسلام میں عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع کو فروزاں کیا اور تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دن رات ایک کر دیا، میں اس کتاب کا انتساب علامہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی دام ظلہ العالی کو کرتا ہوں جن کے فیض کرم سے تحریک لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک پاکستان میں انقلاب بپا کر دیا اور آخر میں اپنی والدہ مرحومہ و مغفورہ کو اس کتاب کا ثواب ایصال کرتا ہوں جن کی تربیت سے اور جن کی دعا سے آج میں عظیم خادم ختم نبوت بن پایا۔

جھوٹ کی تعریف

کسی کے بارے میں خلاف حقیقت خبر دینا۔ قائل گنہگار اس وقت ہوگا جبکہ (بلا ضرورت) جان بوجھ کر جھوٹ بولے۔

(الحدیقة الندیة، القسم الثانی، المبحث الاول، ۴/ ۱۰)

جھوٹ کیا ہے؟

جھوٹ کسی شخص یا گروہ کا کسی دوسرے شخص یا گروہ کے متعلق قصداً کسی بات کو حقیقت کے خلاف بیان کرنا ہے۔ جھوٹ مختلف وجوہات کی بنا پر کوئی فائدہ پانے یا نقصان سے بچنے کے لیے بولا جاتا ہے۔ معاشرے میں اس کو عام طور پر ایک برا فعل گردانا جاتا ہے اور بچنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ حکومتیں اس بارے کئی قسم کے قوانین بناتی ہیں اور بعض صورتوں میں اس پر سزا مقرر ہے۔ مذاہب میں بھی اس کی سخت مذمت کی جاتی اور مرنے کے بعد سزا سے خوف دلایا جاتا ہے۔ اسی طرح دین اسلام میں بھی جھوٹ کی سخت وعیدات بیان کی گئی ہیں جو آگے چل کر درج کی جاتی ہیں۔

دُنیا میں جھوٹ کا آغاز

دُنیا میں جھوٹ کا آغاز کب ہوا اور کون سا پہلا انسان تھا جس نے جھوٹ بولا اِس سلسلے میں تاریخ بالکل خاموش ہے بعض لوگوں کا نکتہ نظر ہے کہ جب شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو اور اماں حوا علیہا السلام کو بہکایا کہ تم فلاں درخت کا پھل کھالو گے تو تمھاری آنکھیں روشن ہو جائیں گی تو اور تم سب چیزوں کو دیکھ سکو گے تو شیطان کا بس حضرت آدم علیہ السلام پر تو نہ چلا لیکن اُس نے اماں حوا علیہا السلام کے دِل میں وسوسہ ڈالا کہ اس درخت (جس کے قریب بھی جانے سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا) کے پھل کے کھانے سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ تم دونوں کی آنکھیں کُھل جائیں گیئں اور تم دونوں سب کچھ دیکھ سکو گے۔ شیطان کی اِس بات کو سن کر اماں حوا علیہا السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا کہ اِس درخت کے پھل کھانے سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ ہماری آنکھیں کُھل جائیں گی اور ہم سب کچھ دیکھ سکیں گے۔ دراصل اماں حوا علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ کے اِس حکم کو نظر انداز کر دیا کہ درخت کے قریب نہ جانا اور اُس کا پھل نہ کھانا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ کچھ لوگوں کے خیال میں اماں حوا علیہا السلام نے

حضرت آدم علیہ السلام سے غلط بیانی سے کام لیا اور ان کے خیال میں یہ بات جھوٹ کے زمرے میں شمار ہوتی ہے لیکن کچھ لوگوں کی رائے مختلف ہے اُن کی رائے کے مطابق اماں حوا علیھا السلام اُس وقت اللہ کے حکم کو بھول گئیں اور انہوں نے شیطان کی بات کو سچ سمجھا اور اُس کی بات حضرت آدم علیہ السلام کو بیان کر دی اُن افراد کی رائے کے مطابق یہ جھوٹ نہیں تھا یہ ترک اولیٰ تھا یعنی غلطی تھی اور یہ ترکِ اولیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے بھی سرزد ہوا جس کی انہوں نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور اللہ نے انہیں معاف فرما دیا۔ دونوں نکتہ نظر قارئین کے سامنے ہیں وہ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کون سا نکتہ نظر صحیح ہے اور کونسا غلط۔ تاہم پہلا جھوٹ کب بولا گیا تاریخ اِس سلسلے میں بالکل خاموش ہے۔

جھوٹ کیوں بولا جاتا ہے؟

لوگ جھوٹ کیوں بولتے ہیں اس کی کچھ وجوہات ہیں مثلاً جھوٹ بعض اوقات لوگ اپنے کسی غلط کام کو چھپانے کے لئے بولتے ہیں کیونکہ اُن کو ڈر ہوتا ہے کہ اگر اُن کا غلط کام ظاہر ہو گیا اور غلط کام کی سچائی سامنے آ گئی تو اِس صورت میں لوگوں میں اُن کی عزت نہیں رہے گی۔ بعض اوقات لوگ اپنی شان وشوکت قائم رکھنے کے لئے بھی جھوٹ بولتے ہیں اور مثال کے طور پر اُن کے پاس دولت نہیں ہوتی، گاڑی نہیں ہوتی، بنگلہ نہیں ہوتا اور بنک بیلنس نہیں ہوتا لیکن لوگ اپنے دوستوں، یاروں کو متاثر کرنے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں کہ اُن کے پاس دولت، گاڑی، بنگلہ اور بنک بیلنس سب کچھ موجود ہے۔ بعض اوقات لوگ اپنی عادت کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں اور وہ جھوٹ بولتے ہیں اِس قسم کے جھوٹ کی لوگوں کو عادت پڑ جاتی ہے اور بے اختیار اِس قسم کا جھوٹ بولا جاتا ہے۔ ایسے لوگ اپنی عادت سے مجبور ہو کر جھوٹ بولتے ہیں۔ اس قسم کا جھوٹ اکثر ٹی وی ٹاک شوز میں بولا جاتا ہے جیسا کہ سیاسی جلسوں، جماعت احمدیہ قادیانیہ کے جلسوں میں حاضرین کی تعداد کو کم یا زیادہ کر کے بتایا جاتا ہے۔ اس کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ سب سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ جھوٹ بولا جا رہا ہے لیکن کسی کی جرات نہیں ہوتی کہ کوئی ان جھوٹے لوگوں کو جا کر کہے کہ اللہ کے بندوں جھوٹ نہ بولو۔ جھوٹ کی اور بھی بے شمار قسمیں ہیں جتنا سوچتے جائیں اتنا ہی جھوٹ ملتا جائے گا۔

جھوٹ اور اسلام

اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو کبیرہ گناہ قرار دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں اسلام لانا چاہتا ہوں لیکن مجھ میں بہت سی برائیاں ہیں جنہیں میں چھوڑ نہیں سکتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے فرمائیے کہ میں کوئی ایک برائی چھوڑ دوں تو وہ میں چھوڑ دوں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس شخص سے فرمایا کہ جھوٹ بولنا چھوڑ دو اُس شخص نے وعدہ کرلیا اور جھوٹ بولنا چھوڑ دیا تو اِس کے جھوٹ بولنے کی عادت چھوڑنے کے سبب اُس کی تمام برائیاں چھُٹ گئیں۔ اِس سے آپ جان سکتے ہیں کہ جھوٹ بولنا کتنی بڑی برائی ہے۔

جھوٹ کی مذمت از قرآن

آیت نمبر 1

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ (النحل:105)

ترجمہ: ”جھوٹ افتراء تو وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔ اور وہی جھوٹے ہیں“

آیت نمبر 2

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (الحج:30)

ترجمہ: ”تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔“

آیت نمبر 3

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ (الزمر:3)

ترجمہ: ”دیکھو خالص عبادت خدا ہی کے لئے (زیبا ہے) اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنا دیں۔ تو جن باتوں

میں یہ اختلاف کرتے ہیں خدا ان میں ان کا فیصلہ کر دے گا۔ بے شک خدا اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا۔“

آیت نمبر 4

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (التوبة:119)

ترجمہ: ”اے اہل ایمان! خدا سے ڈرتے رہو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو۔“

جھوٹ کی مذمت از احادیث

حدیث نمبر 1

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى البِرِّ، وَإِنَّ البِرَّ يَهْدِي إِلَى الجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا. وَإِنَّ الكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الفُجُورِ، وَإِنَّ الفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا

(صحیح بخاری، حدیث 6094)

ترجمہ: ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق کا لقب اور مرتبہ حاصل کر لیتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔“

حدیث نمبر 2

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَةُ المُنَافِقِ ثَلاَثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ "

(صحیح بخاری، حدیث 33)

ترجمہ: ”ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین

نشانیاں ہیں، جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔"

حدیث نمبر 3

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ

(ابو داؤد حدیث 4800)

ترجمہ: "ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس شخص کے لیے جنت کے اندر ایک گھر کا ضامن ہوں جو لڑائی جھگڑا ترک کر دے، اگرچہ وہ حق پر ہو، اور جنت کے بیچوں بیچ ایک گھر کا اس شخص کے لیے جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ وہ ہنسی مذاق ہی میں ہو، اور جنت کی بلندی میں ایک گھر کا اس شخص کے لیے جو خوش خلق ہو۔"

حدیث نمبر 4

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ

(سنن الترمذی حدیث 2315)

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تباہی ہے اس کے لیے جو بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس سے لوگوں کو ہنسائے، تباہی ہے اس کے لیے، تباہی ہے اس کے لیے۔"

حدیث نمبر 5

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا إِخْوَانًا

(صحیح بخاری، حدیث 5143)

ترجمہ: ”ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظن وگمان کے پیچھے پڑنے سے بچو یا بدگمانی سے بچو، اس لیے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، نہ ٹوہ میں پڑو اور نہ جاسوسی کرو۔“

حدیث نمبر 6

عَنْ أُمِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمَى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُسَدَّدٌ: »لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا

(صحیح بخاری، حدیث 4920)

ترجمہ: ”ام حمید بن عبدالرحمٰن (ام کلثوم) رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جھوٹ نہیں بولا جس نے دو آدمیوں میں صلح کرانے کے لیے کوئی بات خود سے بنا کر کہی۔ احمد بن محمد اور مسدد کی روایت میں ہے، وہ جھوٹا نہیں ہے: جس نے لوگوں میں صلح کرائی اور کوئی اچھی بات کہی یا کوئی اچھی بات پہنچائی۔“

حدیث نمبر 7

عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ، قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا، الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، يَقُولُ: الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ، وَالرَّجُلُ يَقُولُ: فِي الْحَرْبِ، وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ، وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا "

(ابوداؤد حدیث 4921)

ترجمہ: ”ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بات میں جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے نہیں سنا، سوائے تین باتوں کے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: میں اسے جھوٹا شمار نہیں کرتا، ایک یہ کہ کوئی لوگوں کے درمیان صلح کرائے اور کوئی بات بنا کر کہے، اور اس کا مقصد اس سے صرف صلح کرانی ہو، دوسرے یہ کہ ایک شخص جنگ میں کوئی بات بنا کر کہے، تیسرے یہ

کہ ایک شخص اپنی بیوی سے کوئی بات بنا کر کہے اور بیوی اپنے شوہر سے کوئی بات بنا کر کہے۔"

اللہ ہمیں ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق دے اور دنیا و آخرت میں سچوں کا ساتھ عطا فرما، آمین

جھوٹ کی نفسیات

انسانی مزاج اور نفسیات میں مختلف عناصر کو دخل ہے۔ ماہرین نفسیات انسانی عادات، اطوار اور جرائم کا نفسیاتی تجزیہ مختلف انداز میں پیش کرتے ہیں۔ کہیں انسان کے متشدد ہونے کا تجزیہ کیا جاتا ہے، کہیں جرائم کی نوعیت پر تحقیق ہوتی ہے، کوئی مجرمانہ ذہنیت رکھنے والے عناصر اور تشدد پسند اور تنہائی پسند آدمی پر تحقیق کرتا ہے۔ یوں فلسفی اور دانشور انسانی مزاج اور حرکات وسکنات کا مختلف انداز میں تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ بھی انسانی نفسیات کا ایک جزو ہے جس کا تعلق مختلف عوامل سے ہے۔ جھوٹ کیا ہے؟ انسان جھوٹ کیوں بولتا ہے؟ کون سے عناصر ایسے ہیں جو کسی آدمی کو جھوٹ بولنے پر اکساتے ہیں؟ اور جھوٹ کو پروان چڑھانے والے معاشرے پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان اہم سوالات پر پاکستان کے صحافی و دانشور شاہنواز فاروقی "ہم اور جھوٹ کی نفسیات" پر ایک مضمون لکھا جس کے چیدہ چیدہ اقتباسات پیش کیے جارہے ہیں۔

اگر قوم کی اسلام پسندی کو دیکھا جائے تو ہم میں سے ہر شخص اپنے مسلمان ہونے کا شدت سے دعویدار ہے اور محسوس یہ ہوتا ہے گویا اسلام سے محبت اور اس کا تحفظ صرف اور صرف اسی کی ذمہ داری ہو۔ مگر جب اس کی عملی زندگی کو دیکھو تو دوسرا ہی منظر سامنے آتا ہے۔ ہم میں سے اکثر جتنی پابندی سے پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں اتنی ہی پابندی سے رشوت بھی لیتے ہیں، جتنے خلوص سے روزے رکھتے ہیں اتنے ہی خلوص کے ساتھ اشیاء میں ملاوٹ بھی کرتے ہیں۔ جتنی خاموشی سے غریبوں کی مالی مدد کرتے ہیں اتنی ہی خاموشی سے ریاستی ٹیکس چراتے ہیں۔ جھوٹ، جھوٹ، جھوٹ، ہر جگہ جھوٹ، یہ سب صورتیں جھوٹ کی عملی شکلیں ہیں۔

جھوٹ سے نفرت کی خواہش

سچ کی اہمیت یہ ہے ہر شخص سچ کا طالب ہوتا ہے اور جھوٹ کو سخت ناپسند کرتا ہے اس کی مثال وہ یوں دیتے ہیں کہ اگر کسی بہت بڑے دروغ گو یا جھوٹے شخص سے بھی دروغ گوئی کی جائے تو

وہ اس پر شدید برہمی کا اظہار کرے گا اور مطالبہ کرے گا کہ اس سے سچ بولا جائے۔ مصف کا کہنا ہے کہ انسان جب تک دوسروں سے جھوٹ بولتا ہے مگر اپنے آپ سے جھوٹ نہیں بولتا تو معاملہ ایک حد میں رہتا ہے۔ مگر انسان اپنے آپ سے بھی جھوٹ بولنے لگے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ انسان کو اپنے ضمیر کے پست ترین درجے سے بھی محروم ہو گیا ہے۔

جھوٹ کا سب سے خطرناک پہلو

جھوٹ کی سب سے مکروہ بات یہی ہے کہ وہ سچ کی قیمت پر بولا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس صورتحال کا سبب کیا ہے؟ اور جھوٹ کی نفسیات کیا ہے؟ یعنی انسان جھوٹ کیوں بولتا ہے۔؟

دروغ گئی کی ابتداء کیسے ہوتی ہے؟

مچھلی ہمیشہ سر کی جانب سے سڑتی ہے۔ قومی یا اجتماعیت کا معاملہ بھی یہی ہے، یعنی کسی بھی قوم کے سڑنے کا آغاز اس کے سر کی جانب سے ہی ہوا کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ برائی سب سے پہلے کسی قوم کے اہلِ دانش میں پیدا ہوتی ہے۔ ان میں مفکرین، فلسفی، علماء کرام، شاعر، ادیب، صحافی، سیاسی وسماجی رہنما وغیرہ شامل ہیں۔ یہ منطقی بات ہے کہ ابتداء میں ابلاغ کا عمل اوپر سے نیچے کی جانب ہوتا ہے، جب ابلاغ کے عمل کا یہ مرحلہ مکمل ہو جاتا ہے تو ابلاغ کا یہ عمل اپنے پھیلاؤ کے لئے دوسری سمتیں تلاش کرتا ہے۔

قومی معاملات کا تجزیہ

تاریخ گواہ ہے کہ ہمارے یہاں ہر برائی کا آغاز ہمارے سر کی جانب سے ہوا ہے ہمارے سیاست دانوں نے ہم سے جھوٹ بولا۔ شاعروں اور ادیبوں اور دانشوروں نے جھوٹ بولا علماء نے جھوٹ بولا، صحافیوں نے جھوٹ بولا، اور ایک ایسا شخص بھی گزرا ہے کہ جس نے تمام انسانی اقدار کا مرکب ہونے کا دعویٰ کر کے جھوٹ بولا اور اس کا نام تھا مرزا غلام احمد قادیانی اور یہ صاحب جھوٹ کی تمام حدوں کو عبور کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ الغرض ہمیں سب نے جھوٹ کا تجربہ فراہم کیا اور اب بھی کر رہے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جو اس عمل کے ذمہ دار ہیں وہی اس پر واویلا بھی کر رہے ہیں۔

جھوٹ کے معاشرے پر اثرات

اگرچہ اہل دانش کی اہمیت بہت ہوتی ہے مگر ایک خاص مرحلے پر جا کر عوام کی اہمیت اہل دانش سے بڑھ جاتی ہے اور وہ اس طرح کے اوپر سے آنے والے پیغام کو عوام ہی زندگی کا تجربہ بناتے ہیں، ہر پیغام اس وقت تک بے معنی ہوتا ہے جب تک وہ زندگی کا عام تجربہ نہ بن جائے۔ تجربہ سے معاشرتی قدریں وجود میں آتی ہیں۔ یہی قدریں معاشرے میں زندگی کا پورا منظرنامہ ترتیب دیتی ہیں۔ جب کوئی پیغام تجربے میں ڈھل جاتا ہے تو اس کی گو نہ گوں صورتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ کیونکہ ہر انسان ایک خاص پیغام کو ایک خاص طریقے سے قبول کر کے اسے اپنے زندگی کا حصہ بناتا ہے۔ عوام اہل دانش کے پیغام سے ہی نہیں بلکہ ان کے عمل کے سانچے سے بھی اثر قبول کرتے ہیں۔ اگر اوپر کی سطح پر پیغام اور عمل کا سانچہ پیچیدہ ہو تو وہ عوامی تجربہ بنتے بنتے اور بھی پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ یہ تو تھا جھوٹ کا اجتماعی معاملہ تاہم انفرادی سطح پر یہ صورتحال کچھ دوسرے محرکات کے باعث ظہور پزیر ہوتی ہے۔

جھوٹ اور سچ کی نفسیاتی جہت میں فرق

جھوٹ ایک پیچیدہ اور پراگندہ ذہنی صورتحال کا عکاس ہوتا ہے۔ اس کے برعکس سچ واضح اور صاف ذہنی کیفیات کا مظہر ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انسان کو ایک جھوٹ بول کر ہزار جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ انسانی ذہن تہہ در تہہ ذہنی الجھنوں کا شکار ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک جھوٹ کو جواز فراہم کرنے کے لئے اسے دوسرا جھوٹ گھڑنا ہوتا ہے۔ دوسرے جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے تیسرا جھوٹ ایجاد کرنا پڑتا ہے اور یوں یہ صورتحال ایک کبھی نہ ختم ہونے والے سلسلے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اس سفر میں ہر قدم پر انجام ہی انجام ہے آغاز کہیں نہیں۔

اس کے برعکس سچ کا معاملہ آفتاب آمد دلیل آفتاب والا ہوتا ہے۔ اسے مخصوص معنوں میں کسی جواز کسی سہارے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کا کوئی جواز ہوتا بھی ہے تو وہ اس کے سہارے کے لیے نہیں بلکہ اس تک پہنچنے کے لئے پل Bridge کے طور پر موجود ہوتا ہے۔ بلکہ یہ جواز اس سچ کی کوئی بہت معولی جہت ہوتی ہے۔ جو پل کا کام انجام دے کر نمایاں اور معتبر ہو جاتی ہے۔

آدمی جھوٹ کیوں بولتا ہے؟

آدمی کے جھوٹ بولنے کی درج ذیل وجوہات ہوتی ہیں۔

1: ناکافی Inadequate ہونے کا احساس

2: ذمہ داری سے بچنے کی خواہش

جب کوئی انسان اپنے آپ کو کسی خاص صورتحال میں ناکافی محسوس کرتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اس صورتحال میں کافی بنانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ ہر انسان بیک وقت کئی اقسام کے ماحول اور صورتحال میں زندہ رہتا ہے۔ مثال کے طور پر:

مذہبی صورتحال

علمی صورتحال

معاشی صورتحال

سماجی صورتحال

سماجی مرتبے کی صورتحال

خاندانی صورتحال

جسمانی خصوصیات کی صورتحال وغیرہ

ان صورتوں میں اعلیٰ اور ادنیٰ کے کچھ معاشرتی پیمانے مقرر ہوتے ہیں۔ (یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ آج کے معاشروں میں یہ پیمانے حد درجہ جعلی ہوتے ہیں) ہر انسان ان صورتوں میں سے کسی خاص صورت میں موجود ہوتا ہے تو وہ کسی دوسرے شخص یا اشخاص کے سامنے اپنے آپ کو اسی صورت کے حوالے سے ناکافی محسوس کرتا ہے۔ ناکافی ہونے کا احساس اس کے اندر احساس کمتری پیدا کرتا ہے۔ اکثر لوگ اپنے ناکافی پن کو دور کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ جس کے باعث وہ جھوٹ کے ذریعے اپنے آپ کو کافی ثابت کرتے ہیں۔

فروغ میں معاشرہ کا کردار

جھوٹ کا ایک منفی گوشہ یہ سامنے آیا ہے کہ معاشرے میں نظام مراتب کا کوئی تصور نہیں پایا

جاتا۔ یعنی اس بیماری کا شکار معاشرہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو ہر صلاحیت دے کر پیدا نہیں کرتا لیکن ہر شخص کو ایک خاص صلاحیت یا Uniqueness دے کر پیدا کرتا ہے۔ کچھ ہی لوگ ہوتے ہیں جن کو قدرت کئی صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کرتی ہے۔ انسانوں کی انہیں صلاحیتوں کے اعتبار سے معاشرے میں ایک خاص نظامِ مراتب وجود میں آتا ہے۔ اس نظام میں کوئی شخص غیر اہم نہیں ہوتا البتہ ایک شخص دوسرے شخص سے بعض خصائص کی بناء پر زیادہ اہم ہوتا ہے۔ اس نظام میں روحانی سرگرمیوں میں مصروف لوگوں کا مقام سب سے بلند ہوتا ہے۔ اس کے بعد تخلیقی کام کرنے والوں کا نمبر آتا ہے۔ اس کے بعد ہنر مندوں اور پھر جسمانی محنت کرنے والوں کی باری آتی ہے۔

ان افراد کے مرتبے تو ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں لیکن ایک دوسرے کے لئے ناگزیر ہوتے ہیں۔ ان سب کو ایک دوسرے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی ضرورت انہیں مستقل اہم بنائے رکھتی ہے۔

جھوٹ کا رجحان کم رکھنے والے معاشرے

ایسے نظام مراتب کا تصور رکھنے والے اور اس تصور پر یقین رکھنے والے معاشروں میں حسد کا مادہ اور اس حوالے سے جھوٹ کا رجحان بہت کم ہوتا ہے۔ کیونکہ ان معاشروں میں ہر مرتبے پر فائز شخص کو اپنی اہلیت و اہمیت کا اندازا ہوتا ہے۔ جس کے باعث وہ، (وہ) بننے کی کوشش نہیں کرتا جو وہ نہیں ہوتا۔ اسی لئے وہ ناکافی پن احساس کا شکار نہیں ہوتا جو ہمارے معاشرے میں اور دنیا کے دیگر معاشروں میں بہت عام ہو چکا ہے۔

جھوٹ، ذمہ داری سے بچنے کا رجحان

جھوٹ بولنے کا دوسرا سبب ذمہ داری سے بچنے کا رجحان ہے۔ اگرچہ ذمہ داری سے بچنے کا رجحان بھی انسان کی پست اخلاقی حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن انسان جب اس سے ایک قدم بڑھ جاتا ہے تو ہم اسے پست اخلاقی کی انتہاء قرار دے سکتے ہیں۔ یہ اگلا قدم ہے کہ اپنی ذمہ داری یا اس کے نتائج کو دوسروں پر منتقل کرنا۔ اس صورتحال کے مظاہر عام زندگی سے لے کر قومی زندگی کے اہم ترین معاملات تک آسانی سے دیکھ جا سکتے ہیں۔

اگر جھوٹ کو مذہبی طور پر پرکھا جائے تو ہمارے معاشرے میں مذہب کی آڑ میں جھوٹ بولنے کا رجحان بھی دکھائی دیتا ہے مذہب کے نام پر بڑے بڑے جھوٹ بولے گئے اور نبی غیب داں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی ان جھوٹے لوگوں کی خبر دے دی کہ میرے بعد تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا مگر وہ جھوٹ بولیں گے میرے بعد نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

ہم نے بے شمار مذہبی لوگوں کو دیکھا ہے جو دوسروں کی معاشی صورتحال کو بہتر دیکھ کر اپنی معاشی حالت کو بہتر بنانے کی تگ و دو میں مصروف ہیں۔ کچھ لوگ ان کے نزدیک ایسے بھی ہیں جو دوسروں کے بلند سماجی مرتبوں کو دیکھ کر اپنے سماجی مرتبوں کو بلند کرنے کے لئے کمر ہمت کس کے میدان عمل میں کود ے ہوئے ہیں۔ مگر لوگ کسی متقی پرہیز گار آدمی کو دیکھ کر اپنے روحانی مرتبے کی بلندی کے لئے کوشاں نہیں ہوتے۔ دوسروں کی بہتر معاشی حالت اور بلند سماجی مرتبے انسانوں کو ان کے ناکافی ہونے کا احساس دلاتے ہیں۔ مگر کسی روحانی ترقی کو دیکھ کر انہیں ایک لمحے کے لئے بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ اس میدان میں کتنے پیچھے ہیں اور انہیں اس شخص کی طرح اس میدان میں آگے بڑھنا چاہیئے۔

کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے معاشرے میں سچے مذہبی لوگ نہیں ہیں۔ میرا یقین ہے کہ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگ موجود ہیں اور یہ معاشرہ انہی کے اعمال کی برکتوں سے ابھی تک سالم اور قائم ہے۔ مگر یہ لوگ تعداد میں اتنے ہیں کہ: ” ہر چند کہیں کہ ہیں، نہیں ہیں “

جھوٹ کے سیاسی نام

سیاست کے میدان میں جھوٹ کے احساس جرم کو کم کرنے کے لئے بڑی دلکش اصلاحات وضع کی گئی ہیں۔ مقامی سیاست میں جھوٹ کو حکمتِ عملی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جبکہ بین الاقوامی سیاست میں اسے ڈپلومیسی کہا جاتا ہے ہمارے انفرادی اور اجتماعی زندگی کی حکمت عملی اور ڈپلومیسی کے پاٹوں کے درمیان پس رہی ہے۔ نہ جانے کب تک پستی رہے گی۔؟

کہاں جھوٹ بولنا جائز ہے؟

تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اس میں گناہ نہیں:

ایک جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے، اسی طرح جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو اس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صُلح کرانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے، تمہاری تعریف کرتا تھا یا اس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلاف واقع کہدے۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان میں اصلاح کرتا ہے، اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے۔"

ترمِذی نے اَسمابنتِ یزید رضی اللہ عنھا سے روایت کی کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں، مرد اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے بات کرے اور لڑائی میں جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان میں صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا۔ جس اچھے مقصد کو سچ بول کر بھی حاصل کیا جاسکتا ہو اور جھوٹ بول کر بھی حاصل کرسکتا ہو، اس کے حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر جھوٹ سے حاصل کرسکتا ہو، سچ بولنے میں حاصل نہ ہوسکتا ہو تو بعض صورتوں میں کِذب بھی مُباح ہے بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے جیسے کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرنا چاہتا ہے یا ایذا دینا چاہتا ہے وہ ڈر سے چھپا ہوا ہے، ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے؟ یہ کہہ سکتا ہے مجھے معلوم نہیں اگرچہ جانتا ہو یا کسی کی امانت اس کے پاس ہے کوئی اسے چھیننا چاہتا ہے پوچھتا ہے کہ امانت کہاں ہے؟ یہ انکار کرسکتا ہے کہہ سکتا ہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں۔ اگر سچ بولنے میں فساد پیدا ہوتا ہو تو اس صورت میں بھی جھوٹ بولنا جائز ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں فساد ہوتا ہو تو حرام ہے اور اگر شک ہو معلوم نہیں کہ سچ بولنے میں فساد ہوگا یا جھوٹ بولنے میں، جب بھی جھوٹ بولنا حرام ہے۔ (بہارشریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۵۱۷، ۵۱۸ ملخصاً)

جھوٹ پکڑنے کے طریقے (سائنس)

کئی لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ کچھ اپنے مفاد کے لیے، کچھ مصلحت کے تحت اور کئی محض دوسروں کو پریشان کر کے لطف اٹھانے کے لیے۔ جھوٹ بڑی حیثیت رکھنے والے بھی بولتے ہیں اور عام افراد بھی۔ بڑے آدمی کے جھوٹ کا اکثر اوقات اس کے بولنے کے دوران ہی پتا چل جاتا ہے، لیکن کوئی اسے کہہ نہیں سکتا۔ جب کہ چھوٹے آدمی کے جھوٹ پر عموماً کوئی دھیان نہیں دیتا۔

کہتے ہیں کہ پہلا جھوٹ مشکل ہوتا ہے، دوسرے پر ہچکچاہٹ ہوتی ہے اور تیسرے جھوٹ پر ندامت یا پشیمانی کا احساس نہیں ہوتا۔ اور پھر انسان بڑے اعتماد سے جھوٹ بولنے لگتا ہے۔ لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ جس طرح بڑے سے بڑا مجرم اپنے پیچھے کوئی ایسی نشانی چھوڑ جاتا ہے جو اس تک پہنچنے میں مدد دیتی ہے اسی طرح ہر جھوٹے سے بھی کوئی ایسی حرکت ضرور سرزد ہو جاتی ہے جس سے شک کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

ممکن ہے کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو مگر آپ کو ایسے بہت سے لوگوں سے واسطہ پڑا ہوگا جن کے جھوٹ سے آپ کے اعتماد کو ٹھیس پہنچی یا آپ کو نقصان اٹھانا پڑا۔ لیکن مستقبل میں آپ ایسے کسی نقصان سے بچ سکتے ہیں کیونکہ نفسیاتی ماہرین نے طویل تحقیق کے بعد جھوٹ پکڑنے کے چند طریقے ڈھونڈ لیے ہیں۔ یہ طریقے ایسے ہیں جن کے لیے آپ کو کسی مشین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی لمبی چوڑی تحقیق کی۔

ماہرین کا کہنا ہے کسی شخص کی حرکات و سکنات کی بنا پر آسانی سے یہ تعین کیا جا سکتا ہے کہ آیا کہ وہ سچ بول رہا ہے یا جھوٹ۔

ماہرین کے مطابق گفتگو کے دوران ہاتھ اور بازوؤں کی حرکت اور چہرے کے تاثرات سچ اور جھوٹ ظاہر کر دیتے ہیں۔ کیونکہ جھوٹے شخص کے چہرے پر تناؤ ہوتا ہے اور ہاتھوں اور بازوؤں کی حرکت اس کی گفتگو کا ساتھ نہیں دے رہی ہوتی۔

جھوٹا شخص آنکھ ملا کر بات کرنے سے کتراتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا غیر ارادی طور پر اپنے چہرے، گردن اور منہ پر ہاتھ پھیرتا رہتا ہے اور ناک یا کان کو کھجاتا نظر آتا ہے۔ ماہرین کا

کہنا ہے کہ چہرے کے اعصاب یہ بتا دیتے ہیں کہ انسان سچ بول رہا ہے یا جھوٹ۔ ڈاکٹر برنکے کہتے ہیں کہ آپ صرف مسکراہٹ دیکھ کر ہی یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ آپ کا مخاطب سچ بول رہا ہے یا سچ کو چھپا رہا ہے۔ کیونکہ انسانی جذبات جھوٹ کا ساتھ نہیں دیتے۔ اگر کوئی شخص اپنی گفتگو میں مسرت، دکھ یا محبت کا اظہار کر رہا ہو اور وہ اپنے اظہار میں سچا نہ ہو تو اس چہرے پر تاثرات تاخیر سے ظاہر ہوں گے اور اچانک غائب ہو جائیں گے۔ جب کہ سچے جذبات اظہار سے پہلے چہرے پر آجاتے ہیں اور دیر تک برقرار رہتے ہیں۔

جھوٹ بولنے والے کئی افراد اپنی باتوں کا یقین دلانے اور نارمل نظر آنے کے لیے مسکراہٹ کا سہارا لیتے ہیں۔ ڈاکٹر برنکے کہتے ہیں کہ حقیقی مسکراہٹ میں چہرے کے سارے اعصاب حصہ لیتے ہیں اور دیکھنے والے کو پورا چہرہ کھلا ہوا سا دکھائی دیتا ہے۔ سچی مسکراہٹ دیر تک قائم رہتی ہے اور آہستہ آہستہ تحلیل ہوتی ہے۔ جب کہ زبردستی کی مسکراہٹ صرف ہونٹوں اور اس کے آس پاس کے اعصاب تک محدود رہتی ہے۔ مصنوعی مسکراہٹ کے دوران گال اور آنکھوں کی بھوئیں اپنی نارمل حالت میں رہتی ہیں۔

ڈاکٹر برنکے کی ٹیم نے اپنی تحقیق کے لیے 52 افراد کے چہروں کے تاثرات کا تفصیلی تجزیہ کیا اور ان کے چہروں کے 23000 سے زیادہ ویڈیو فریم بنائے گئے۔ چہرے کے تاثرات کے معائنے نے 26 افراد کے جھوٹے ہونے کی نشاندہی کی۔ جب ماہرین نے ان سے منسلک حقائق کا جائزہ لیا تو ان کے جھوٹے ہونے کی تصدیق ہو گئی۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ جھوٹا شخص گفتگو میں دفاعی انداز اپناتا ہے جب کہ سچے کا رویہ عموماً جارحانہ ہوتا ہے۔ جھوٹے سے اگر کچھ پوچھا جائے تو اس پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے، جسے وہ چھپانے کے لیے اپنے سر اور گردن کو بار بار حرکت دیتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ کئی غیر شعوری حرکتوں سے بھی جھوٹ کی نشاندہی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر جھوٹ بولنے والا آپ کے سامنے بیٹھا ہے تو وہ بات کرتے ہوئے غیر ارادی طور پر اپنے سامنے رکھی ہوئی کوئی چیز اٹھا کر اپنے اور آپ کے درمیان رکھ لے گا۔ وہ یہ عمل لاشعوری طور پر خود کو

محفوظ بنانے کے لیے کرتا ہے۔ اگر جھوٹے سے کوئی سوال کیا جائے تو وہ جواب میں غیر ارادی طور پر سوال کے ہی کچھ لفظ دوہرا دیتا ہے۔

اکثر جھوٹ بولنے والے صاف کہنے کی بجائے بات کو گھمانے اور الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جھوٹا انسان ایک نارمل شخص سے زیادہ بولتا ہے اور غیر ضروری اور غیر متعلقہ تفصیلات بیان کرتا ہے۔ وہ خاموش ہونے سے اس لیے ڈرتا ہے کہ کہیں کوئی ایسا سوال نہ پوچھ لیا جائے، جس سے اس کا جھوٹ پکڑا جائے۔

ایک کہاوت ہے کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ مگر جھوٹا شخص کئی جھوٹ بولنے کے بعد اس لیے پکڑا جاتا ہے کیونکہ اسے یاد ہی نہیں رہتا کہ وہ پہلے کیا کچھ کہہ چکا ہے۔ یہ جاننے کے لیے کہ آیا آپ کا مخاطب جھوٹ تو نہیں بول رہا، فوراً گفتگو کا موضوع تبدیل کر دیں۔ اگر وہ سکون اور اطمینان محسوس کرے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔ جب کہ سچا شخص اچانک موضوع بدلنے سے پریشان ہو جاتا ہے اور مختلف حیلوں بہانوں سے آپ کو اصل موضوع پر لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔

نفسیاتی ماہرین کا کہنا ہے کہ بعض افراد کے اعصاب اتنے مضبوط ہوتے ہیں کہ وہ اپنا جھوٹ ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ اور بعض اوقات سچ بولنے والا اتنی گھبراہٹ کا شکار ہو جاتا ہے کہ اس کا سچ بھی جھوٹ لگنے لگتا ہے۔ چنانچہ بعض افراد کے معاملے میں کسی حتمی نتیجے پر پہنچنے کے لیے صرف قیافہ شناسی ہی کافی نہیں ہوتی بلکہ ٹھوس شواہد بھی درکار ہوتے ہیں۔

اس موضوع پر مزید تفصیلات جاننے کے لیے سابقہ قادیانی نومسلم عرفان محمود برق کی کتاب ”قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں“ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

جھوٹ کی مذمت از مرزا غلام قادیانی

قادیان کا جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کذابوں میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ قہر خدا کا کہ مرزا قادیانی انتہائی بے باکی سے خدا، رسول اور آسمانی کتابوں کے بارے میں بھی جھوٹ و غلط بیانی سے کام لیتا۔ پہلے جھوٹ نہ بولنے کے بارے میں اس کے ”اقوال زریں“ دیکھتے ہیں اور

بعدازاں اس کے ''سفید جھوٹ'' ملاحظہ کرتے ہیں:

(1) ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔''

(چشمۂ معرفت صفحہ 222 روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)

(2) ''جھوٹ کے مُردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا، یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔''

(انجام آتھم صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 43 از مرزا قادیانی)

(3) ''جھوٹ بولنے سے بدتر دُنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 459 از مرزا قادیانی)

(4) ''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بد ذات انسان تو کتوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔ پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 126 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292 از مرزا قادیانی)

(5) ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی)

(6) ''وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔''

(شحنۂ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی)

(7) ''فضولیاں اور جھوٹ بولنا مُردار خواروں کا کام ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 88 طبع جدید از مرزا قادیانی)

(8) ''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)

واضعین حدیث

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح حدیث کو حاصل کرنے کی ترغیب دی اور اس کے حاملین

کے لیے دعا فرمائی ہے، اسی طرح حدیث وضع کرنے یا حدیث کے نام پر کوئی غلط بات آپ ﷺ کی طرف منسوب کرنے سے سختی سے منع فرمایا اور ایسے لوگوں کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ علماء اور محدثین نے بھی اس کے متعلق سخت موقف اختیار کیا ہے، اور ان کے نزدیک حدیث کو وضع کرنے والا اسی سلوک کا مستحق جو سلوک مرتد اور مفسد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ وضع حدیث کی ابتداء ہجرت نبوی ﷺ کے چالیس سال بعد ہوئی۔ حدیث وضع کرنے میں سرفہرست روافض تھے۔ خوفِ خدا اور خوف آخرت سے بے نیازی نے اس معاملہ میں ان کو اتنا جری بنا دیا تھا کہ وہ ہر چیز کو حدیث بنا دیتے تھے۔

جھوٹی حدیث گڑھنے والے کے بارے نبی عالم ﷺ کا فرمان

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ

(بخاری 106)

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

(بخاری 107)

ترجمہ: ”جس نے مجھ پر جھوٹ بولا (میری جانب جھوٹ منسوب کیا) وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے“۔

دور حاضر کا عظیم فتنہ قادیانیت ہے جس کا بانی مرزا غلام قادیانی ہے اور اس نے نہ صرف نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا بلکہ اپنے مذہب قادیانیت کی بنیاد ہی جھوٹ و افتراء پر رکھی اسی وجہ سے مرزا قادیانی کو گھر بیٹھ کر کچھ من گھڑت احادیث کا سہارا لینا پڑا تا کہ وہ اپنے جھوٹے دعویٰ جات کو ثابت کر سکے۔

مرزا قادیانی نے اللہ پر جھوٹ باندھے اور جا بجا کہا کہ قرآن میں اللہ نے فرمایا ہے حالانکہ پورے قرآن حکیم کو اٹھا کر دیکھ لیں آپ کو کہیں بھی ایسی کوئی آیت نہیں ملتی جس کے بارے مرزا قادیانی نے اشارہ کیا تھا۔

اسی طرح مرزا قادیانی نبی عالم ﷺ کی طرف سینکڑوں جھوٹی من گھڑت احادیث کو منسوب کرتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ یہ بات حدیث میں آئی ہے، نبی عالم ﷺ نے فرمایا ہے، آثار نبویہ ﷺ

میں ملتا ہے، بخاری و مسلم میں آیا ہے وغیرہ وغیرہ مگر جب ہم کتب احادیث کی تلاش کرتے ہیں تو ہمیں ایسا کچھ بھی نہیں ملتا جیسا مرزا قادیانی نے کہا تھا جس کی چند مثالوں پر مشتمل یہ مضمون آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی مہیا کرے گا کہ واقع ہی مرزا غلام قادیانی جھوٹا انسان تھا جس نے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کثیر جھوٹ باندھے۔

آئیے! ہم آپ کو مرزا قادیانی کی وضع کردہ چند احادیث دکھاتے ہیں اور قادیانیوں کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ ایسے جھوٹے انسان کو آپ لوگوں نے نبی بنا رکھا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جھوٹی باتوں کو منسوب کرتا ہے پہلے آپ لوگ اس کو سچا انسان ثابت کر لیں بقیہ رہی بات مرزا قادیانی کو مسیح موعود بنانے کی تو وہ بعد میں دیکھا جائے گا۔

جھوٹ 1

”احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا“ (روحانی خزائن جلد ۲۲- حقیقۃُ الوَحی: صفحہ 209)

جھوٹ 2

”بعض احادیث میں بھی آچکا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ ذوالقرنین ہوگا“ (روحانی خزائن جلد ۲۱- براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 118)

جھوٹ 3

”اور آثار نبویہ میں بھی ایسا ہی آیا تھا کہ اس مہدی موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا سو وہ سب لکھا ہوا پورا ہوا“ (روحانی خزائن جلد ۱۲- سِراج مُنیر: صفحہ 75)

جھوٹ 4

”حدیثوں میں صاف طور پر یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کی بھی تکفیر ہوگی۔ اور علماءِ وقت اُس کو کافر ٹھہرائیں گے اور کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے اِس نے تو ہمارے دین کی بیخ کنی کر دی“ (روحانی خزائن جلد ۱۷- تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 213)

جھوٹ 5

”لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-اربعین نمبر 3: صفحہ 404)

جھوٹ 6

”اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا“ (روحانی خزائن جلد ۲۲-حِقیقۃُ الوَحی: صفحہ 406)

جھوٹ 7

”بہت سی حدیثوں سے ثابت ہوگیا ہے کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس ہے اور آخری آدم (مرزا قادیانی) پہلے آدم کی طرز ظہور پر الف ششم کے آخر میں جو روز ششم کے حکم میں ہے پیدا ہونے والا ہے سو وہ یہی (مرزا قادیانی) ہے جو پیدا ہوگیا“ (روحانی خزائن جلد ۳- اِزالہ اوہام: صفحہ 475تا476)

جھوٹ 8

”مگر ضرور تھا کہ وہ مجھے (مرزا قادیانی کو) کافر کہتے اور میرا نام دجّال رکھتے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہی فرمایا گیا تھا کہ اس مہدی (مرزا قادیانی) کو کافر ٹھہرایا جائے گا۔ اور اس وقت کے شریر مولوی اس کو کافر کہیں گے اور ایسا جوش دکھلائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کو قتل کر ڈالتے“ (روحانی خزائن جلد ۱۱-انجام آتھم: صفحہ 322)

جھوٹ 9

”اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز

آئے گی ھذا خلیفۃ اللہ المھدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے" (روحانی خزائن جلد ۶-شہادۃ القرآن: صفحہ 337)

جھوٹ 10

"اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں یہ (یعنی چاند گرہن اور سورج گرہن) دو مرتبہ واقع ہوں گے" (روحانی خزائن جلد ۲۳-چشمۂ معرفت: صفحہ 329)

جھوٹ 11

"ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ سو برس کے عرصہ سے کوئی شخص زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا" (روحانی خزائن جلد ۳-اِزالہ اوھام: صفحہ 227)

جھوٹ 12

"ایسا ہی احادیثِ صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا۔ اور وہ چودھویں صدی کا مجدّد ہوگا" (روحانی خزائن جلد ۲۱-براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 359)

جھوٹ 13

"لیکن بڑی توجہ دلانے والی یہ بات ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی زمانہ قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں اور چودھویں صدی کا اس کو مجدّد قرار دیا ہے" (روحانی خزائن جلد ۴-نشانِ آسمانی: صفحہ 370)

جھوٹ 14

"اور اس میں ایک اور عظمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بھی اس کے پوری ہونے سے پوری ہوگئی کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ عیسائیوں اور اہل اسلام میں آخری زمانہ میں ایک جھگڑا ہوگا۔ عیسائی کہیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان کہیں گے کہ حق ہم میں ظاہر ہوا۔ اس وقت عیسائیوں کے لئے شیطان آواز دے گا کہ حق آلِ عیسیٰ کے ساتھ ہے اور مسلمانوں کے لئے آسمان سے آواز آئے گی کہ حق

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۱-انجام آتھم: صفحہ 288)

جھوٹ15

”پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے“ (روحانی خزائن جلد ۸-نور الحق: صفحہ 209)

جھوٹ16

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اُس شہر کے لوگوں کو چاہیئے کہ بلاتوقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنیوالے ٹھہریں گے“ (ریویو آف ریلیجنز جلد 6 بابت ماہ ستمبر 1907ء نمبر 9-: صفحہ 365، اشتہار 'عام مریدوں کے لیے ہدایت، مورخہ 12 اگست 1907ء)

جھوٹ17

”اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اول اِس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انہیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے“ (روحانی خزائن جلد ۲۲-حقیقۃُ الوَحی: صفحہ 202)

جھوٹ18

”اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ ما زنا زانٍ و ھو مؤمن وما سرق سارق وھو مؤمن“ (روحانی خزائن جلد ۲۲-حقیقۃُ الوَحی: صفحہ 169)

جھوٹ19

”ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کہ کَانَ فِی الھِندِ نَبِیًّا اَسْوَدَ اللَّونِ اِسْمُہٗ کَاھِنًا یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اُس کا کاہن تھا یعنی کنھیّا جس کو کرشن کہتے ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۲۳-چشمۂ معرفت: صفحہ 382)

از روئے اصول نحو بھی یہ غلط ہے۔ نحوی ترکیب میں فی الھند جار مجرور میں اسم بننے کی صلاحیت نہیں۔ نَبِیًّا، کَانَ کا اسم ہوگا اس پر ضمہ آنا چاہیئے۔ مگر مرزا قادیانی نے فتحہ لگا رکھا ہے۔ اسی طرح نَبِیًّا نکرہ ہونے کی وجہ سے اَسْوَدَ اللَّونِ کی صفت نہیں بن سکتا مگر مرزا قادیانی نے صفت بنا رکھا ہے۔ اس لیے یہ ایک جھوٹی بناوٹی مصنوعی حدیث ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی توہین ہے جس کی سزا دارین کی روسیاہی و سرنگونی کے علاوہ کچھ نہیں ہوسکتی۔ اگر امت مرزائیہ کو اپنے آقا و مولیٰ مرزا آنجہانی کی نگوساری و ذلت خواری دیکھنا گوارہ نہیں ہے تو اپنے اولین و آخرین اور دلائل و براہین کو لے کر اٹھے اور اس حدیث کو صحیح ثابت کرے تاکہ مرزائیت کے ”باوا آدم“ کی کچھ تو اشک شوئی ہوجائے۔

جھوٹ20

”اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی ہوئی ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۵- مسیح ہندوستان میں: صفحہ 55)

جھوٹ21

”اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرھویں صدی میں پیدائش ہوگی اور چودھویں صدی میں اُس کا ظہور ہوگا“ (روحانی خزائن جلد ۲۰- تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 40)

جھوٹ22

”پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے“ (روحانی خزائن جلد ۱۳- ضرورۃ الامام: صفحہ 475)

جھوٹ23

”قرآن نے میری گواہی دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گواہی دی ہے۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور قرآن بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کرتا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی اور زمین نے بھی اور کوئی نبی نہیں جو

میرے لئے گواہی نہیں دے چکا“ (روحانی خزائن جلد ۱۹- تُحفۃُ النَّدوَۃ: صفحہ 96)

جھوٹ 24

”اور میرا یہ بیان ہے کہ میرے تمام دعاوی قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور اولیاء گذشتہ کی پیشگوئیوں سے ثابت ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۵- آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 356)

جھوٹ 25

”خدا نے آدم کو چھٹے دن بروز جمعہ بوقت عصر پیدا کیا۔ توریت اور قرآن اور احادیث سے یہی ثابت ہے“ (حاشیہ روحانی خزائن جلد ۲۱- براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 260)

جھوٹ 26

”احادیث سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عیسائی قوم کثرت سے دنیا میں پھیل جاوے گی“ (روحانی خزائن جلد ۲۲- حقِیقۃُ الوَحی: صفحہ 496)

جھوٹ 27

”دوسری طرف ایسی احادیث بھی ہیں جو یہ بتلاتی ہیں کہ مسیح موعود کے وقت میں تقریباً تمام زمین پر عیسائی سلطنت قوت اور شوکت رکھتی ہوگی“ (روحانی خزائن جلد ۲۲- حقِیقۃُ الوَحی: صفحہ 496)

جھوٹ 28

”حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت میں ملک میں طاعون بھی پھُوٹے گی“ (روحانی خزائن جلد ۱۴- اَیّامُ الصُّلح: صفحہ 347)

جھوٹ 29

”چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو ۳۱۳ تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی“ (روحانی خزائن جلد ۱۱- انجام آتھم: صفحہ 324)

جھوٹ 30

”کبھی فاسق اور فاجر اور بدکار بھی سچی خواب دیکھ لیتا ہے اور یہ سب روح القدس کا اثر ہوتا ہے جیسا کہ

قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہے“(روحانی خزائن جلد ۵- آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 80)

جھوٹ 31

”سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا اس سے پہلے صدہا اولیاء نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہوگا اور احادیث صحیحہ نبویہ پکار پکار کر کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے“(روحانی خزائن جلد ۵- آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 340)

جھوٹ 32

”اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اُترا ہے جیسا کہ وہ اُس زبان میں فرماتا ہے "این مُشتِ خاك را گر نه بخشم چه کنم" (روحانی خزائن جلد ۲۳- چشمہ مَعرفت: صفحہ 382)

”اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا“(روحانی خزائن جلد ۲۳- چشمہ مَعرفت: صفحہ 218)

جھوٹ 33

”اور ایسا ہی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے“

(روحانی خزائن جلد ۱۷- تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 245)

جھوٹ 34

”حالانکہ بالاتفاق تمام احادیث کے رو سے عمر دنیا کُل سات ہزار برس قرار پایا تھا.....جبکہ احادیث صحیحہ متواترہ کے رُو سے عمر دنیا یعنی حضرت آدم سے لے کر اخیر تک سات ہزار برس قرار پائی تھی“

(روحانی خزائن جلد ۱۷- تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 247 تا 248)

جھوٹ 35

”امر واقعی اور صحیح یہی ہے کہ بعثتِ نبوی ہزار ششم کے آخر میں ہے جیسا کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بالاتفاق گواہی دے رہی ہیں“(روحانی خزائن جلد ۱۷- تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 246)

جھوٹ 36

”لیکن پھر بھی جب ہم حدیثوں پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافی حصہ اس قسم کی حدیثوں کا موجود ہے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس برس عمر لکھی ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویہ: صفحہ 295)

جھوٹ 37

”اور سب سے بڑھ کر حدیثوں کے رو سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ تمام صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ گذشتہ تمام نبی جن میں حضرت عیسیٰ بھی داخل ہیں سب کے سب فوت ہو چکے ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 295)

جھوٹ 38

”اور علاوہ نصوصِ صریحہ قرآن شریف اور احادیث کے تمام اکابر اہل کشوف کا اس پر اتفاق ہے کہ چودھویں صدی وہ آخری زمانہ ہے جس میں مسیح موعود ظاہر ہوگا“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 243 تا 244)

جھوٹ 39

”حدیث صحیح سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ انہوں نے ایک سو بیس ۱۲۰ برس عمر پائی اور واقعہ صلیب کے بعد ستاسی ۸۷ برس اَور زندہ رہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۴-اَیَّامُ الصُّلح: صفحہ 277)

جھوٹ 40

”کیونکہ بموجب آثارِ صحیحہ کے مسیح موعود کا صدی کے سر پر آنا ضروری ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۴-اَیَّامُ الصُّلح: صفحہ 325)

جھوٹ 41

”ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجّال بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا..... آخر ایک گروہ دجّال کا ایمان لا کر حج کرے گا۔ سو جب دجّال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے وہی دن ہمارے حج کے بھی ہوں گے“ (روحانی

خزائن جلد ۱۴- اَیَّامُ الصُّلح :صفحہ 417)

جھوٹ 42

”میں نے حدیثوں کی رُو سے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ مسیح اور مہدی جو آنے والا ہے عیسائی سلطنت کے وقت میں اُس کا آنا ضروری ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۴- اَیَّامُ الصُّلح :صفحہ 424)

جھوٹ 43

”اس پیشگوئی (آتھم والی) کی نسبت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے بھی خبر دی تھی اور مکذّبین پر نفرین کی تھی“ (روحانی خزائن جلد ۱۴- اَیَّامُ الصُّلح :صفحہ 418)

جھوٹ 44

”حدیثوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دجّال شیطان کا نام ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۴- اَیَّامُ الصُّلح :صفحہ 296)

جھوٹ 45

”یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو صبح اور شام اور کئی وقت چلے گی اور تمام مدار اس کا آگ پر ہوگا اور صدہا لوگ اُس میں سوار ہوں گے“ (روحانی خزائن جلد ۱۴- اَیَّامُ الصُّلح :صفحہ 313)

جھوٹ 46

”در قرآن کریم و کتب احادیث و دیگر صحف مسطور است کہ دراں ایام یک مرکب حادث گردد کہ بزور آتش حرکت نماید.... پس آں مرکب.... در عرف ہندوستان ریل نامند“ (روحانی خزائن جلد ۲۰- تذکرۃ الشہادتین :صفحہ 25)

ترجمہ از مرزا قادیانی: ”قرآن شریف اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ اس کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو آگ سے چلے گی..... سو وہ سواری ریل ہے جو (ہندوستان میں) پیدا ہو گئی“

”ایک زور کے ساتھ دروغ گوئی کی نجاست اُن (مرزا قادیانی) کے منہ سے بہ رہی ہے“ (روحانی

خزائن جلد ۵ - آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 599)

جھوٹ 47

”دراحادیث صحیح وارد است کہ بعد ازیں واقعہ (صلیب) حضرت عیسیٰ مدتے زندہ ماندہ بعمر یک صد و بست سال گی وفات نمودہ پیش پروردگار خود رسید“ (روحانی خزائن جلد ۲۰ - تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 69)

ترجمہ ”احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب کے بعد) عیسیٰ ابن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر اپنے خدا کو جا ملا“ (روحانی خزائن جلد ۲۰ - تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 69)

جھوٹ 48

”چناں چہ ذکر ایں کسوف وخسوف در انجیل بلکہ در قرآن مجید و احادیث صحیحہ نیز مسطور است“ (روحانی خزائن جلد ۲۰ - تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 33)

ترجمہ ”ان دونوں گرہنوں کی انجیلوں میں بھی خبر دی گئی ہے اور قرآن شریف میں بھی یہ ہے اور حدیثوں میں بھی“ (روحانی خزائن جلد ۲۰ - تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 33)

جھوٹ 49

”وبجہت ادائے شہادت من مطابق پیشگوئی ہائے قرآن کریم و احادیث صحیحہ اناجیل اربعہ وصحف انبیاء در ماہ رمضان المبارک بالائے آفتاب را کسوف و ماہتاب را خسوف گرفت است۔ ومنم کہ در عہد من بر طبیق اخبار قرآنی بطور خرق عادت طاعون نمودار گشت است ومن آں کسم کہ در روزگار من بر طبق احادیث صحیحہ از جانب بعض حکومت مردم را بجہت فتن نہ حج انسداد بعمل آمد“ (روحانی خزائن جلد ۲۰ - تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 36)

ترجمہ: ”میں وہ شخص ہوں جو عین وقت پر ظاہر ہوا۔ جس کے لیے آسمان پر رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو قرآن اور حدیث اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی خبروں کے مطابق گرہن لگا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس کے زمانے میں تمام نبیوں کی خبر اور قرآن شریف کی خبر کے موافق اس ملک میں خارق عادت طور پر طاعون پھیل گئی اور میں وہ شخص ہوں جو حدیث صحیح کے مطابق اس کے زمانہ میں حج روکا گیا“ (روحانی خزائن جلد ۲۰ - تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 36)

جھوٹ50

"اور ممکن ہے کہ شیطان لعین نے حضرت مسیح علیہ السلام کے دل میں اسی قسم کے خفیف وسوسہ کے ڈالنے کا ارادہ کیا ہو۔ اور انہوں نے قوت نبوت سے اس وسوسہ کو دفع کر دیا ہو۔ اور ہمیں یہ کہنا اس مجبوری سے پڑا ہے کہ یہ قصہ صرف انجیلوں میں ہی نہیں ہے بلکہ ہماری احادیث صحیحہ میں بھی ہے"

(روحانی خزائن جلد ۱۳-ضرورۃ الامام: صفحہ 486)

جھوٹ51

"ایسا ہی احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والاؔ ہو گا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہو گا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدحہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے" (روحانی خزائن جلد ۱۳- کِتابُ البَرِیّۃ: صفحہ 260 تا 261)

جھوٹ52

"احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ مسیح نے مختلف ملکوں (واقع صلیب کے بعد) کی بہت سیاحت کی ہے ......لیکن جب کہا جائے کہ وہ کشمیر میں بھی گئے تھے تو اس سے انکار کرتے ہیں حالانکہ جس حالت میں انہوں نے مان لیا کہ حضرت مسیح نے اپنے نبوت کے ہی زمانہ میں بہت سے ملکوں کی سیاحت بھی کی تو کیا وجہ کہ کشمیر جانا اُن پر حرام تھا؟" (روحانی خزائن جلد ۱۷- تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 108)

جھوٹ53

"اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں (قادیان) کا نام موجود ہے" (ریویو بابت ماہ نومبر و دسمبر مورخہ 1903ء صفحہ 437)

جھوٹ54

"آیا ایں ادلہ و براہین در اثبات دعاوی من کفایت نمیکند کہ قرآن کریم جمیع قرائن و علامات را مذکور ساختہ بلکہ نام مرا نیز بیاں نمودہ و دار احادیث از ایراد لفظ (کدعہ) نام قریۂ من (قادیان) درج فرمودہ و در دیگر احادیث مسطور است کہ بعثت ایں مسیح موعود (مرزا قادیانی) بر سر قرن چہار دہم خواہد بود" (روحانی خزائن جلد ۲۰-تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 40)

ترجمہ: ”کیا یہ دلائل میرے دعوے کے ثبوت کے لئے کم ہیں کہ میری نسبت قران کریم نے اسقدر پورے پورے قرائن اور علامات کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ایک طور سے میرا نام بتلا دیا اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرھویں صدی میں پیدائش ہوگی۔“ (روحانی خزائن جلد ۲۰-تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 40)

جھوٹ55

”بلکہ در احادیث صحیحہ مسطور است کہ مسیح موعود در ہند مبعوث خواہد گردید“ (روحانی خزائن جلد ۲۰-تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 40)

جھوٹ56

”اور بعض احادیث بتاتی ہیں کہ مسیح حکم عدل امام اور خلیفۃ اللہ ہو کر آوے گا اور سب معاملہ اس کے اختیار میں ہوگا اور بجز اس وحی کی جو چالیس برس تک اس پر نازل ہوتی رہے گی اور کسی کا اتباع نہ کرے گا اور اس وحی سے قرآن کے بعض احکام منسوخ کر دے گا اور کچھ زیادہ کرے گا“ (روحانی خزائن جلد ۷-حَمامَۃُ البُشریٰ: صفحہ 203)

جھوٹ57

”حدیثوں سے صاف طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی دنیا میں ظاہر ہوں“ (روحانی خزائن جلد ۱۸-نزول المسیح: صفحہ 384)

جھوٹ58

”ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے“ (روحانی خزائن جلد ۱۴-اَیَّامُ الصُّلح: صفحہ 273)

جھوٹ59

”اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اُس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-اربعین: صفحہ 442)

جھوٹ 60

”ہاں میں (مرزا) وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا اور پھر خدا نے ان کی معرفت بڑھانے کے لیے منہاج نبوت پر اس قدر نشانات ظاہر کیے کہ لاکھوں انسان ان کے گواہ ہیں“ (فتاویٰ احمدیہ جلد 1 صفحہ 51)

جھوٹ 61

”میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے (مرزا کو) مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتدا سے آج تک میرے لئے خبریں دیں“ (روحانی خزائن جلد ۲۰-تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 64)

جھوٹ 62

”صاحب تفسیر (ثنائی) لکھتا ہے کہ ”ابو ہریرہ فہم قرآن میں ناقص ہے اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابو ہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا“ (روحانی خزائن جلد ۲۱-براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 410)

جھوٹ 63

”انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-اربعین: صفحہ 371)

جھوٹ 64

”خدا کی تمام کتابوں میں خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائے گا اور ذوالسنین ستارہ نکلے گا۔ اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا جو مقدّر ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۹-اعجاز احمدِی: صفحہ 108)

جھوٹ 65

”تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر

اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے" (روحانی خزائن جلد ۲۰- لیکچر سیالکوٹ: صفحہ 207)

جھوٹ 66

"کیونکہ اس ہزار (مرزا قادیانی کے زمانہ) میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے" (روحانی خزائن جلد ۲۰- لیکچر سیالکوٹ: صفحہ 207)

جھوٹ 67

"غرض یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا" (روحانی خزائن جلد ۲۰- لیکچر سیالکوٹ: صفحہ 209)

جھوٹ 68

"القصہ میری سچائی پر یہ ایک دلیل ہے کہ مَیں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں" (روحانی خزائن جلد ۲۰- لیکچر سیالکوٹ: صفحہ 209)

جھوٹ 69

"ہندوستان کے مختلف مقامات کا سیر کریں۔ سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہو گا اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے۔ چونکہ وہ ایک سرد ملک کے آدمی تھے۔ اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتدا میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہو گا اور چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کر لی ہو گی۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں" (روحانی خزائن جلد ۱۵- مسیح ہندوستان میں: صفحہ 70)

جھوٹ 70

"اور اُن (یعنی اہل کشمیر) کی پُرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلادِ شام کی طرف

سے آیا تھا۔ جس کو قریباً اُنیس ۱۹۰۰ سو برس آئے ہوئے گذر گئے“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 100)

جھوٹ 71

”اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئی تھیں کہ کسی نبی میں وہ دونوں جمع نہیں ہوئیں۔

(۱) ایک یہ کہ انہوں نے کامل عمر پائی یعنی ایک سو پچیس ۱۲۵ برس زندہ رہے۔

(۲) دوم یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی۔ اس لئے نبی سیاح کہلائے“ (روحانی خزائن جلد ۱۵-مسیح ہندوستان میں: صفحہ 55)

جھوٹ 72

”غرض تمام صحابہ کا اجماع حضرت عیسیٰ کی موت پر تھا بلکہ تمام انبیاء کی موت پر اجماع ہو گیا تھا..... اسی اجماع کی وجہ سے تمام صحابہ حضرت عیسیٰ کی موت کے قائل تھے“ (روحانی خزائن جلد ۲۲-حقیقۃُ الوحی: صفحہ 37)

جھوٹ 73

”یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اُٹھے کہ مدینہ اور مکّہ کے درمیان جو ریل طیّار ہو رہی ہے یہی اُس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت کا یہ نشان ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۹-اعجاز احمدِی: صفحہ 108)

جھوٹ 74

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا“ (روحانی خزائن جلد ۲۰-چشمہ مسیحی: صفحہ 346)

جھوٹ 75

”یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا“ (روحانی خزائن جلد ۱۰- ست بچن: صفحہ

295)

جھوٹ76

”مجدّد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس اُمت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امورِ غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۲۲- حَقِیقَۃُ الوَحی: صفحہ 406)

جھوٹ77

”بٹالوی صاحب کا رئیس المتکبرین ہونا صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ ایک گروہ کثیر مسلمانوں کا اس پر شہادت دے رہا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۵- آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 599)

جھوٹ78

”مگر خدا نے ان کو پیدائش میں بھی اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں“ (روحانی خزائن جلد ۲۱- براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 262)

جھوٹ79

”دوسری گواہی اس حدیث (ان لمھدینا آیتین) کی صحیح اور مرفوع متصل ہونے پر آیت میں ہے کیونکہ یہ آیت فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول علم غیب صحیح اور صاف کا رسولوں پر حصر کرتی ہے جس سے بالضرورت متعین ہوتا ہے کہ ان لمھدینا کی حدیث بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۷- تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 135)

جھوٹ80

”اور یہ روائتیں (حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک سو پچیس برس زندہ رہنے اور دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کرنے کی) نہ صرف حدیث کی معتبر اور قدیم کتابوں میں لکھی ہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے فرقوں میں اس تواتر سے مشہور ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۵- مسیح ہندوستان میں: صفحہ 56)

جھوٹ 81

”قرآن اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم بطور توام پیدا ہوا تھا“ (روحانی خزائن جلد ۱۵- تریَاق القلوب: صفحہ 485)

جھوٹ 82

”یہ وہ حدیث ہے (حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی) جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسمٰعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۳- اِزالہ اوھام: صفحہ 209 تا 210)

جھوٹ 83

”اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۹- کشتی نوح: صفحہ 5)

جھوٹ 84

”یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیشگوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۵- تحفہ غزنویہ: صفحہ 535)

جھوٹ 85

(الف) ”ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے“ (اخبار بدر 9/ دسمبر 1907ء)

(ب) ”تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ 11 لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا“ (روحانی خزائن جلد ۲۳- چشمہ مَعرفت: صفحہ 299)

جھوٹ 86

”اور علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفّی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہٖ ہو ہمیشہ

اُس جگہ توفّی کے معنے مارنے اور رُوح قبض کرنے کے آتے ہیں“

جھوٹ 87

”ہم نے صدہا طرح کا فتور اور فساد دیکھ کر کتاب براھین احمدیہ کو تالیف کیا تھا اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا“ (روحانی خزائن جلد ا-براہین احمدیہ حصہ دوم: صفحہ 62)

جھوٹ 88

”ہم نے کتاب براہین احمدیہ کو جو تین سو براہین قطعیہ عقلیہ پر مشتمل ہے.....تالیف کیا ہے“ (روحانی خزائن جلد ا-براہین احمدیہ حصہ دوم: صفحہ 67، مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 42)

جھوٹ 89

”اُن براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقّیت اور افضلیت پر بیرونی شہادتیں ہیں“ (روحانی خزائن جلد ا-براہین احمدیہ حصہ چہارم: صفحہ 611)

جھوٹ 90

”مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 45)

جھوٹ 91

”جوآب شبہات الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح جو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے خرافات کا مجموعہ ہے“ (روحانی خزائن جلد ۲۱-براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 371)

جھوٹ 92

”جتنے لوگ مباہلے کے لئے ہمارے مقابلے میں آئے خدا نے ان سب کو ہلاک کر دیا“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 86 پانچ جلدوں والا ایڈیشن، اخبار بدر جلد 2 نمبر 56 صفحہ 5،3 مورخہ 27/دسمبر 1906ء)

جھوٹ93

”خدائے تعالیٰ نے یونس نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں تھی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر صفحہ ۱۶۴ اور امام سیوطی کی تفسیر درّ منثور میں احادیث صحیحہ☆☆ کی رو سے اس کی تصدیق موجود ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۱-انجام آتھم: صفحہ 30)

جھوٹ94

”جس حالت میں خدا اور رسول اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشگوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دی جاتی ہے۔ تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کے لئے منہ پھیرنا اگر بدذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۱- انجام آتھم: صفحہ 31 تا 32)

جھوٹ95

”اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس اُن تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 153)

جھوٹ96

”وعید یعنی عذاب کی پیشگوئیوں کی نسبت خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ خواہ پیشگوئی میں شرط ہو یا نہ ہو تضرّع اور توبہ اور خوف کی وجہ سے ٹال دیتا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۵-تحفہ غزنویہ: صفحہ 536)

جھوٹ97

”کیا یونسؑ کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اِس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈال دے“ (روحانی خزائن جلد ۲۲-حقیقۃُ الوحی: صفحہ 571)

جھوٹ 98

"میں نے (محمدی بیگم سے نکاح کی پیشگوئی کے سلسلے میں) نبیوں کے حوالے بیان کر دیئے۔ حدیثوں اور آسمانی کتابوں کو آگے رکھ دیا" (روحانی خزائن جلد ۱۱- انجام آتھم: صفحہ 338)

جھوٹ 99

"اس پیشگوئی (نکاح محمدی بیگم) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولدلہ۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہو گا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہو گا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی" (روحانی خزائن جلد ۱۱- انجام آتھم: صفحہ 337)

جھوٹ 100

"قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری (مرزا قادیانی جیسا جھوٹا مدعی نبوت) اسی دنیا میں دست بدست سزا پا لیتا ہے اور خدائے قادر وغیور کبھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے" (روحانی خزائن جلد ۱۱- انجام آتھم: صفحہ 49)

جھوٹ 101

"ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہیں کہ ایسا افترا کبھی کسی زمانہ میں چل نہیں سکا۔ اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر افترا کرنے والے جلد ہلاک کئے گئے ہیں" (روحانی خزائن جلد ۱۱- انجام آتھم: صفحہ 63)

جھوٹ 102

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرمادیا تھا کہ میری وفات کے بعد میری بیبیوں میں سے پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوبرو ہی

بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس پیشگوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی اس لئے منع نہ کیا کہ یہ خیال تمہارا غلط ہے" (روحانی خزائن جلد ۳-اِزالہ اوھام: صفحہ 307)

جھوٹ 103

"جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے تو آپ کو اس غلطی پر متنبّہ نہیں کیا گیا یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے" (روحانی خزائن جلد ۳-اِزالہ اوھام: صفحہ 471)

جھوٹ 104

"اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنٰہ قریباً من القادیان تو میں نے سُنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب مَیں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے کہ مجھے دکھلایا گیا تھا" (روحانی خزائن جلد ۳-اِزالہ اوھام: صفحہ 140 تا 141)

جھوٹ 105

"دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑہا انسان مر جاتے ہیں اور کروڑہا اُس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہیں اور کروڑہا اُس کی مرضی سے فقیر سے امیر اور امیر سے فقیر ہو جاتے ہیں" (روحانی خزائن جلد ۱۹-کشتی نوح: صفحہ 41)

جھوٹ 106

"میں نے چالیس ۴۰ کتابیں تالیف کی ہیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعویٰ کے ثبوت کے متعلق

اشتہارات شائع کیئے ہیں اور وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-اربعین: صفحہ 418)

جھوٹ 107

”مشبّہ اور مشبّہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۰-ست بچن: صفحہ 302)

جھوٹ 108

”اب تک میرے ہاتھ پر ایک لاکھ کے قریب انسان بدی سے توبہ کر چکا ہے“ (ریویو آف ریلیجنز: صفحہ 340 بابت ماہ ستمبر 1902ء، ملفوظات جلد 2 صفحہ 305)

جھوٹ 109

”میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے اپنے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی“ (روحانی خزائن جلد ۲۰-تجلّیات الٰہیہ: صفحہ 397 مرقومہ 15/ مارچ 1906ء)

جھوٹ 110

”اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا“ (روحانی خزائن جلد ۳-اِزالہ اوہام: صفحہ 256 تا 257)

جھوٹ 111

”مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کیئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے۔ اگر اُن کے گواہ ایک جگہ کھڑے کیئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اُس کی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو“ (روحانی خزائن جلد ۱۹-اعجاز احمدِی: صفحہ 108)

جھوٹ 112

”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۲۲-حقیقۃُ الوحی: صفحہ 87)

جھوٹ 113

”ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض پیشگوئیوں میں خدا کر کے پُکارا گیا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۲۲-

حقیقۃُ الوحی: صفحہ 66)

جھوٹ 114

"تمام محدثین کہتے ہیں مَیں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی اُن میں سے صحیح نہیں" (روحانی خزائن جلد ۲۱- براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 356)

جھوٹ 115

"اکابر محدثین کا یہی مذہب ہے کہ مہدی کی حدیثیں سب مجروح اور مخدوش بلکہ اکثر موضوع ہیں اور ایک ذرّہ ان کا اعتبار نہیں" (روحانی خزائن جلد ۲۱- براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 356 تا 357)

جھوٹ 116

"میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ (کہ قرآن کریم کی تفسیر کر کے شائع کرنا) میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہو گا جیسا مجھ سے" (روحانی خزائن جلد ۳- اِزالہ اوہام: صفحہ 518)

جھوٹ 117

(الف) "اِس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گی" (روحانی خزائن جلد ۱۴- اَیَّامُ الصُّلح: صفحہ 381)

(ب) "کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اُسی نائب النبوت (مرزا قادیانی) کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور........ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا" (روحانی خزائن جلد ۲۳- چشمہ مَعرفت: صفحہ 91)

جھوٹ 118

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اِس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں" (روحانی خزائن جلد ۱۵- تریَاق

القلوب: صفحہ 155)

جھوٹ119

"میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے" (روحانی خزائن جلد ۲۰-تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 36)

جھوٹ120

"پھر ہزار چہارم کے دَور میں ضلالت نمودار ہوئی اور اسی ہزار چہارم میں سخت درجہ پر بنی اسرائیل بگڑ گئے اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہوگیا اور اُس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا" (روحانی خزائن جلد ۲۰-لیکچر سیالکوٹ: صفحہ 207 تا208)

جھوٹ121

"اس فقرہ میں دان ایل نبی بتلاتا ہے کہ اُس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہے) جب بارہ سو نوے ۱۲۹۰ برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس ہجری تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں ۱۴ صدی میں سے پینتیس ۳۵ برس برابر کام کرتا رہے گا" (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 292)

جھوٹ122

"اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے۔ اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اُس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اُتر آئے گا جیسا کہ وہ فرماتا ہے یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام ☆ یعنی اُس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھلائے گا" (روحانی خزائن جلد ۲۲-حقیقۃُ الوحی: صفحہ 158)

جھوٹ123

"پس اِس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہزار پنجم میں یعنی الف خامس میں ظہور فرما ہوئے نہ کہ ہزار ششم میں اور یہ حساب بہت صحیح ہے کیونکہ یہود اور نصاریٰ کے علماء کا تواتر اِسی پر ہے اور قرآن شریف اِس کا مصدق ہے" (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 247)

جھوٹ 124

”بہر حال ہمارے بھائی مسلمانوں پر لازم ہے کہ گورنمنٹ (برطانیہ) پر ان کے دھوکوں سے متاثر ہونے سے پہلے بے حد طور پر اپنی خیر خوائی ظاہر کریں جس حالت میں شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں...... قطعی حرام ہے“ (حاشیہ روحانی خزائن جلد ۶-شَہادۃُالقُرآن: صفحہ 389)

جھوٹ 125

”چنانچہ جس قیصر کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا جس کا ذکر صحیح بخاری میں پہلے صفحہ میں ہی موجود ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۱-انجام آتھم: صفحہ 39)

جھوٹ 126

”اور نبیوں کی پیشگوئیوں میں یہ تھا کہ امام آخر الزمان میں یہ دونوں صفتیں (روح القدس سے تائید یافتہ اور مہدی ہونا) اکٹھی ہو جائیں گی“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-اربعین: صفحہ 359)

جھوٹ 127

”جس شخص (مرزا قادیانی) کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک عزت دیتے آئے ہیں.....وہ کچھ معمولی آدمی نہیں ہے بلکہ خدا کی کتابوں میں اُس کی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلو رکھی گئی ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-اربعین: صفحہ 369)

جھوٹ 128

”ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں“ (تذکرہ صفحہ 503 نیا ایڈیشن)

جھوٹ 129

”اور یہ بالکل صحیح ہے کہ ہم کہیں کہ داؤد کرشن تھا یا کرشن داؤد تھا“ (روحانی خزائن جلد ۲۱-براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 117)

جھوٹ 130

”اگر میرے رسالہ تحفہ گولڑویہ اور تحفہ غزنویہ کو ہی دیکھو......جن کو آپ لوگ صرف دو گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامّل سے پڑھ سکتے ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-اربعین: صفحہ 370)

جھوٹ 131

”اور چونکہ یہ بات مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہے کہ آخری زمانہ میں ہزارہا مسلمان کہلانے والے یہودی صفت ہو جائیں گے اور قرآن شریف کے کئی ایک مقامات میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۹-کشتی نوح: صفحہ 47)

جھوٹ 132

”چناں چہ در قرآن شریف مسطور است و انبیاء سابقین ہم ازاں خبر دادہ اند کہ وبائے مہلک (طاعون) دراں جزء زماں آنچناں پدید گردد کہ ہیچ قصبہ یا قریہ ازاں متشنٰی نخواہد ماند“ (روحانی خزائن جلد ۲۰-تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 4)

جھوٹ 133

”کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ عیسیٰ آسمان سے نازل ہوگا“ (حاشیہ روحانی خزائن جلد ۲۲-حِقیقۃُ الوَحی: صفحہ 47)

جھوٹ 134

”ولن تجد لفظ السّماء فی ملفوظات خیر الأنبیاء ولا فی کَلِمِ الأوّلین“ (روحانی خزائن جلد ۱۱-انجام آتھم: صفحہ 148)

ترجمہ: تم آسمان کا لفظ نہ خیر انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں پاؤ گے اور نہ ہی یہ پہلے لوگوں کا کلام ہے۔

جھوٹ 135

”یہ تین نبی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح اور یونس علیہ السلام قبر میں زندہ ہی داخل ہوئے اور زندہ ہی اس میں رہے اور زندہ ہی نکلے“ (روحانی خزائن جلد ۱۰-ست بچن: صفحہ 310)

جھوٹ136

”نعم، یوجد فی بعض الأحادیث لفظ نزول عیسٰی بن مریم، ولکن لن تجد فی حدیثٍ ذِکر نزوله من السماء“(روحانی خزائن جلد ۷-حَمامَۃُ البُشریٰ: صفحہ 202)

ترجمہ از جماعت قادیانیہ: ”ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ بن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہ پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا“ (حمامۃ البشریٰ مع اردو ترجمہ صفحہ 83)

جھوٹ137

”یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ لا مھدی الّا عیسٰی“ (روحانی خزائن جلد ۲۱-براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 356)

جھوٹ138

”قرآن شریف میں اول سے آخر تک جس جس جگہ توفّی کا لفظ آیا ہے اُن تمام مقامات میں توفّی کے معنے موت ہی لئے گئے ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۳-اِزالہ اوھام: صفحہ 224)

جھوٹ139

”علم لغت میں یہ مُسلّم اور مقبول اور متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہے وہاں بجز مارنے کے اور کوئی معنے توفّی کے نہیں آتے“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 90)

جھوٹ140

”پھر اس کے بعد تیرہ سو برس تک کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 92)

جھوٹ141

”الغرض جبکہ میں نے نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ اور اقوال ائمہ اربعہ اور وحی اولیاءِ اُمت محمدیہ اور اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم میں بجز موت مسیح کے اور کچھ نہ پایا“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 92)

جھوٹ 142

”قرآن شریف کے رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۹- کشتی نوح: صفحہ 75)

جھوٹ 143

”مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہے اور یہ بات صحیح بھی ہے کیوں کہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے“ (مجموعہ اشتہارات، اشتہار چندہ منارۃ المسیح، جلد 3 صفحہ 288، روحانی خزائن جلد ۱۶- خُطبَۃِ اِلْھَامِیَّۃ: صفحہ 22 تا 23)

جھوٹ 144

”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا“ (روحانی خزائن جلد ۱۱- انجام آتھم: صفحہ 290)

جھوٹ 145

”عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اُٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا“ (روحانی خزائن جلد ۳- اِزالہ اوھام: صفحہ 119)

جھوٹ 146

”ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک دُنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آ کر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہشمند ہیں“ (بدر جلد 6، نمبر 19 مورخہ 9 مئی 1907ء صفحہ 5، ملفوظات جلد 5 صفحہ 188 پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

جھوٹ 147

”آیات کبریٰ تیرھویں صدی میں ظہور پذیر ہوں گی اسی پر قطعی اور یقینی دلالت کرتی ہے کہ مسیح موعود کا تیرھویں صدی میں ظہور یا پیدائش واقع ہو..... لہٰذا علماء کا اسی پر اتفاق ہو گیا ہے کہ بعد المأتین سے مراد تیرھویں صدی ہے اور الآیات سے مراد آیات کبریٰ ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۳- اِزالہ اوھام:

صفحہ 468)

جھوٹ 148

”وہی وقت ہے جس میں مسیح اُترنا چاہیئے اسی وجہ سے سلف صالح میں سے بہت سے صاحبِ مکاشفات مسیح کے آنے کا وقت چودہویں صدی کا شروع سال بتلا گئے ہیں چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب مُحدّث دہلوی قدس سرہٗ کی بھی یہی رائے..... ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۳-اِزالہ اوہام: صفحہ 188 تا 189)

جھوٹ 149

”ہے۔ اب جاننا چاہیئے کہ دلیل دو قسم کی ہوتی ہے ایک لِمّی، اور لِمّی دلیل اُس کو کہتے ہیں کہ دلیل سے مدلول کا پتہ لگا لیں جیسا کہ ہم نے ایک جگہ دُھواں دیکھا تو اس سے ہم نے آگ کا پتہ لگا لیا“ (روحانی خزائن جلد ۲۳-چشمۂ مَعرفت: صفحہ 63 تا 64)

جھوٹ 150

”اہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے“ (روحانی خزائن جلد ۱۹-کشتی نوح: صفحہ 65)

جھوٹ 151

”اے نادان کیا تو یونس کے قصہ سے بھی بے خبر ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے یونسؑ کی پیشگوئی میں کوئی شرط بھی نہیں تھی تب بھی توبہ و استغفار سے اُس کی قوم بچ گئی حالانکہ اس کی قوم کی نسبت خدا تعالیٰ کا قطعی وعدہ تھا کہ وہ ضرور چالیس دن کے اندر ہلاک ہو جائے گی مگر کیا وہ اِس پیشگوئی کے مطابق چالیس دن کے اندر ہلاک ہوگئی“ (روحانی خزائن جلد ۲۲-حقِیقۃُ الوَحی: صفحہ 194)

جھوٹ 152

”وَقَدْ جَاءَ فِي الْقُرْآنِ ذِكْرُ فَضَائِلِي۔ وَ ذِكْرُ ظُهُوْرِيْ عِنْدَ فِتَنٍ تُثَوَّرُ اور میرے فضائل کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ اور میرے ظہور کا ذکر بھی پُر آشوب زمانہ میں ہونا لکھا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۹-اعجاز احمدی: صفحہ 170)

جھوٹ153

”خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی ۸۰ برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ ۵ چھ ۶ سال زیادہ یا پانچ ۵ چھ ۶ سال کم“ (روحانی خزائن جلد ۲۱ - براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 258)

جھوٹ154

”میں کسی عقیدہ متفق علیہا اسلام سے منحرف نہیں ہوں“ (روحانی خزائن جلد ۵ - آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 31)

جھوٹ155

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ایک دلیل بلکہ بارہ مستحکم دلیلوں اور قرائن قطعیّہ سے ہم کو سمجھا دیا تھا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فوت ہو چکا اور آنے والا مسیح موعود اِسی امت میں سے ہے“ (روحانی خزائن جلد ۵ - آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 46)

جھوٹ156

”اور اگر یہ سوال ہو کہ قرآن کریم میں اس بات کی کہاں تشریح یا اشارہ ہے کہ روح القدس مقرّبوں میں ہمیشہ رہتا ہے اور ان سے جدا نہیں ہوتا تو اس کا یہ جواب ہے کہ سارا قرآن کریم ان تصریحات اور اشارات سے بھرا پڑا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۵ - آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 76)

جھوٹ157

”اور نبی کی اجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے کیونکہ نبی تو کسی حالت میں وحی سے خالی نہیں ہوتا ......اس لئے جب اس کے اجتہاد میں غلطی ہوگئی تو وحی کی غلطی کہلائے گی نہ اجتہاد کی غلطی“ (روحانی خزائن جلد ۵ - آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 353)

جھوٹ158

”ایسا ہی دو ۲ زرد چادروں کی نسبت بھی وہ معنے کئے جائیں کہ جو برخلاف بیان کردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب رضی اللہ عنہم و تابعین و تبع تابعین و ائمہ اہل بیت ہوں“ (روحانی خزائن جلد ۲۱ - براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 374)

جھوٹ159

”سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے“ (روحانی خزائن جلد ۲۲- حقیقۃُ الوَحی: صفحہ 320)

جھوٹ160

(الف) ”سورۂ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۲۱- براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 361)

جھوٹ161

(ب) ”اور اسی واقعہ کو سورۂ تحریم میں بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس اُمت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس اُمّت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جائے گی“ (روحانی خزائن جلد ۱۹- کشتی نوح: صفحہ 49)

جھوٹ162

”اسلام کے تمام اولیاء کا اس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعود کا زمانہ چودھویں ۱۴ صدی سے تجاوز نہیں کرے گا“ (روحانی خزائن جلد ۲۳- چشمۂ معرفت: صفحہ 333)

جھوٹ163

”یہ عجیب بات ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر جس قدر بجز میرے لوگوں نے مجدّد ہونے کے دعوے کئے تھے۔ جیسا کہ نواب صدیق حسن خان بھوپال اور مولوی عبدالحی لکھنؤ وہ سب صدی کے اوائل دنوں میں ہی ہلاک ہو گئے“ (روحانی خزائن جلد ۲۲- حقیقۃُ الوَحی: صفحہ 462)

جھوٹ164

”سچ کی یہی نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اُس کی نظیر کوئی نہیں ہوتی“ (روحانی خزائن جلد ۱۷- تحفہ گولڑویہ: صفحہ 95)

جھوٹ165

”اکثر صوفی جو ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہیں اپنے مکاشفات کے ذریعہ سے اس بات کی طرف گئے ہیں کہ

مسیح موعود تیرھویں صدی میں یعنی ہزار ششم کے آخر میں پیدا ہو گا“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 286)

جھوٹ 166

”اسلام کی تکذیب اور ردّ میں اس تیرھویں صدی میں بیس کروڑ کے قریب کتاب اور رسالے تالیف ہو چکے ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 266)

۱)”اور جو کتابیں اسلام کے ردّ میں لکھی گئیں اگر وہ ایک جگہ اکٹھی کی جائیں تو کئی پہاڑوں کے موافق اُن کی ضخامت ہوتی ہے“ (روحانی خزائن جلد ۲۳-چشمہ مَعرفت: صفحہ 327)

۲)”انصافاً بتلاؤ کہ....کیا اب تک اسلام کی ردّ میں دس کروڑ کے قریب کتاب نہیں لکھی گئی“ (روحانی خزائن جلد ۱۴-اَیّامُ الصُّلح: صفحہ 325)

۳)”اور وہ بیجا حملے جن کتابوں اور رسالوں اور اخباروں میں کئے گئے تھے ان کی تعداد کی سات کروڑ تک نوبت پہنچ گئی تھی“ (روحانی خزائن جلد ۱۴-اَیّامُ الصُّلح: صفحہ 255)

۴)”خیال کرنے کا مقام ہے کہ جس قوم نے چھ کروڑ کتاب وساوس اور شبہات کے پھیلانے کے لئے اب تک تقسیم کر دی“ (روحانی خزائن جلد ۳-اِزالہ اوھام: صفحہ 496 تا 497)

جھوٹ 167

”عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہ بماہ نکل نہیں سکتا“ (روحانی خزائن جلد ۱۹-کشتی نوح: صفحہ 83)

جھوٹ 168

”خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 44)

جھوٹ 169

”یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ کا دوبارہ دنیا میں آنا اجماعی عقیدہ ہے یہ سراسر افترا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۲۲-حقیقۃُ الوَحی: صفحہ 32)

جھوٹ 170

۱)”جیسے بت پوجنا شرک ہے ویسے جھوٹ بولنا شرک ہے“ (الحکم 17 / اپریل 1905ء صفحہ 13)

۲)”تم جھوٹ نہ بولو کہ جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۹ - کشتی نوح: صفحہ 28)

جھوٹ 171

”میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذّاب ہے“ (روحانی خزائن جلد ۳ - اِزالہ اوہام: صفحہ 192)

جھوٹ 172

”اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی بات پر اجماع ہوگیا تھا کہ ابن صیّاد ہی دجّال معہود ہے“ (روحانی خزائن جلد ۳ - اِزالہ اوہام: صفحہ 211)

جھوٹ 173

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اعتقاد یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۳ - اِزالہ اوہام: صفحہ 225)

جھوٹ 174

”فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پیارے خدا کی جناب میں وہ لوگ ہیں جو غریب ہیں۔ پوچھا گیا کہ غریب کے کیا معنی ہیں کہا وہ لوگ ہیں جو عیسیٰ مسیح کی طرح دین لے کر اپنے ملک سے بھاگتے ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۵ - مسیح ہندوستان میں: صفحہ 56)

جھوٹ 175

”ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۷ - تحفہ گولڑویّہ: صفحہ 106)

جھوٹ 176

”اور ہر یک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اس مدّت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں“ (روحانی خزائن جلد ۳ - اِزالہ اوہام: صفحہ 468 تا 289)

جھوٹ 177

”اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے حواریوں نے طیار کیا تھا“ (روحانی خزائن جلد ۱۵-مسیح ہندوستان میں: صفحہ 57)

جھوٹ 178

”اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱-براہین احمدیہ حصہ چہارم: صفحہ 594)

”اس مسیح کو ابن مریم سے ہر یک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۹-کشتی نوح: صفحہ 53)

جھوٹ 179

”پہلے پچاس حصے (براہین احمدیہ کے) لکھنے کا ارادہ ☆ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا“ (روحانی خزائن جلد ۲۱-براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 9)

جھوٹ 180

”مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی یہ وہ مقام عالی شان مقام ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب مقام ہذا (مرزا قادیانی) کے ظہور کو خدائے تعالیٰ کا ظہور قرار دے دیا اور اس کا آنا خدائے تعالیٰ کا آنا ٹھہرایا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۳-توضیح مرام: صفحہ 64)

جھوٹ 181

”مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظار ہے جو فاطمہ مادر حسین کی اولاد میں سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظار ہے جو اس مہدی سے مل کر مخالفانِ اسلام سے لڑائیاں کرے گا۔ مگر میں نے

اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۴- کشفُ الغِطَاء: صفحہ 193)

جھوٹ182

”اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۴- کشفُ الغِطَاء: صفحہ 193)

جھوٹ183

”خدا تعالیٰ کی کتابوں میں بہت تصریح سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ضرور طاعون پڑے گی“ (روحانی خزائن جلد ۱۸- نزول المسیح: صفحہ 396)

جھوٹ184

”بلاشبہ یہ امر تواتر کے درجہ پر پہنچ چکا ہے کہ مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے وقت میں اور اس کی توجہ اور دُعا سے ملک میں طاعون پھیلے گی آسمان اس کے لئے چاند اور سُورج کو رمضان میں تاریک کرے گا“ (روحانی خزائن جلد ۱۸- نزول المسیح: صفحہ 397)

جھوٹ185

”غرض عام موتوں کا پڑنا مسیح موعود کی علامات خاصہ میں سے ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام گواہی دیتے آئے ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۸- نزول المسیح: صفحہ 397)

جھوٹ186

”غرض تمام نبیوں کے نزدیک زمانہ یاجوج و ماجوج زمان الرجعت کہلاتا ہے یعنی رَجعت برُوزی“ (حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱۸- نزول المسیح: صفحہ 383)

جھوٹ187

”سو بلاشبہ قرآنی شہادت سے اب یہ (ان لمهدینا آیتین) حدیث مرفوع متصل ہے“ (روحانی خزائن جلد ۱۷- تحفہ گولڑویہ: صفحہ 136)

جھوٹ188

”پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے نہ شخصی طور پر یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن شریف نے ہمیں سکھایا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۲۳- چشمہ مَعرفت: صفحہ 169)

جھوٹ 189

”خدا کا کلام انسانی نحو سے ہر ایک جگہ موافق نہیں ہوتا ایسے الفاظ اور فقرات اور ضمائر جو انسانی نحو سے مخالف ہیں قرآن شریف میں بھی پائے جاتے ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۲۳- چشمہ مَعرفت: صفحہ 331)

جھوٹ 190

”پھر اس کے بعد تیرہ سو برس تک کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویہ: صفحہ 92)

جھوٹ 191

”امام مالک بھی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ضرور مر گئے اور امام اعظم اور امام احمد اور امام شافعی ان کے قول کو سُن کر اور خاموشی اختیار کر کے اِسی قول کی تصدیق کر رہے ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویہ: صفحہ 124)

جھوٹ 192

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا...... یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۷-تحفہ گولڑویہ: صفحہ 94)

جھوٹ 193

”قرآن شریف اور اس کتاب میں جو اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ ہے صاف گواہی دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے اور اس شہادت میں صرف امام بخاری رضی اللہ عنہ متفرد نہیں بلکہ امام ابن حزم اور امام مالک رضی اللہ عنہما بھی موت عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں اور ان کا قائل ہونا گویا

اُمت کے تمام اکابر کا قائل ہونا ہے"(روحانی خزائن جلد ۱۴- اَیَّامُ الصُّلح: صفحہ 269)

جھوٹ 194

"وأما السلف الصالح فما تكلموا في هذه المسألة تفصيلا، بل آمنوا مجملا بأن المسيح عيسى بن مريم قد تُوُفّي"(روحانی خزائن جلد ۷-حَمامَۃُ البُشریٰ: صفحہ 198)

ترجمہ از جماعتِ قادیانیہ: "اور سلف صالحین نے اس مسئلہ (حیات مسیح علیہ السلام) میں مفصل کچھ نہیں کہا بلکہ اجمالی رنگ میں ایمان لاتے تھے کہ مسیح مر گیا ہے"(حمامۃ البشریٰ مع اردو ترجمہ صفحہ 73 تا 74)

جھوٹ 195

"صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اُتریں گے تو اُن کا لباس زرد رنگ کا ہوگا"(روحانی خزائن جلد ۳- اِزالہ اوہام: صفحہ 142)

جھوٹ 196

"کچھ شک نہیں کہ استقراء بھی ادلّہ یقینیہ میں سے ہے"(روحانی خزائن جلد ۳- اِزالہ اوہام: صفحہ 584)

جھوٹ 197

"جس حالت میں دو دو آنہ کے لئے وہ (مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب) دربدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مُردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گزارہ ہے ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا اُن کے لئے ایک بہشت ہے"(روحانی خزائن جلد ۱۹- اعجاز احمدی: صفحہ 132)

جھوٹ 198

"خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ مر گیا اور اُس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفّا پانی کے چشمے اُس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں

اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ کی طرح مفقود ہے" (روحانی خزائن جلد ۲۲- حقیقۃُ الوَحی: صفحہ 104)

جھوٹ 199

"اور یہ کہ مسیح مختلف ملکوں کا سیر کرتا ہوا آخر کشمیر چلا گیا اور تمام عمر وہاں بسر کر کے آخر سرینگر محلہ خانیار میں بعد وفات مدفون ہوا۔ اس کا ثبوت اس طرح ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوذ اشف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا اور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا" (ریویو آف ریلیجنز ماہ ستمبر 1903ء صفحہ 338)

جھوٹ 200

"سُنّت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا" (روحانی خزائن جلد ۳- اِزالہ اوہام: صفحہ 344)

جھوٹ 201

"امام محمد اسمٰعیل صاحب جو اپنی صحیح بخاری میں آنے والے مسیح کی نسبت صرف اس قدر حدیث بیان کر کے چُپ کر گئے کہ امامکم منکم اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دراصل حضرت اسمٰعیل بخاری صاحب کا یہی مذہب تھا کہ وہ ہرگز اس بات کے قائل نہ تھے کہ سچ مچ مسیح ابن مریم آسمان سے اُتر آئیگا" (روحانی خزائن جلد ۳- اِزالہ اوہام: صفحہ 153)

جھوٹ 202

"ان میں سے مسیح کو اُترتے نہیں دیکھے گا۔ حالانکہ تیرھویں صدی کے اکثر علماء چودھویں صدی میں اُس کا ظہور معین کر گئے ہیں اور بعض تو چودھویں صدی والوں کو بطور وصیّت یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ اگر اُن کا زمانہ پاؤ تو ہمارا السلام علیکم اُنہیں کہو" (روحانی خزائن جلد ۳- اِزالہ اوہام: صفحہ 179)

جھوٹ 203

"اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمادیا ہے کہ یہ دو ۲ قسم (قہری نشانوں اور تلوار کا عذاب)

کے عذاب ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے" (روحانی خزائن جلد ۲۰- تجلّیات الٰہیہ: صفحہ 400)

جھوٹ 204

"میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ (۱) مُسلمانوں کے لیے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ سچے مُسلمان ہوں جو مُسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ اور (۲) عیسائیوں کے لیے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے دنیا ان کو بھول جاوے۔ خدائے واحد کی عبادت ہو" (مجموعہ اشتہارات جلد 4 صفحہ 472 پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

جھوٹ 205

"میرا کام جس کے لیے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے پس میں جھوٹا ہوں......اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں" (بدر جلد 2 نمبر 29 مورخہ 19/ جولائی 1906ء)

* * *

یہاں پر ہم نے وہ والے جھوٹ ذکر کیے ہیں جن کی اصل کہیں سے نہیں ملتی اور اگر کہیں پر اصل موجود ہے تو لفظوں کا ردو بدل کیا گیا، بعض مقامات پر ایسے جھوٹ بھی ذکر کیے گئے ہیں کہ پچھلے 13 سوسالہ تاریخ میں کسی کتاب میں ان کا ذکر نہیں ہوا مگر مرزا غلام قادیانی نے بڑی ڈھٹائی سے ان کو علماء اسلام کی جانب منسوب کر دیا، اب ہم آپ کو ان اصل کتب کے سکین پیش کرتے ہیں جہاں پر یہ جھوٹ بولے گئے ہیں، کتاب کی طوالت کے پیش نظر کتاب کا مطلوبہ اقتباس لیا گیا ہے بقیہ صفحہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔

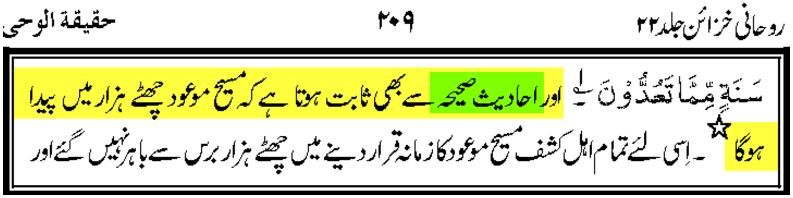

روحانی خزائن جلد۲۲ ۲۰۹ حقیقۃ الوحی

سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ [1] اور احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا ☆ ۔ اِسی لئے تمام اہل کشف مسیح موعود کا زمانہ قرار دینے میں چھٹے ہزار برس سے باہر نہیں گئے اور

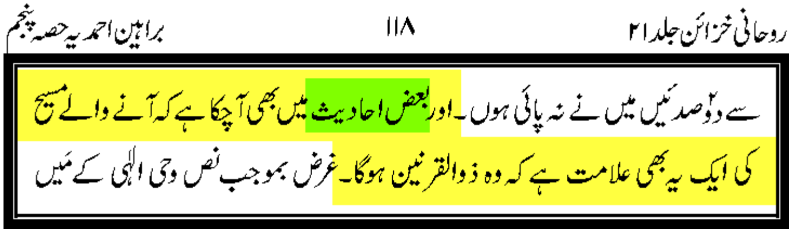

روحانی خزائن جلد۲۱ ۱۱۸ براہین احمدیہ حصہ پنجم

سے دو صدئیں میں نے نہ پائی ہوں۔ اور بعض احادیث میں بھی آچکا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ ذوالقرنین ہوگا۔ غرض بموجب نص وحی الٰہی کے مَیں

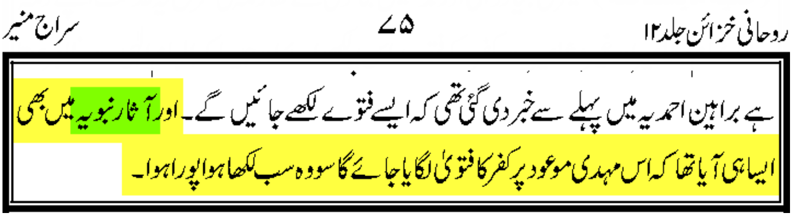

روحانی خزائن جلد۱۲ ۷۵ سراج منیر

ہے براہین احمدیہ میں پہلے سے خبر دی گئی تھی کہ ایسے فتوے لکھے جائیں گے۔ اور آثار نبویہ میں بھی ایسا ہی آیا تھا کہ اس مہدی موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا سو وہ سب لکھا ہوا پورا ہوا۔

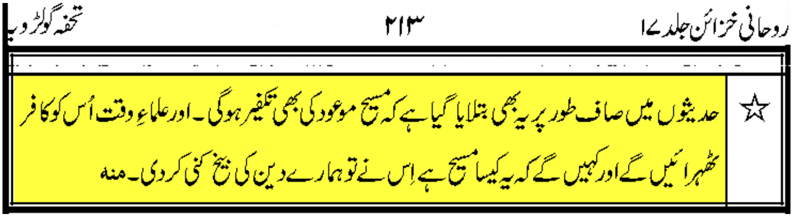

روحانی خزائن جلد۱۷ ۲۱۳ تحفہ گولڑویہ

☆ حدیثوں میں صاف طور پر یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کی بھی تکفیر ہوگی۔ اور علماءِ وقت اُس کو کافر ٹھہرائیں گے اور کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے اِس نے تو ہمارے دین کی بیخ کنی کر دی۔ منه

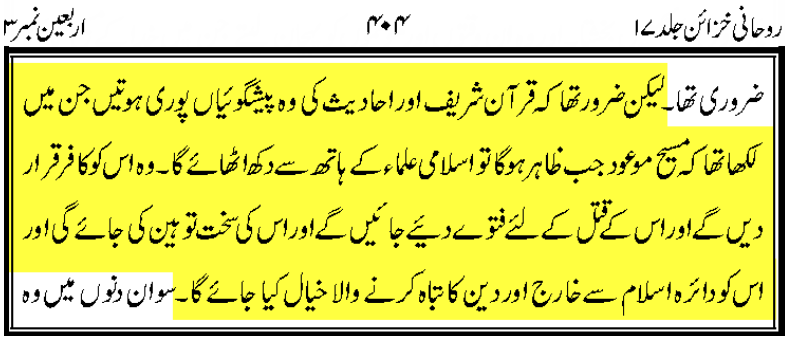

روحانی خزائن جلد۱۷ ۴۰۴ اربعین نمبر۳

ضروری تھا۔ لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ

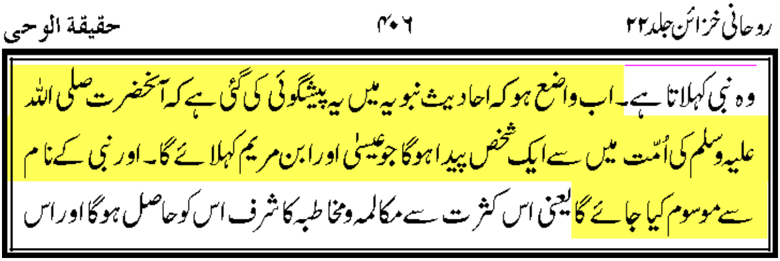

روحانی خزائن جلد۲۲ ۴۰۶ حقیقة الوحی

وہ نبی کہلاتا ہے۔ اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا یعنی اس کثرت سے مکالمہ ومخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس

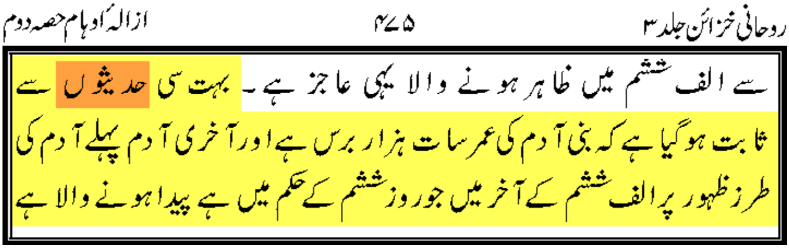

روحانی خزائن جلد۳ ۴۷۵ ازالہ اوہام حصہ دوم

سے الف ششم میں ظاہر ہونے والا یہی عاجز ہے۔ بہت سی حدیثوں سے ثابت ہوگیا ہے کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس ہے اور آخری آدم پہلے آدم کی طرز ظہور پر الف ششم کے آخر میں جو روز ششم کے حکم میں ہے پیدا ہونے والا ہے

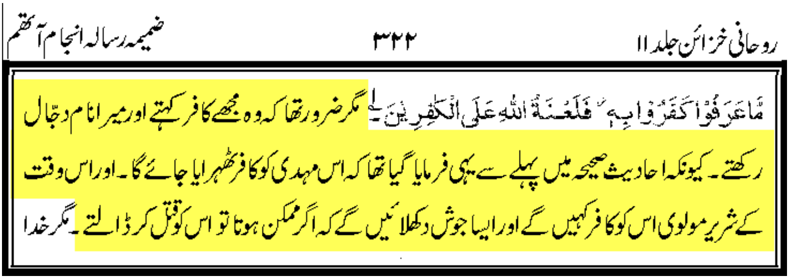

روحانی خزائن جلد۱۱ ۳۲۲ ضمیمہ رسالہ انجام آتھم

مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ[1] مگر ضرور تھا کہ وہ مجھے کافر کہتے اور میرا نام دجّال رکھتے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہی فرمایا گیا تھا کہ اس مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا۔ اور اس وقت کے شریر مولوی اس کو کافر کہیں گے اور ایسا جوش دکھلائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کو قتل کر ڈالتے۔ مگر خدا

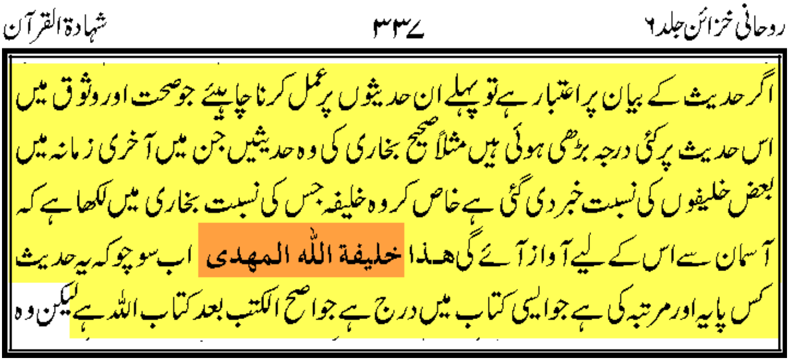

روحانی خزائن جلد۶ ۳۳۷ شہادة القرآن

اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز آئے گی هذا **خليفة الله المهدى** اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے لیکن وہ

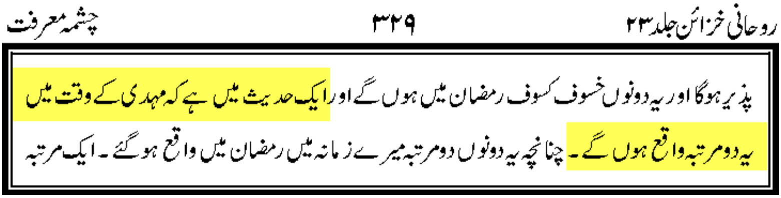

روحانی خزائن جلد۲۳ ۳۲۹ چشمہ معرفت

پذیر ہوگا اور یہ دونوں خسوف کسوف رمضان میں ہوں گے اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں یہ دو مرتبہ واقع ہوں گے۔ چنانچہ یہ دونوں دو مرتبہ میرے زمانہ میں رمضان میں واقع ہو گئے۔ ایک مرتبہ

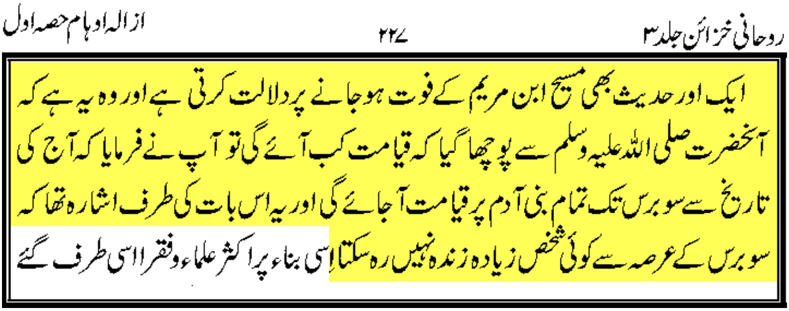

روحانی خزائن جلد۳ ۲۲۷ ازالہ اوہام حصہ اول

ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ سو برس کے عرصہ سے کوئی شخص زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا اسی بناء پر اکثر علماء و فقرا اسی طرف گئے

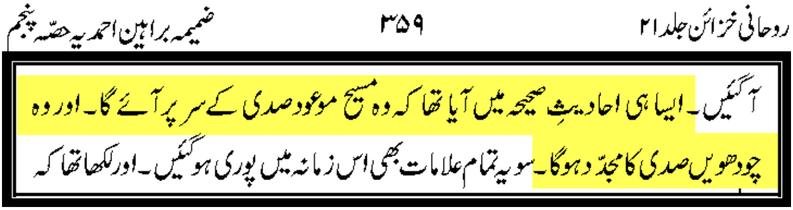

روحانی خزائن جلد۲۱ ۳۵۹ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

آگئیں۔ ایسا ہی احادیثِ صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا۔ اور وہ چودھویں صدی کا مجدّد ہوگا۔ سو یہ تمام علامات بھی اس زمانہ میں پوری ہو گئیں۔ اور لکھا تھا کہ

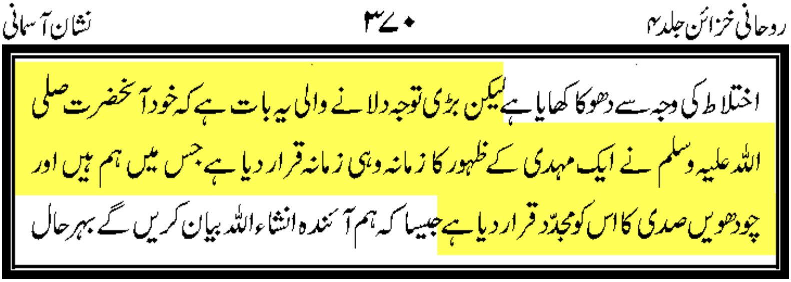

روحانی خزائن جلد۴ ۳۷۰ نشان آسمانی

اختلاط کی وجہ سے دھوکا کھایا ہے لیکن بڑی توجہ دلانے والی یہ بات ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی زمانہ قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں اور چودھویں صدی کا اس کو مجدّد قرار دیا ہے جیسا کہ ہم آئندہ انشاءاللہ بیان کریں گے بہر حال

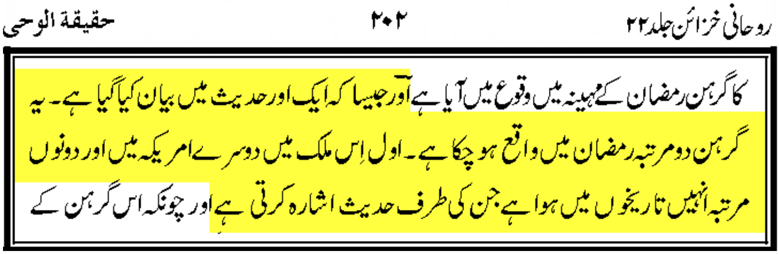

روحانی خزائن جلد۲۲ ۲۰۲ حقیقۃ الوحی

کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اول اِس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انہیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گرہن کے

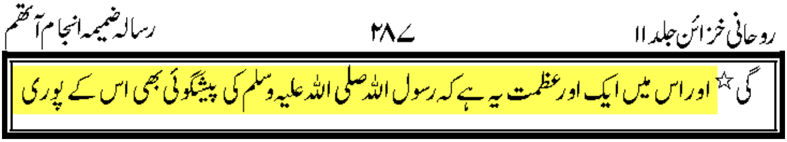

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۲۸۷ رسالہ ضمیمہ انجام آتھم

گی ☆ اور اس میں ایک اور عظمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بھی اس کے پوری

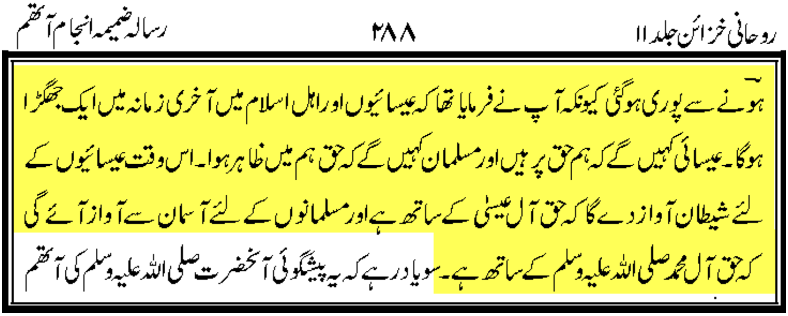

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۲۸۸ رسالہ ضمیمہ انجام آتھم

ہونے سے پوری ہوگئی کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ عیسائیوں اور اہل اسلام میں آخری زمانہ میں ایک جھگڑا ہوگا۔ عیسائی کہیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان کہیں گے کہ حق ہم میں ظاہر ہوا۔ اس وقت عیسائیوں کے لئے شیطان آواز دے گا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھ ہے اور مسلمانوں کے لئے آسمان سے آواز آئے گی کہ حق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آتھم

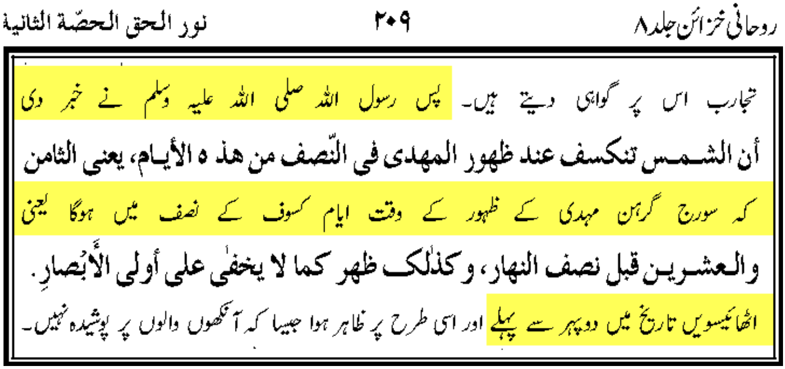

روحانی خزائن جلد ۸ ۲۰۹ نور الحق الحصّة الثانية

تجارب اس پر گواہی دیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی

أن الشمس تنكسف عند ظهور المهدى في النّصف من هذه الأيام، يعني الثامن

کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی

والعشرين قبل نصف النهار، وكذلك ظهر كما لا يخفىٰ على أولي الأَبْصارِ.

اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں۔

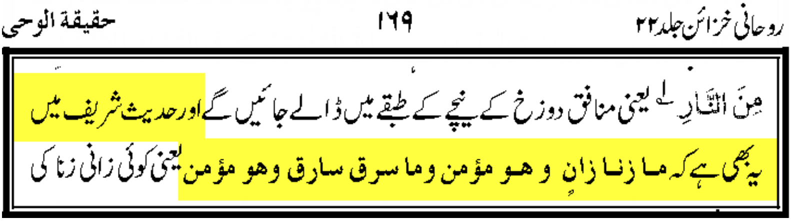

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۱۶۹ حقيقة الوحی

مِنَ النَّارِ[1] یعنی منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائیں گے اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ ما زنا زانٍ و هو مؤمن وما سرق سارق وهو مؤمن یعنی کوئی زانی زنا کی

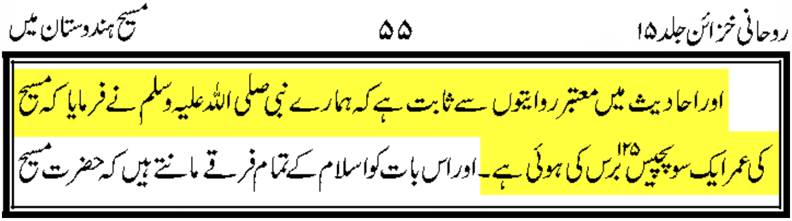

روحانی خزائن جلد ۱۵ ۵۵ مسیح ہندوستان میں

اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی ہوئی ہے۔ اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح

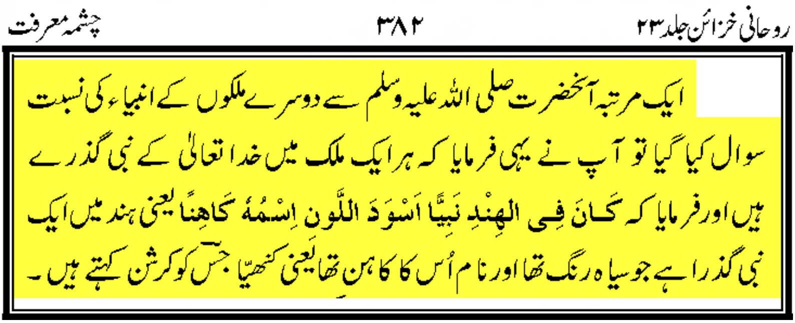

روحانی خزائن جلد ۲۳ ۳۸۲ چشمہ معرفت

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت
سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے
ہیں اور فرمایا کہ کَانَ فِی الْھِنْدِ نَبِیًّا اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُہٗ کَاھِنًا یعنی ہند میں ایک
نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اُس کا کاہن تھا یعنی کنھیّا جس کو کرشن کہتے ہیں۔

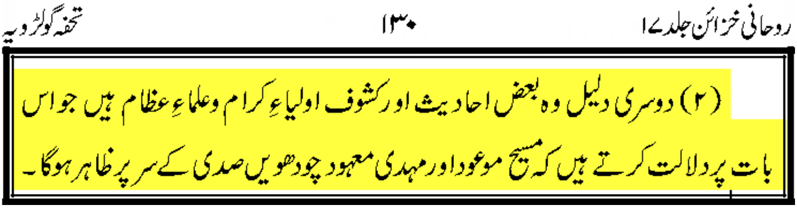

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۱۳۰ تحفہ گولڑویہ

(۲) دوسری دلیل وہ بعض احادیث اور کشوف اولیاءِ کرام وعلماءِ عظام ہیں جو اس
بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مسیح موعود اور مہدی معہود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔

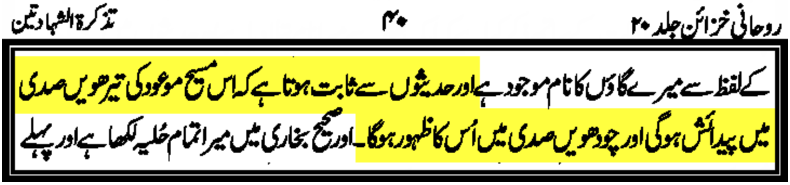

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۴۰ تذکرۃ الشہادتین

کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرھویں صدی
میں پیدائش ہوگی اور چودھویں صدی میں اُس کا ظہور ہوگا۔ اور صحیح بخاری میں میرا تمام حُلیہ لکھا ہے اور پہلے

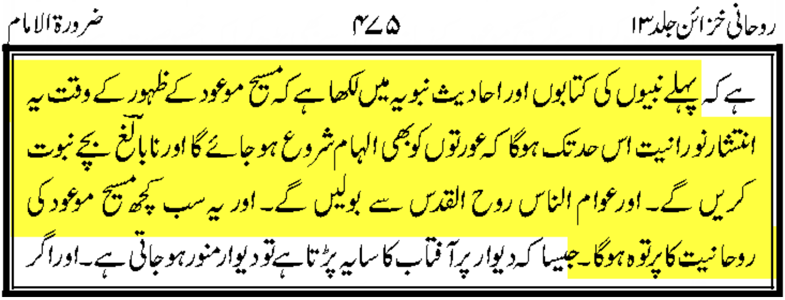

روحانی خزائن جلد ۱۳ ۴۷۵ ضرورۃ الامام

ہے کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ
انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت
کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی
روحانیت کا پرتوہ ہوگا۔ جیسا کہ دیوار پر آفتاب کا سایہ پڑتا ہے تو دیوار منور ہو جاتی ہے۔ اور اگر

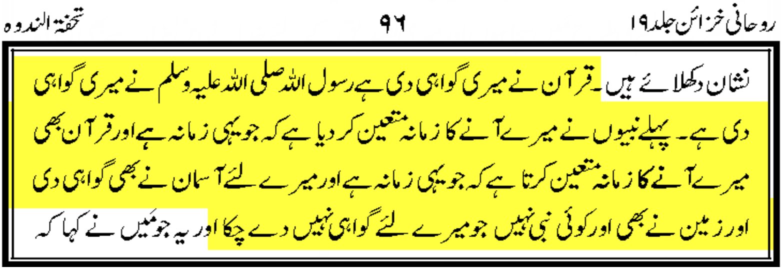

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۹۶ تحفۃ الندوہ

نشان دکھلائے ہیں۔ قرآن نے میری گواہی دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گواہی
دی ہے۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور قرآن بھی
میرے آنے کا زمانہ متعین کرتا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی
اور زمین نے بھی اور کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے چکا اور یہ جو میں نے کہا کہ

روحانی خزائن جلد ۵ ۳۵۶ آئینہ کمالات اسلام

اور میرا یہ بیان ہے کہ میرے تمام دعاوی قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور اولیاء گذشتہ کی پیشگوئیوں سے ثابت ہیں اور جو کچھ میرے مخالف تاویلات سے اصل مسیح کو دوبارہ دنیا میں نازل کرنا چاہتے

روحانی خزائن جلد ۲۱ ۲۶۰ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

☆ خدا نے آدم کو چھٹے دن بروز جمعہ بوقت عصر پیدا کیا۔ توریت اور قرآن اور احادیث سے یہی ثابت ہے

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۴۹۶ تتمہ حقیقة الوحی

☆ احادیث سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عیسائی قوم کثرت سے دنیا میں پھیل جاوے گی۔ منه

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۴۹۶ تتمہ حقیقة الوحی

کے غلبہ کو بیان کرتی ہیں۔ دوسری طرف ایسی احادیث بھی ہیں جو یہ بتلاتی ہیں کہ مسیح موعود کے وقت میں تقریباً تمام زمین پر عیسائی سلطنت قوت اور شوکت رکھتی ہوگی اور درحقیقت حدیث

روحانی خزائن جلد ۱۴ ۳۴۷ ایام الصلح

☆ اسی وجہ سے حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت میں ملک میں طاعون بھی پھوٹے گی۔ منه

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۳۲۴ ضمیمہ رسالہ انجام آتھم

ایک اور پیشگوئی کا پورا ہونا

چونکہ حدیث صحیح میں آ چکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پہلے اس سے امت مرحومہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا کہ جو مہدویت کا

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۲۴۵ تحفہ گولڑویہ

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے یہ چھٹا ہزار جاتا ہے۔ اور ایسا ہی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔☆ لہٰذا آخر ہزار ششم وہ

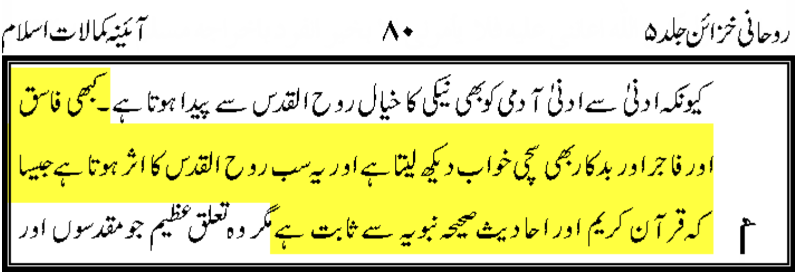
روحانی خزائن جلد ۵ ۸۰ آئینہ کمالات اسلام

کیونکہ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کو بھی نیکی کا خیال روح القدس سے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی فاسق اور فاجر اور بدکار بھی سچی خواب دیکھ لیتا ہے اور یہ سب روح القدس کا اثر ہوتا ہے جیسا ۳ کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہے مگر وہ تعلق عظیم جو مقدسوں اور

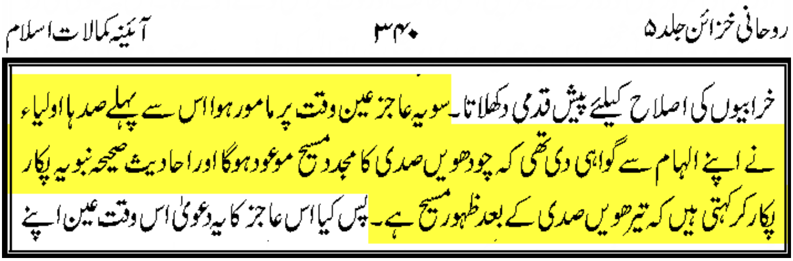
روحانی خزائن جلد ۵ ۳۴۰ آئینہ کمالات اسلام

خرابیوں کی اصلاح کیلئے پیش قدمی دکھلاتا۔ سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا اس سے پہلے صدہا اولیاء نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہوگا اور احادیث صحیحہ نبویہ پکار پکار کر کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے۔ پس کیا اس عاجز کا یہ دعویٰ اس وقت عین اپنے

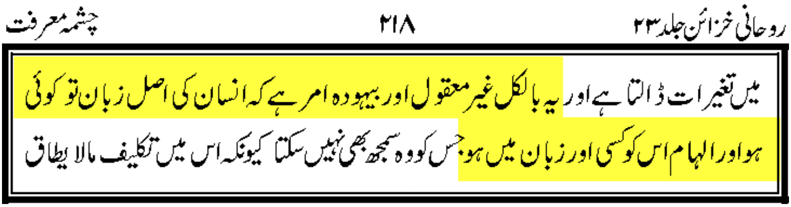
روحانی خزائن جلد ۲۳ ۲۱۸ چشمہ معرفت

میں تغیرات ڈالتا ہے اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق

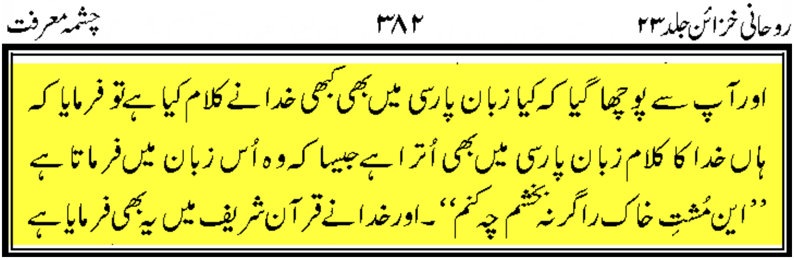
روحانی خزائن جلد ۲۳ ۳۸۲ چشمہ معرفت

اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اُترا ہے جیسا کہ وہ اُس زبان میں فرماتا ہے ’’این مُشتِ خاک را گر نہ بخشم چہ کنم‘‘۔ اور خدا نے قرآن شریف میں یہ بھی فرمایا ہے

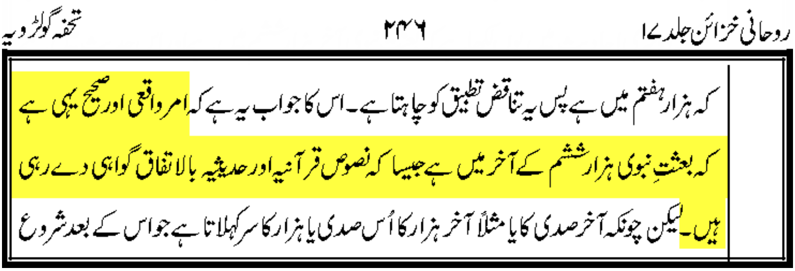
روحانی خزائن جلد ۱۷ ۲۴۶ تحفہ گولڑویہ

کہ ہزار ہفتم میں ہے پس یہ تناقض تطبیق کو چاہتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امر واقعی اور صحیح یہی ہے کہ بعثتِ نبوی ہزار ششم کے آخر میں ہے جیسا کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بالاتفاق گواہی دے رہی ہیں۔ لیکن چونکہ آخر صدی کا یا مثلاً آخر ہزار کا اُس صدی یا ہزار کا سر کہلاتا ہے جو اس کے بعد شروع

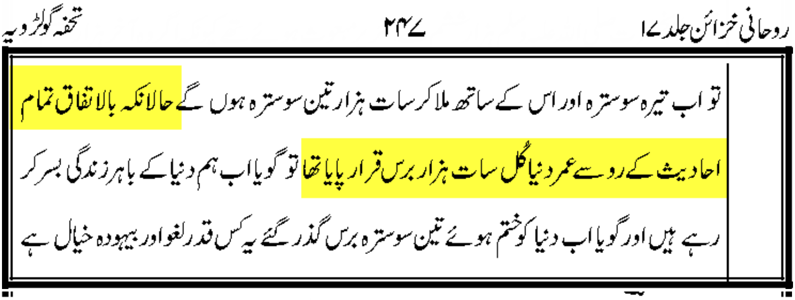

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۲۴۷ تحفہ گولڑویہ

تو اب تیرہ سو سترہ اور اس کے ساتھ ملا کر سات ہزار تین سو سترہ ہوں گے حالانکہ بالاتفاق تمام احادیث کے رو سے عمر دنیا کُل سات ہزار برس قرار پایا تھا تو گویا اب ہم دنیا کے باہر زندگی بسر کر رہے ہیں اور گویا اب دنیا کو ختم ہوئے تین سو سترہ برس گذر گئے یہ کس قدر لغو اور بیہودہ خیال ہے

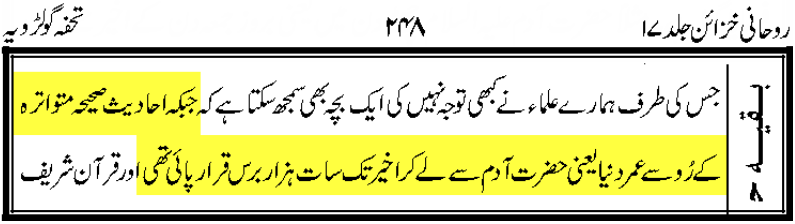

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۲۴۸ تحفہ گولڑویہ

۸

جس کی طرف ہمارے علماء نے کبھی توجہ نہیں کی ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جبکہ احادیث صحیحہ متواترہ کے رُو سے عمر دنیا یعنی حضرت آدم سے لے کر اخیر تک سات ہزار برس قرار پائی تھی اور قرآن شریف

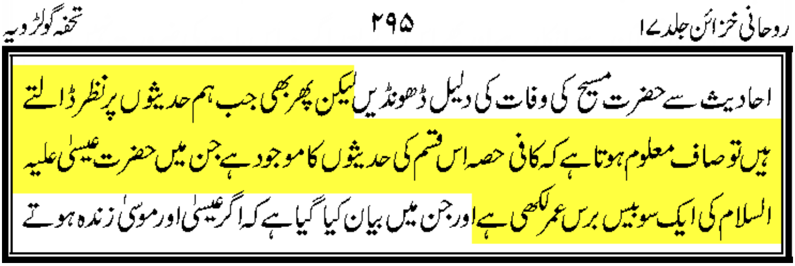

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۲۹۵ تحفہ گولڑویہ

احادیث سے حضرت مسیح کی وفات کی دلیل ڈھونڈیں لیکن پھر بھی جب ہم حدیثوں پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافی حصہ اس قسم کی حدیثوں کا موجود ہے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس برس عمر لکھی ہے اور جن میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر عیسیٰ اور موسیٰ زندہ ہوتے

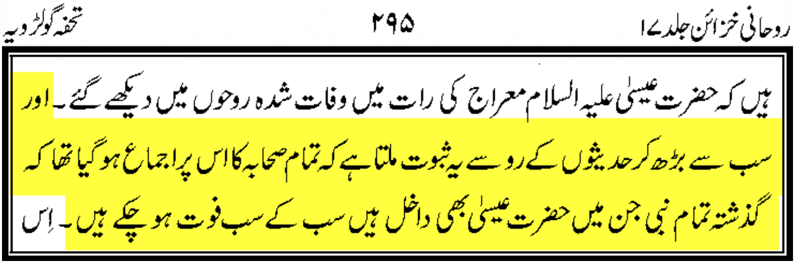

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۲۹۵ تحفہ گولڑویہ

ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام معراج کی رات میں وفات شدہ روحوں میں دیکھے گئے۔ اور سب سے بڑھ کر حدیثوں کے رو سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ تمام صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ گذشتہ تمام نبی جن میں حضرت عیسیٰ بھی داخل ہیں سب کے سب فوت ہو چکے ہیں۔ اِس

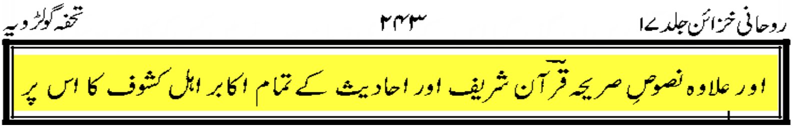

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۲۴۳ تحفہ گولڑویہ

اور علاوہ نصوصِ صریحہ قرآن شریف اور احادیث کے تمام اکابر اہل کشوف کا اس پر

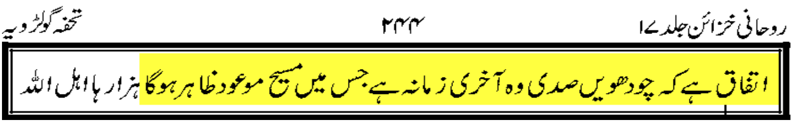

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۲۴۴ تحفہ گولڑویہ

اتفاق ہے کہ چودھویں صدی وہ آخری زمانہ ہے جس میں مسیح موعود ظاہر ہوگا ہزارہا اہل اللہ

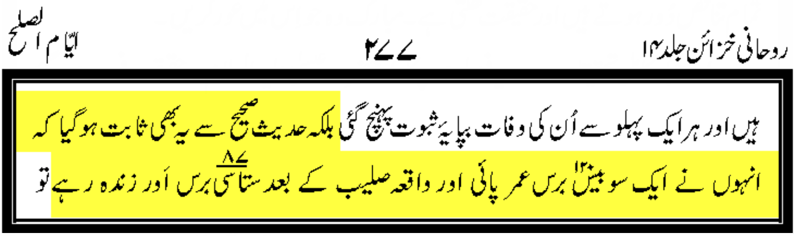

روحانی خزائن جلد۱۴ ۲۷۷ ایّام الصلح

ہیں اور ہر ایک پہلو سے اُن کی وفات بپایہ ثبوت پہنچ گئی بلکہ حدیث صحیح سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ انہوں نے ایک سو بیس۱۲۰ برس عمر پائی اور واقعہ صلیب کے بعد ستاسی۸۷ برس اور زندہ رہے تو

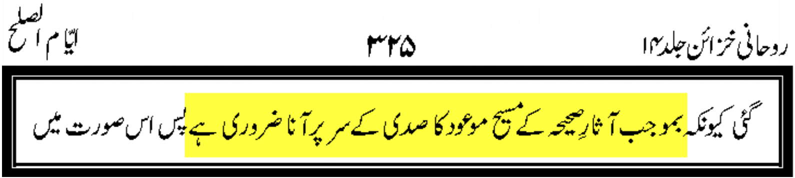

روحانی خزائن جلد۱۴ ۳۲۵ ایّام الصلح

گئی کیونکہ بموجب آثارِ صحیحہ کے مسیح موعود کا صدی کے سر پر آنا ضروری ہے پس اس صورت میں

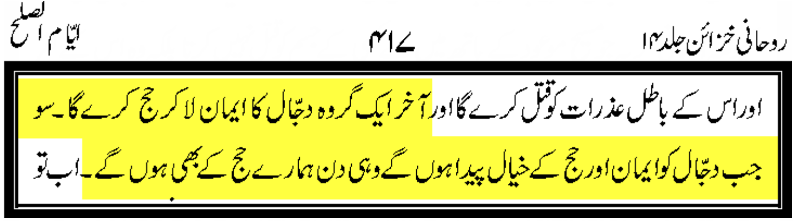

روحانی خزائن جلد۱۴ ۴۱۷ ایّام الصلح

اور اس کے باطل عذرات کو قتل کرے گا اور آخر ایک گروہ دجّال کا ایمان لا کر حج کرے گا۔ سو جب دجّال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے وہی دن ہمارے حج کے بھی ہوں گے۔ اب تو

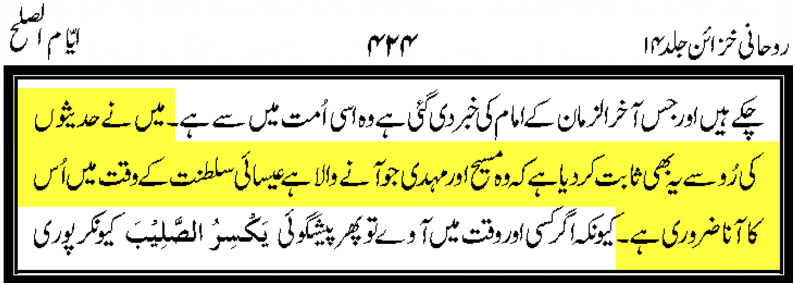

روحانی خزائن جلد۱۴ ۴۲۴ ایّام الصلح

چکے ہیں اور جس آخر الزمان کے امام کی خبر دی گئی ہے وہ اسی اُمت میں سے ہے۔ میں نے حدیثوں کی رُو سے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ مسیح اور مہدی جو آنے والا ہے عیسائی سلطنت کے وقت میں اُس کا آنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر کسی اور وقت میں آوے تو پھر پیشگوئی یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ کیونکر پوری

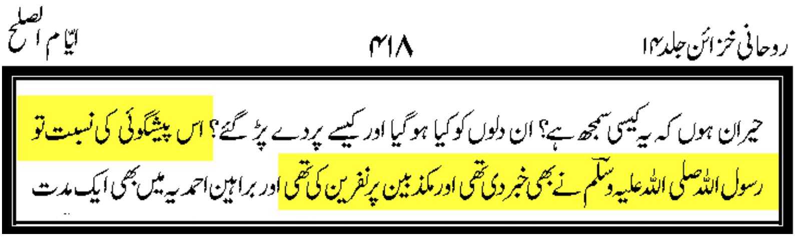

روحانی خزائن جلد۱۴ ۴۱۸ ایّام الصلح

حیران ہوں کہ یہ کیسی سمجھ ہے؟ ان دلوں کو کیا ہو گیا اور کیسے پردے پڑ گئے؟ اس پیشگوئی کی نسبت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خبر دی تھی اور مکذبین پر نفرین کی تھی اور براہین احمدیہ میں بھی ایک مدت

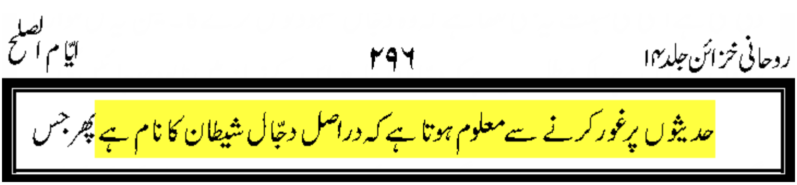

روحانی خزائن جلد۱۴ ۲۹۶ ایّام الصلح

حدیثوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دجّال شیطان کا نام ہے پھر جس

روحانی خزائن جلد ۱۴ ۳۱۴ ایّام الصلح

سواری پیدا ہوگئی۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو صبح اور شام اور کئی وقت چلے گی اور تمام مدار اس کا آگ پر ہوگا اور صدہا لوگ اُس میں سوار ہوں گے

روحانی خزائن جلد ۵ ۵۹۹ آئینہ کمالات اسلام

پورا بوجھ ان پر ڈال دیا ہے اس لئے ایک زور کے ساتھ دروغ گوئی کی نجاست ان کے منہ سے بہ رہی ہے۔

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۲۵ تذکرۃ الشہادتین

نہیں چھوڑا۔ اور قرآن شریف اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ اس کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو آگ سے چلے گی اور انہیں دنوں میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے اور یہ آخری حصّہ کی حدیث صحیح مسلم میں بھی موجود ہے سو وہ سواری ریل ہے جو پیدا ہوگئی۔ اور لکھا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۳۳ تذکرۃ الشہادتین

حدیث کے مطابق دو دفعہ یہ واقعہ ہوا۔ ان دونوں گرہنوں کی انجیلوں میں بھی خبر دی گئی ہے اور قرآن شریف میں بھی یہ خبر ہے اور حدیثوں میں بھی جیسا کہ دار قطنی میں (۱۰) دسویں

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۳۶ تذکرۃ الشہادتین

کے لئے آسمان پر رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو قرآن اور حدیث اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی خبروں کے مطابق گرہن لگا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں تمام نبیوں کی خبر اور قرآن شریف کی خبر کے موافق اس ملک میں خارق عادت طور پر طاعون پھیل گئی۔ اور میں وہ شخص ہوں جو حدیث صحیح کے مطابق اس کے زمانہ میں حج روکا گیا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس

روحانی خزائن جلد ۱۳ ۲۶۰ کتاب البریّۃ

ایسا ہی احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے

روحانی خزائن جلد ۱۳ ۲۶۱ کتاب البریّۃ

والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدحہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے۔ اور بعض روایات میں یہ جو آیا ہے کہ ''وہ کدعہ یمن کی بستیوں میں سے

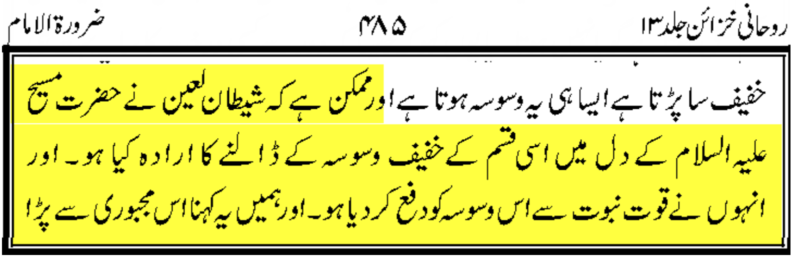

روحانی خزائن جلد ۱۳ ۴۸۵ ضرورۃ الامام

خفیف سا پڑتا ہے ایسا ہی یہ وسوسہ ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ شیطان لعین نے حضرت مسیح
علیہ السلام کے دل میں اسی قسم کے خفیف وسوسہ کے ڈالنے کا ارادہ کیا ہو۔ اور
انہوں نے قوت نبوت سے اس وسوسہ کو دفع کر دیا ہو۔ اور ہمیں یہ کہنا اس مجبوری سے پڑا

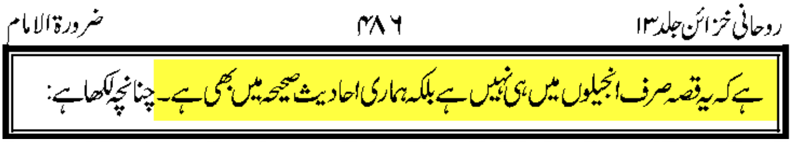

روحانی خزائن جلد ۱۳ ۴۸۶ ضرورۃ الامام

ہے کہ یہ قصہ صرف انجیلوں میں ہی نہیں ہے بلکہ ہماری احادیث صحیحہ میں بھی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

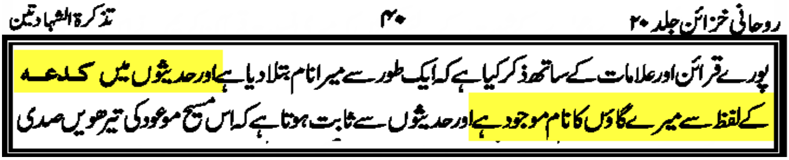

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۴۰ تذکرۃ الشہادتین

پورے قرائن اور علامات کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ایک طور سے میرا نام بتلا دیا ہے اور حدیثوں میں کدعہ
کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرھویں صدی

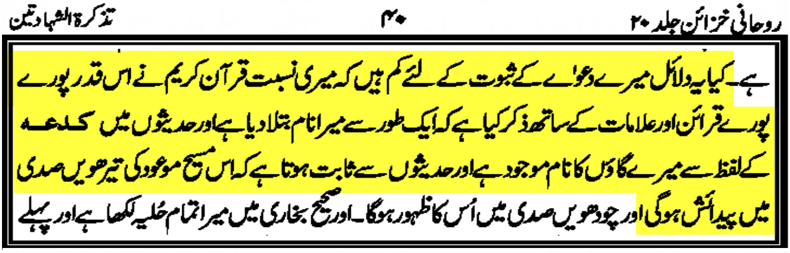

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۴۰ تذکرۃ الشہادتین

ہے۔ کیا یہ دلائل میرے دعوے کے ثبوت کے لئے کم ہیں کہ میری نسبت قرآن کریم نے اس قدر پورے
پورے قرائن اور علامات کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ایک طور سے میرا نام بتلا دیا ہے اور حدیثوں میں کدعہ
کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرھویں صدی
میں پیدائش ہوگی اور چودھویں صدی میں اُس کا ظہور ہوگا۔ اور صحیح بخاری میں میرا تمام حُلیہ لکھا ہے اور پہلے

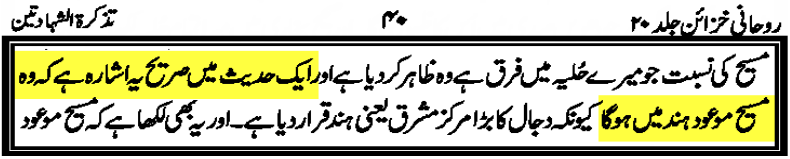

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۴۰ تذکرۃ الشہادتین

مسیح کی نسبت جو میرے حُلیہ میں فرق ہے وہ ظاہر کر دیا ہے اور ایک حدیث میں صریح یہ اشارہ ہے کہ وہ
مسیح موعود ہند میں ہوگا کیونکہ دجال کا بڑا مرکز مشرق یعنی ہند قرار دیا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح موعود

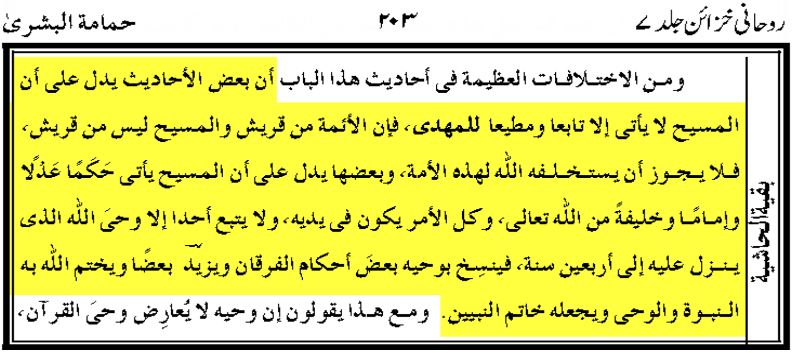

روحانی خزائن جلد ۷ ۲۰۳ حمامة البشریٰ

ومن الاختلافات العظيمة فی أحاديث هذا الباب أن بعض الأحاديث يدل على أن
المسيح لا يأتی إلا تابعا ومطيعا للمهدی، فإن الأئمة من قريش والمسيح ليس من قريش،
فلا يجوز أن يستخلفه اللّٰه لهذه الأمة، وبعضها يدل على أن المسيح يأتی حَكَمًا عَدْلًا
وإمامًا وخليفةً من اللّٰه تعالى، وكل الأمر يكون فی يديه، ولا يتبع أحدا إلا وحیَ اللّٰه الذی
ينزل عليه إلى أربعين سنة، فينسِخ بوحيه بعضَ أحكام الفرقان ويزيدّ بعضًا ويختم اللّٰه به
النبوة والوحی ويجعله خاتم النبيين. ومع هذا يقولون إن وحيه لا يُعارِض وحیَ القرآن،

بقية الحاشية

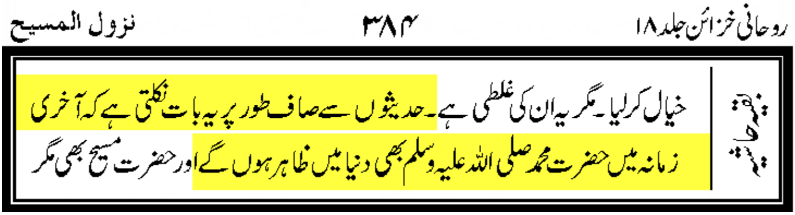

روحانی خزائن جلد ۱۸ ۳۸۴ نزول المسیح

تتمہ حاشیہ

خیال کرلیا۔ مگر یہ اُن کی غلطی ہے۔ حدیثوں سے صاف طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی دنیا میں ظاہر ہوں گے اور حضرت مسیح بھی مگر

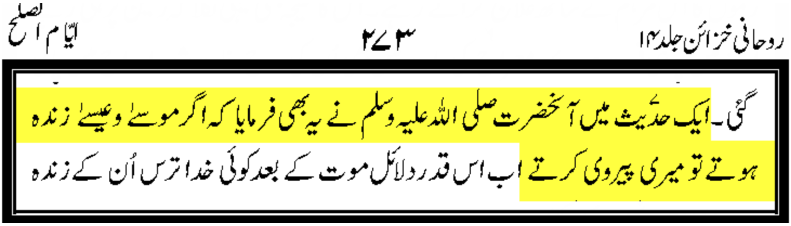

روحانی خزائن جلد ۱۴ ۲۷۳ ایّام الصلح

گئی۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسےٰ و عیسےٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے اب اس قدر دلائل موت کے بعد کوئی خدا ترس اُن کے زندہ

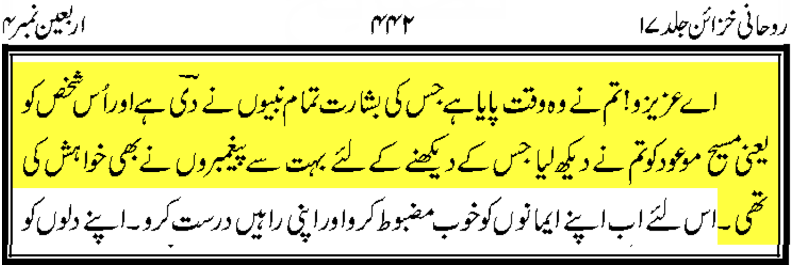

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۴۴۲ اربعین نمبر ۴

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اُس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو

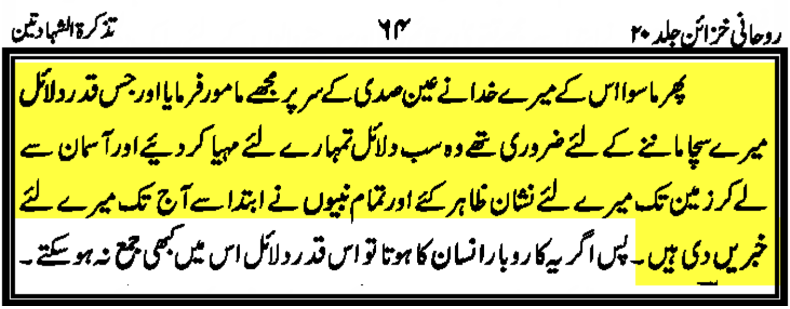

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۶۴ تذکرۃ الشہادتین

پھر ماسوا اس کے میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتدا سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو اس قدر دلائل اس میں کبھی جمع نہ ہو سکتے۔

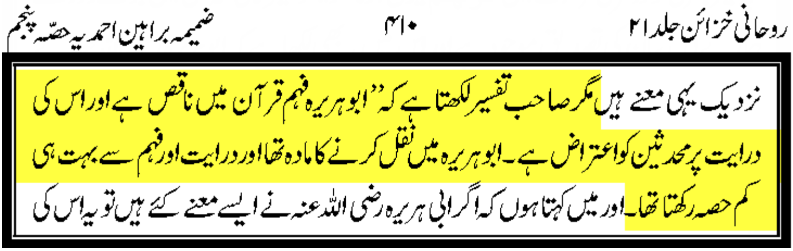

روحانی خزائن جلد ۲۱ ۴۱۰ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

نزدیک یہی معنے ہیں مگر صاحب تفسیر لکھتا ہے کہ ”ابوہریرہ فہم قرآن میں ناقص ہے اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابوہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔ اور میں کہتا ہوں کہ اگر ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسے معنے کئے ہیں تو یہ اس کی

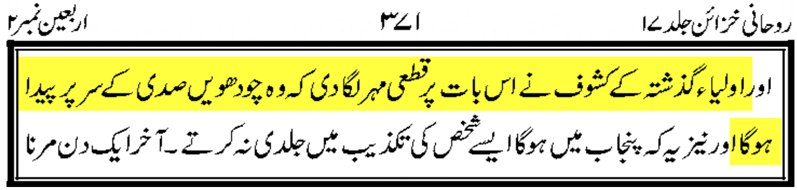

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۳۷۱ اربعین نمبر ۲

اور اولیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا ایسے شخص کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے۔ آخر ایک دن مرنا

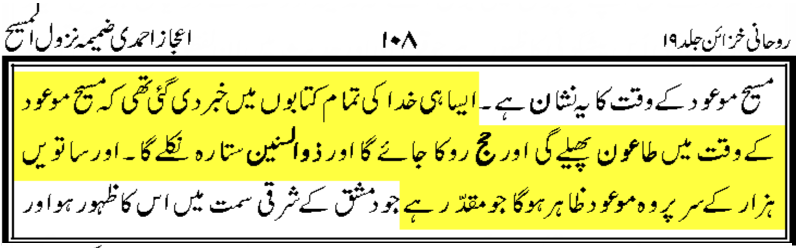

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۱۰۸ اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح

مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں میں خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائے گا اور ذوالسنین ستارہ نکلے گا۔ اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا جو مقدّر رہے جو دمشق کے شرقی سمت میں اس کا ظہور ہوا اور

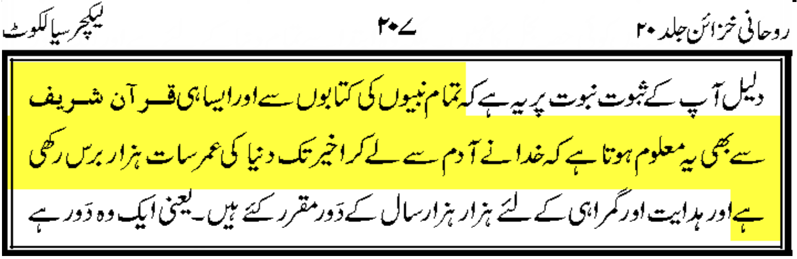

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۲۰۷ لیکچر سیالکوٹ

دلیل آپ کے ثبوت نبوت پر یہ ہے کہ تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دَور مقرر کئے ہیں۔ یعنی ایک وہ دَور ہے

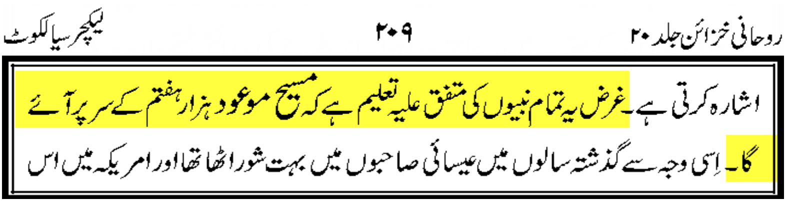

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۲۰۹ لیکچر سیالکوٹ

اشارہ کرتی ہے۔ غرض یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔ اِسی وجہ سے گذشتہ سالوں میں عیسائی صاحبوں میں بہت شور اٹھا تھا اور امریکہ میں اس

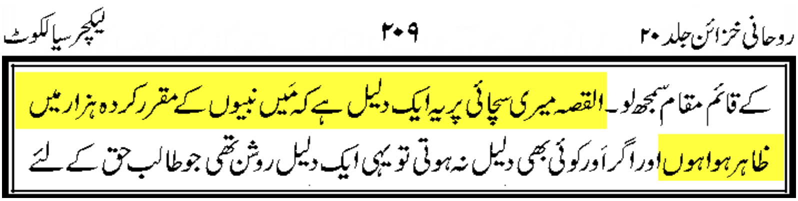

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۲۰۹ لیکچر سیالکوٹ

کے قائم مقام سمجھ لو۔ القصہ میری سچائی پر یہ ایک دلیل ہے کہ مَیں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں اور اگر اَور کوئی بھی دلیل نہ ہوتی تو یہی ایک دلیل روشن تھی جو طالب حق کے لئے

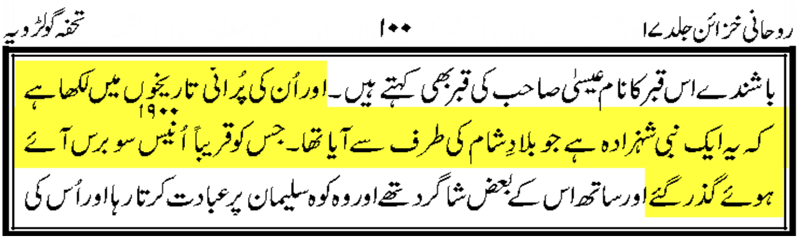

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۱۰۰ تحفہ گولڑویہ

باشندے اس قبر کا نام عیسٰی صاحب کی قبر بھی کہتے ہیں۔ اور اُن کی پُرانی تاریخوں میں لکھا ہے
۱۹۰۰
کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلادِ شام کی طرف سے آیا تھا۔ جس کو قریباً اُنیس سو برس آئے
ہوئے گذر گئے اور ساتھ اس کے بعض شاگرد تھے اور وہ کوہ سلیمان پر عبادت کرتا رہا اور اُس کی

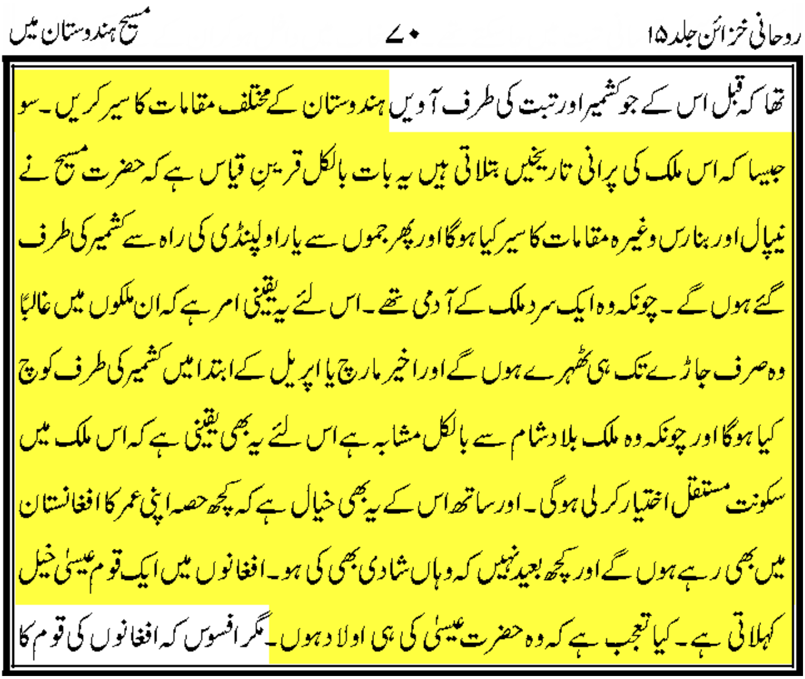

روحانی خزائن جلد ۱۵ ۷۰ مسیح ہندوستان میں

تھا کہ قبل اس کے جو کشمیر اور تبت کی طرف آویں ہندوستان کے مختلف مقامات کا سیر کریں۔ سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں یہ بات بالکل قرینِ قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہوگا اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے۔ چونکہ وہ ایک سرد ملک کے آدمی تھے۔ اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتدا میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہوگا اور چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کر لی ہوگی۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔ مگر افسوس کہ افغانوں کی قوم کا

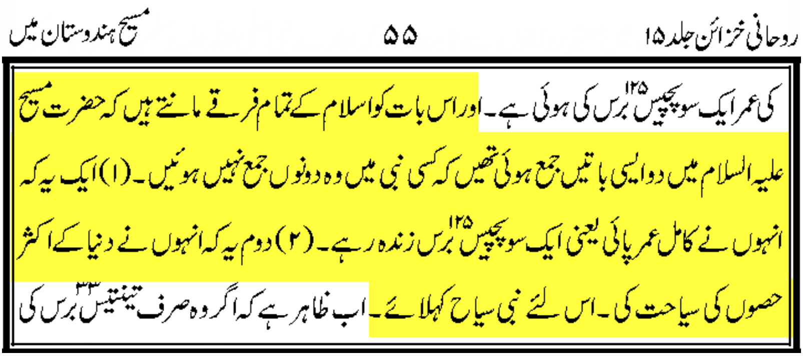

روحانی خزائن جلد ۱۵ ۵۵ مسیح ہندوستان میں

کی عمر ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی ہوئی ہے۔ اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئی تھیں کہ کسی نبی میں وہ دونوں جمع نہیں ہوئیں۔ (۱) ایک یہ کہ انہوں نے کامل عمر پائی یعنی ایک سو پچیس ۱۲۵ برس زندہ رہے۔ (۲) دوم یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی۔ اس لئے نبی سیاح کہلائے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر وہ صرف تینتیس ۳۳ برس کی

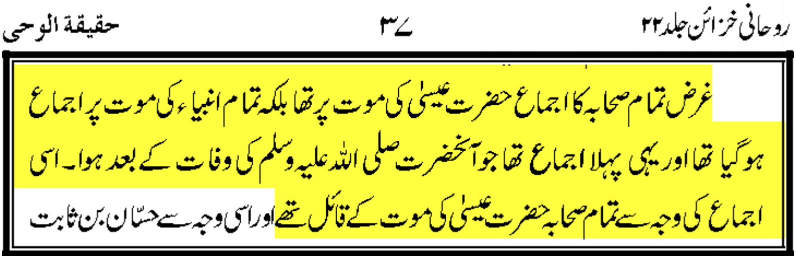

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۳۷ حقیقۃ الوحی

غرض تمام صحابہ کا اجماع حضرت عیسیٰ کی موت پر تھا بلکہ تمام انبیاء کی موت پر اجماع ہو گیا تھا اور یہی پہلا اجماع تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوا۔ اسی اجماع کی وجہ سے تمام صحابہ حضرت عیسیٰ کی موت کے قائل تھے اور اسی وجہ سے حسّان بن ثابت

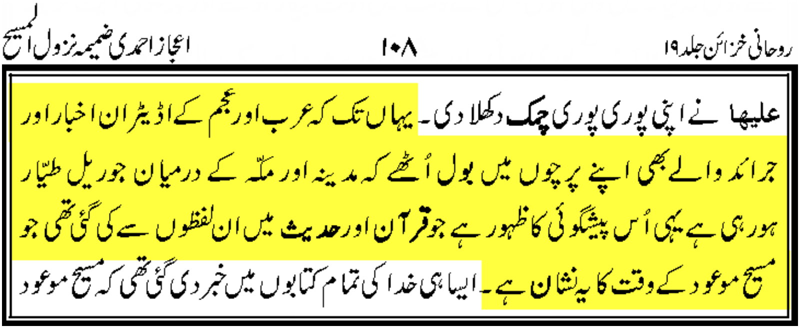

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۱۰۸ اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح

علیہا نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی۔ یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اُٹھے کہ مدینہ اور مکّہ کے درمیان جو ریل طیّار ہو رہی ہے یہی اُس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں میں خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود

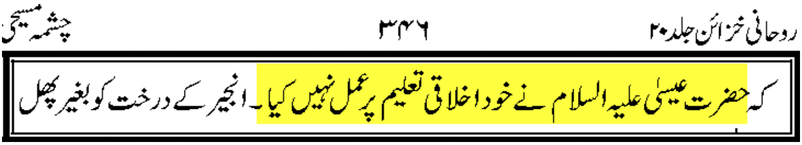

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۳۴۶ چشمہ مسیحی

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل

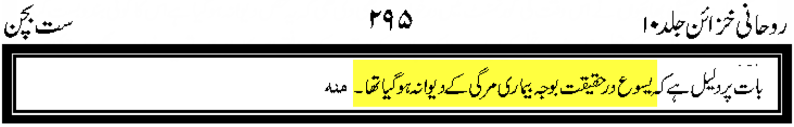

روحانی خزائن جلد ۱۰ ۲۹۵ ست بچن

بات پر دلیل ہے کہ یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔ منہ

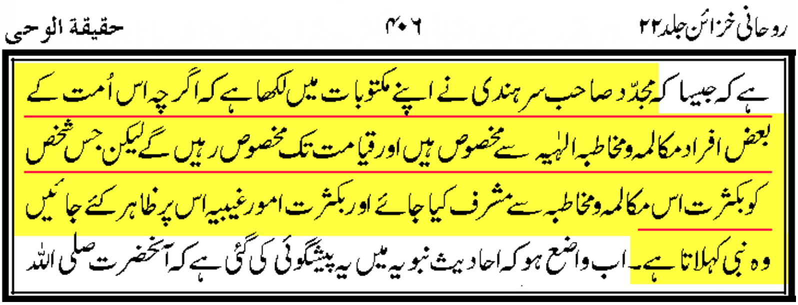

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۴۰۶ حقیقۃ الوحی

ہے کہ جیسا کہ مجدّد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس اُمت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امورِ غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔ اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

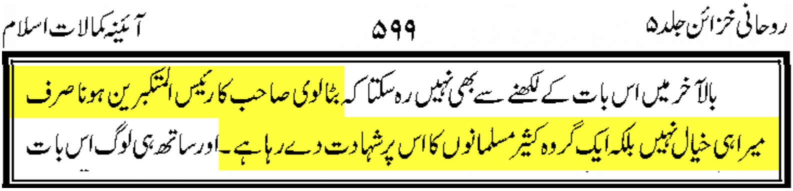

روحانی خزائن جلد ۵ ۵۹۹ آئینہ کمالات اسلام

بالآخر میں اس بات کے لکھنے سے بھی نہیں رہ سکتا کہ بٹالوی صاحب کا رئیس المتکبرین ہونا صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ ایک گروہ کثیر مسلمانوں کا اس پر شہادت دے رہا ہے۔ اور ساتھ ہی لوگ اس بات

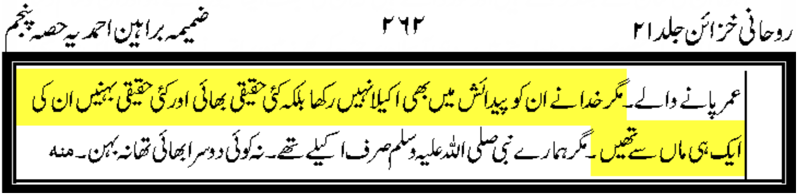

روحانی خزائن جلد ۲۱ ۲۶۲ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

عمر پانے والے۔ مگر خدا نے ان کو پیدائش میں بھی اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف اکیلے تھے۔ نہ کوئی دوسرا بھائی تھا نہ بہن۔ منہ

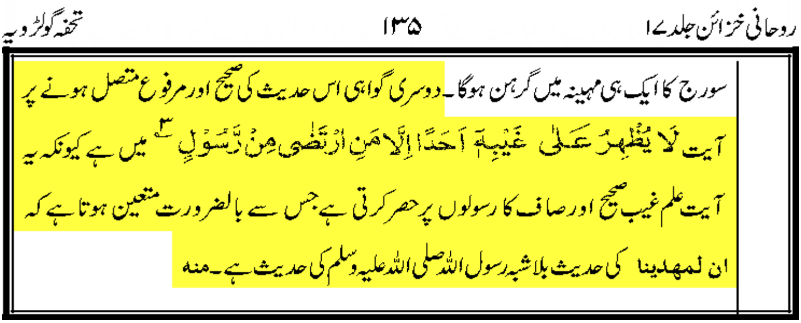

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۱۳۵ تحفہ گولڑویہ

سورج کا ایک ہی مہینہ میں گرہن ہوگا۔ دوسری گواہی اس حدیث کی صحیح اور مرفوع متصل ہونے پر آیت لَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ[۳] میں ہے کیونکہ یہ آیت علم غیب صحیح اور صاف کا رسولوں پر حصر کرتی ہے جس سے بالضرورت متعین ہوتا ہے کہ ان لمھدینا کی حدیث بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ منہ

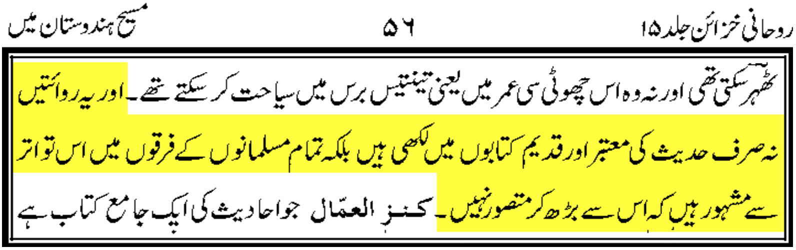

روحانی خزائن جلد ۱۵ ۵۶ مسیح ہندوستان میں

ٹھہر سکتی تھی اور نہ وہ اس چھوٹی سی عمر میں یعنی تینتیس برس میں سیاحت کر سکتے تھے۔ اور یہ روائتیں نہ صرف حدیث کی معتبر اور قدیم کتابوں میں لکھی ہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے فرقوں میں اس تواتر سے مشہور ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔ کنز العمّال جو احادیث کی ایک جامع کتاب ہے

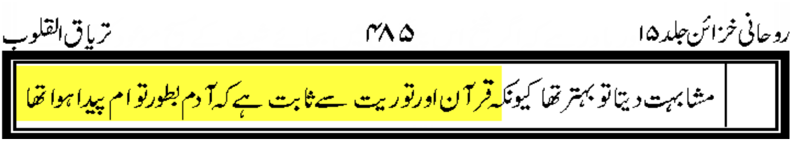

روحانی خزائن جلد ۱۵ ۴۸۵ تریاق القلوب

مشابہت دیتا تو بہتر تھا کیونکہ قرآن اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم بطور توام پیدا ہوا تھا

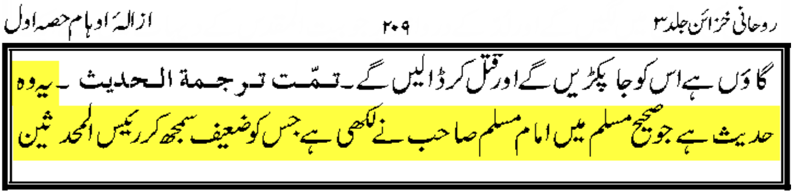

روحانی خزائن جلد ۳ ۲۰۹ ازالۂ اوہام حصہ اول

گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔ تمّت ترجمة الحدیث۔ یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین

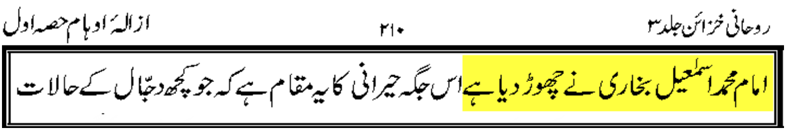

روحانی خزائن جلد ۳ ۲۱۰ ازالۂ اوہام حصہ اول

امام محمد اسمٰعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے اس جگہ حیرانی کا یہ مقام ہے کہ جو کچھ دجّال کے حالات

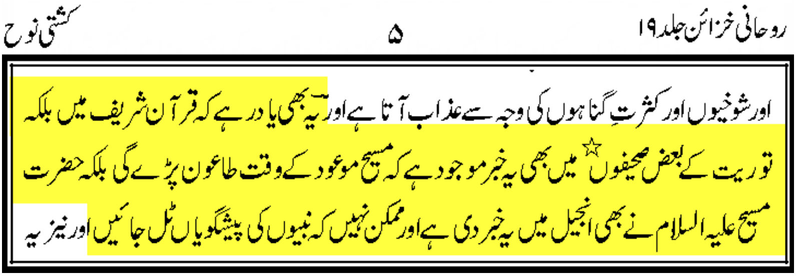

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۵ کشتی نوح

اور شوخیوں اور کثرتِ گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں☆ میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں اور نیز یہ

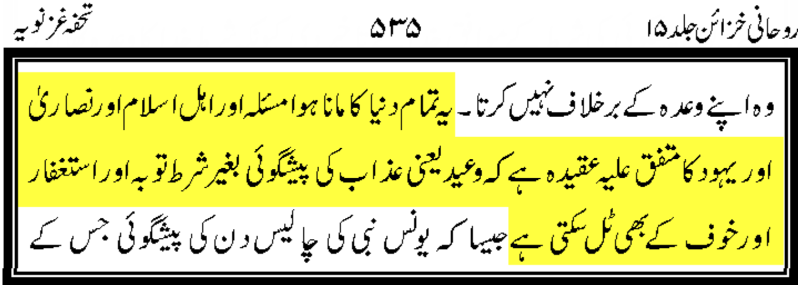

روحانی خزائن جلد ۱۵ ۵۳۵ تحفہ غزنویہ

وہ اپنے وعدہ کے برخلاف نہیں کرتا۔ یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیشگوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے جیسا کہ یونس نبی کی چالیس دن کی پیشگوئی جس کے

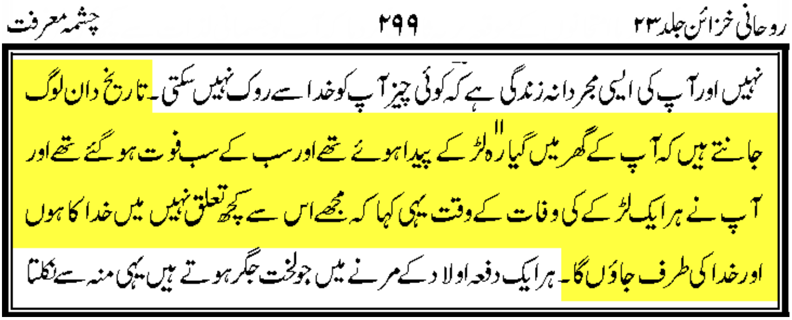

روحانی خزائن جلد ۲۳ ۲۹۹ چشمہ معرفت

نہیں اور آپ کی ایسی مجرمانہ زندگی ہے کہ کوئی چیز آپ کو خدا سے روک نہیں سکتی۔ تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا۔ ہر ایک دفعہ اولاد کے مرنے میں جو لخت جگر ہوتے ہیں یہی منہ سے نکلتا

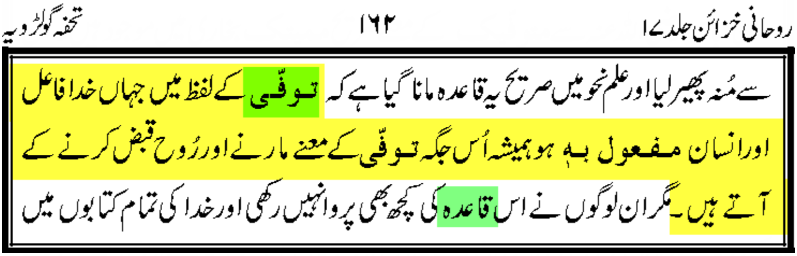

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۱۶۲ تحفہ گولڑویہ

سے مُنہ پھیر لیا اور علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ **تَوَفّی** کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان **مفعول بہٖ** ہو ہمیشہ اُس جگہ **تَوَفّی** کے معنے مارنے اور رُوح قبض کرنے کے آتے ہیں۔ مگر ان لوگوں نے اس قاعدہ کی کچھ بھی پروا نہیں رکھی اور خدا کی تمام کتابوں میں

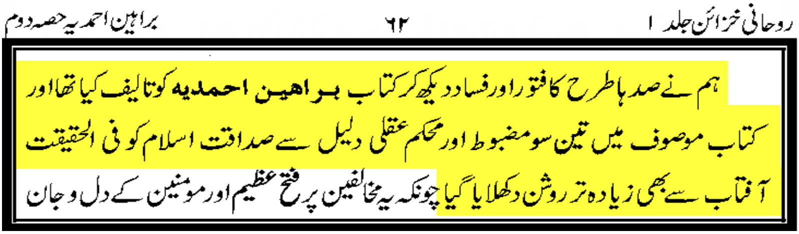

روحانی خزائن جلد ۱ ۶۲ براہین احمدیہ حصہ دوم

ہم نے صدہا طرح کا فتور اور فساد دیکھ کر کتاب **براھین احمدیہ** کو تالیف کیا تھا اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا چونکہ یہ مخالفین پر فتح عظیم اور مومنین کے دل و جان

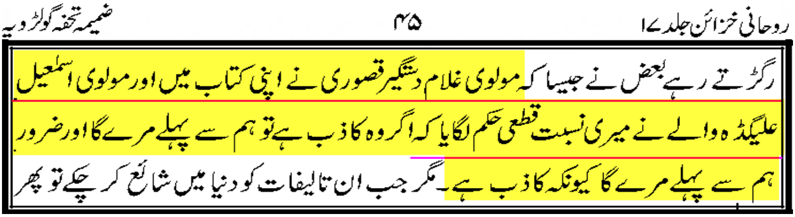

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۴۵ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ

رگڑتے رہے بعض نے جیسا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر

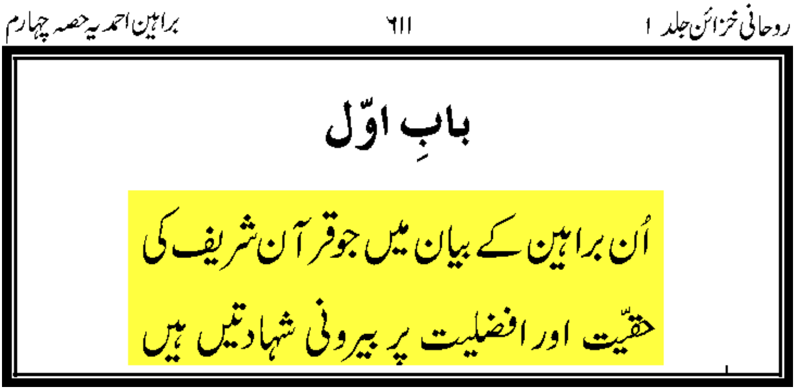

روحانی خزائن جلد ۱ ۶۱۱ براہین احمدیہ حصہ چہارم

باب اوّل

اُن براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقیّت اور افضلیت پر بیرونی شہادتیں ہیں

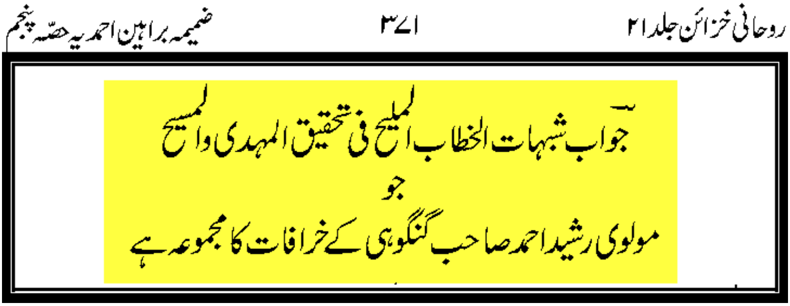

روحانی خزائن جلد ۲۱ ۳۷۱ ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم

جوابِ شبہات الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح
جو
مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے خرافات کا مجموعہ ہے

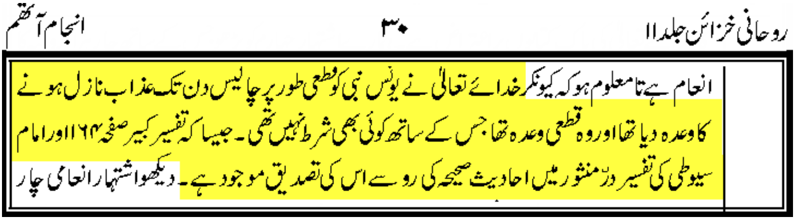

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۳۰ انجام آتھم

انعام ہے تا معلوم ہو کہ کیونکر خدائے تعالیٰ نے یونس نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں تھی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر صفحہ ۱۶۴ اور امام سیوطی کی تفسیر درّ منثور میں احادیث صحیحہ کی رو سے اس کی تصدیق موجود ہے۔ دیکھو اشتہار انعامی چار

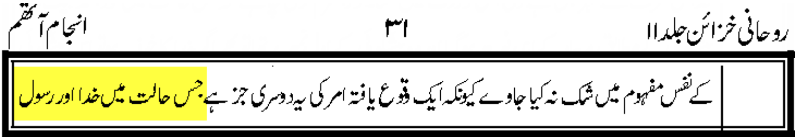

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۳۱ انجام آتھم

کے نفس مفہوم میں شک نہ کیا جاوے کیونکہ ایک وقوع یافتہ امر کی یہ دوسری جز ہے جس حالت میں خدا اور رسول

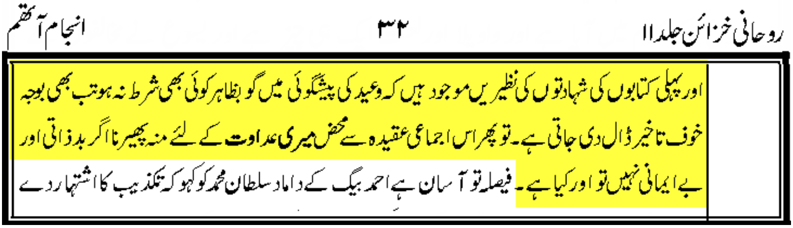

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۳۲ انجام آتھم

اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشگوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دی جاتی ہے۔ تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کے لئے منہ پھیرنا اگر بدذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے۔ فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے

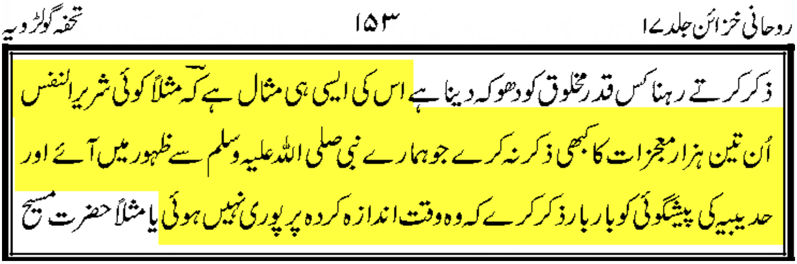

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۱۵۳ تحفہ گولڑویہ

ذکر کرتے رہنا کس قدر مخلوق کو دھوکہ دینا ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس اُن تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی یا مثلاً حضرت مسیح

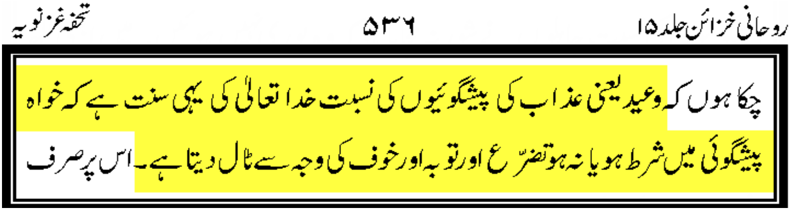

روحانی خزائن جلد ۱۵ ۵۳۶ تحفہ غزنویہ

چکا ہوں کہ وعید یعنی عذاب کی پیشگوئیوں کی نسبت خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ خواہ پیشگوئی میں شرط ہو یا نہ ہو تضرّع اور توبہ اور خوف کی وجہ سے ٹال دیتا ہے۔ اس پر صرف

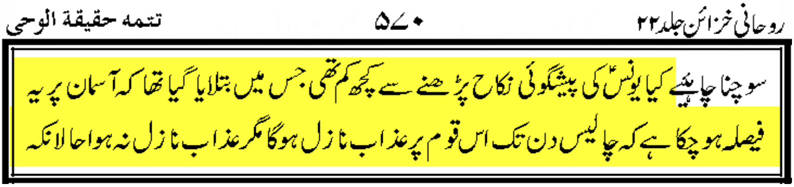

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۵۷۰ تتمہ حقیقۃ الوحی

سوچنا چاہئے کیا یونسؑ کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ

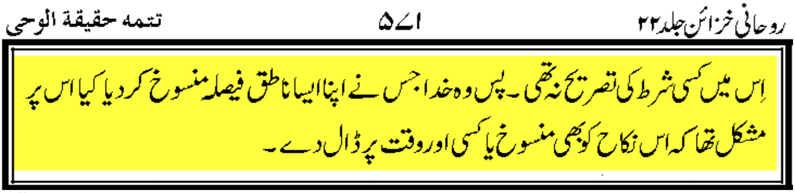

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۵۷۱ تتمہ حقیقۃ الوحی

اِس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈال دے۔

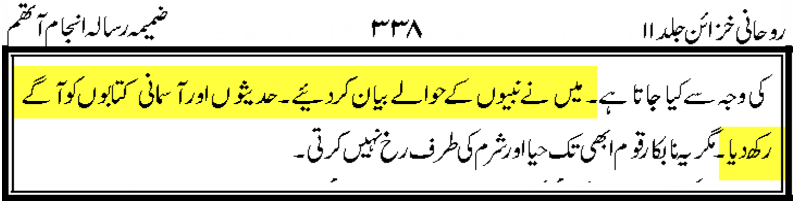

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۳۳۸ ضمیمہ رسالہ انجام آتھم

کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ میں نے نبیوں کے حوالے بیان کر دیئے۔ حدیثوں اور آسمانی کتابوں کو آگے رکھ دیا۔ مگر یہ نابکار قوم ابھی تک حیا اور شرم کی طرف رخ نہیں کرتی۔

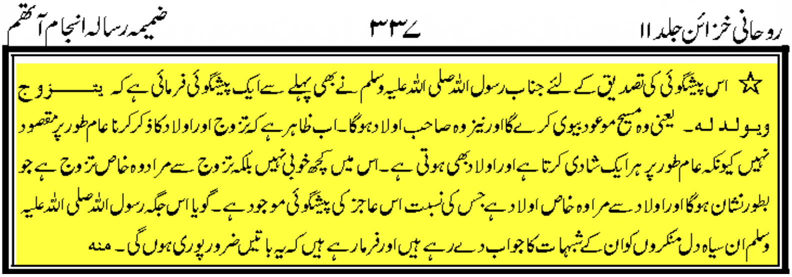

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۳۳۷ ضمیمہ رسالہ انجام آتھم

☆ اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج ویولد لہ۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ منہ

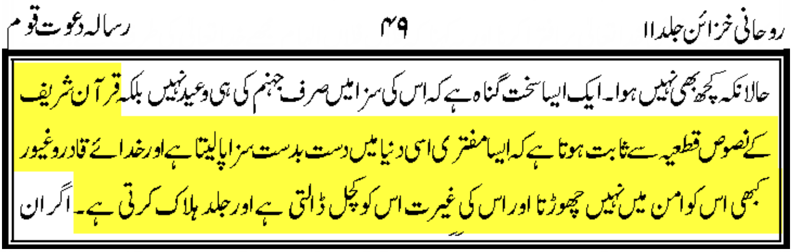

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۔ ۴۹ ۔ رسالہ دعوت قوم

حالانکہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ ایک ایسا سخت گناہ ہے کہ اس کی سزا میں صرف جہنم کی ہی وعید نہیں بلکہ قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا میں دست بدست سزا پا لیتا ہے اور خدائے قادر وغیور کبھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے۔ اگر ان

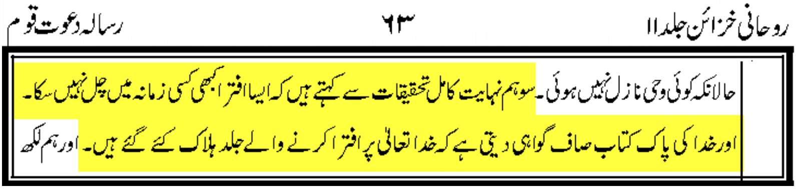

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۔ ۶۳ ۔ رسالہ دعوت قوم

حالانکہ کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ سو ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہیں کہ ایسا افترا کبھی کسی زمانہ میں چل نہیں سکا۔ اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر افترا کرنے والے جلد ہلاک کئے گئے ہیں۔ اور ہم لکھ

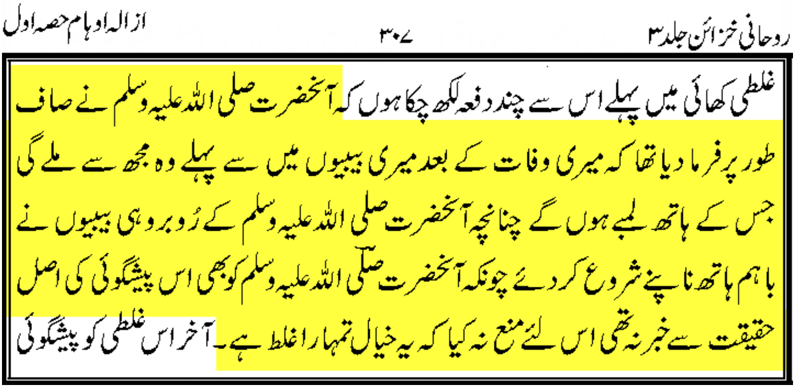

روحانی خزائن جلد ۳ ۔ ۳۰۷ ۔ ازالہ اوہام حصہ اول

غلطی کھائی میں پہلے اس سے چند دفعہ لکھ چکا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرما دیا تھا کہ میری وفات کے بعد میری بیبیوں میں سے پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوبرو ہی بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس پیشگوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی اس لئے منع نہ کیا کہ یہ خیال تمہارا غلط ہے۔ آخر اس غلطی کو پیشگوئی

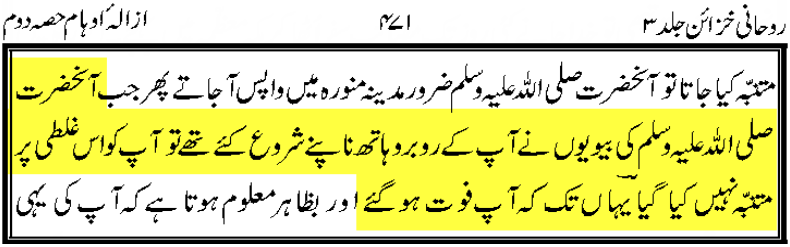

روحانی خزائن جلد ۳ ۔ ۴۷۱ ۔ ازالہ اوہام حصہ دوم

متنبّہ کیا جاتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور مدینہ منورہ میں واپس آ جاتے پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے تو آپ کو اس غلطی پر متنبّہ نہیں کیا گیا یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی یہی

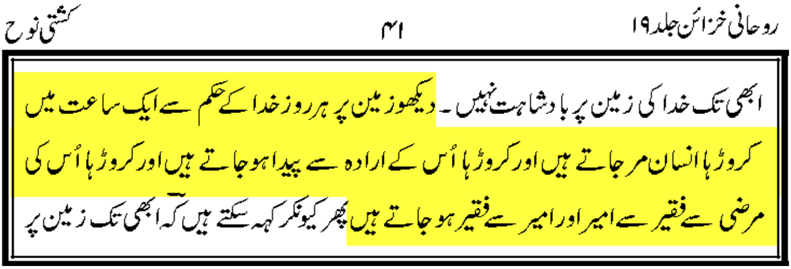

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۔ ۴۱ ۔ کشتی نوح

ابھی تک خدا کی زمین پر بادشاہت نہیں۔ دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑہا انسان مر جاتے ہیں اور کروڑہا اُس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہیں اور کروڑہا اُس کی مرضی سے فقیر سے امیر اور امیر سے فقیر ہو جاتے ہیں پھر کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ابھی تک زمین پر

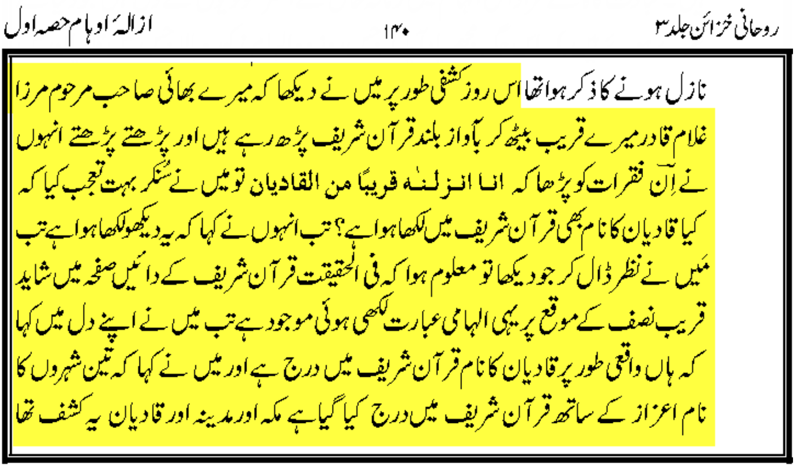

روحانی خزائن جلد ۳ ۱۴۰ ازالۂ اوہام حصہ اول

نازل ہونے کا ذکر ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے اِن فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنٰہ قریبًا من القادیان تو میں نے سُنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب مَیں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا

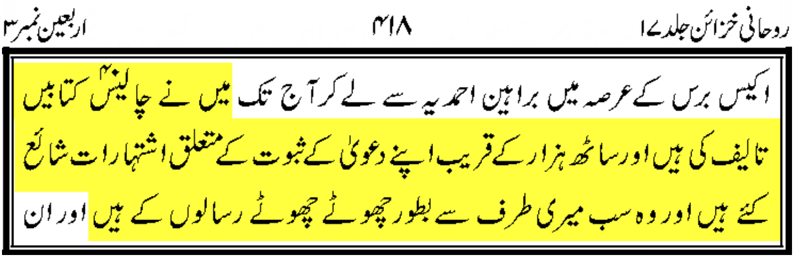

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۴۱۸ اربعین نمبر ۳

اکیس برس کے عرصہ میں براہین احمدیہ سے لے کر آج تک میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعویٰ کے ثبوت کے متعلق اشتہارات شائع کیے ہیں اور وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ہیں اور ان

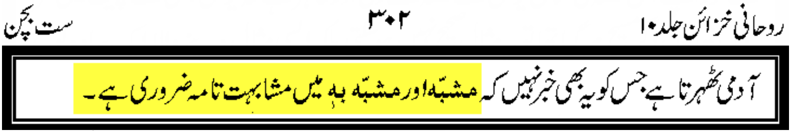

روحانی خزائن جلد ۱۰ ۳۰۲ ست بچن

آدمی ٹھہرتا ہے جس کو یہ بھی خبر نہیں کہ مشبّہ اور مشبّہ بہٖ میں مشابہت تامہ ضروری ہے۔

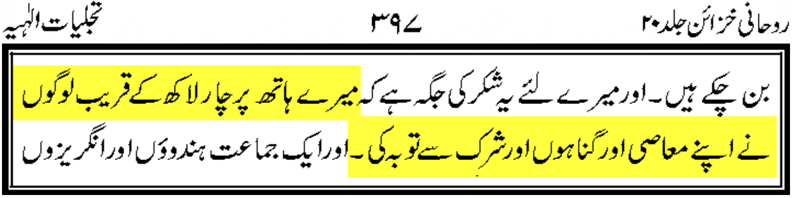

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۳۹۷ تجلیات الٰہیہ

بن چکے ہیں۔ اور میرے لئے یہ شکر کی جگہ ہے کہ میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے اپنے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی۔ اور ایک جماعت ہندوؤں اور انگریزوں

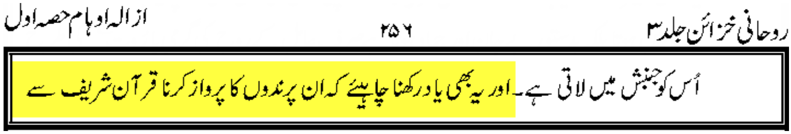

روحانی خزائن جلد ۳ ۲۵۶ ازالہ اوہام حصہ اول

اُس کو جنبش میں لاتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے

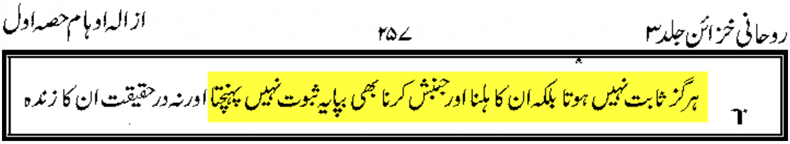

روحانی خزائن جلد ۳ ۲۵۷ ازالہ اوہام حصہ اول

ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی پایہ ثبوت نہیں پہنچتا اور نہ درحقیقت ان کا زندہ

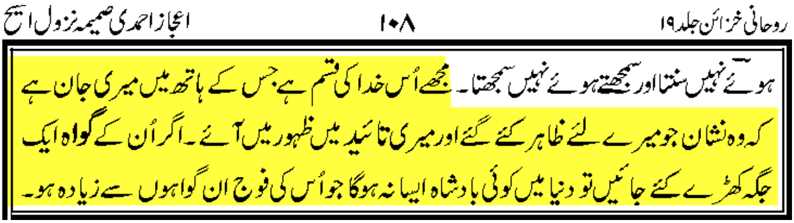

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۱۰۸ اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح

ہوئے نہیں سنتا اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتا۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے۔ اگر اُن کے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اُس کی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔

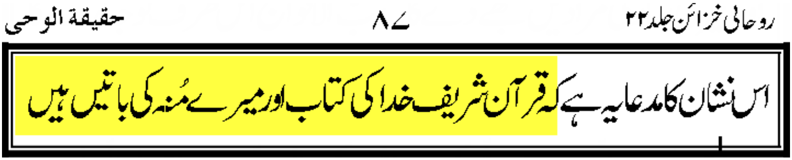

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۸۷ حقیقۃ الوحی

اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں

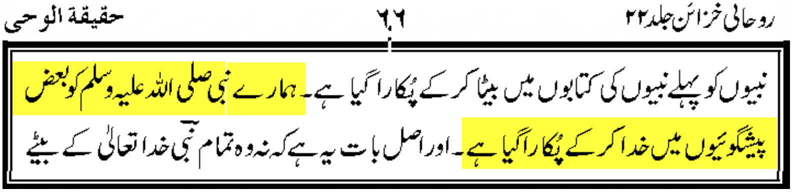

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۶۶ حقیقۃ الوحی

نبیوں کو پہلے نبیوں کی کتابوں میں بیٹا کر کے پُکارا گیا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض پیشگوئیوں میں خدا کر کے پُکارا گیا ہے۔ اور اصل بات یہ ہے کہ نہ وہ تمام نبی خدا تعالیٰ کے بیٹے

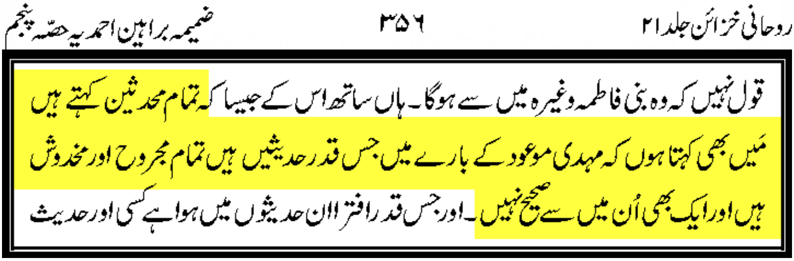

روحانی خزائن جلد ۲۱ ۳۵۶ ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم

قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا۔ ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں مَیں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی اُن میں سے صحیح نہیں۔ اور جس قدر افترا ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث

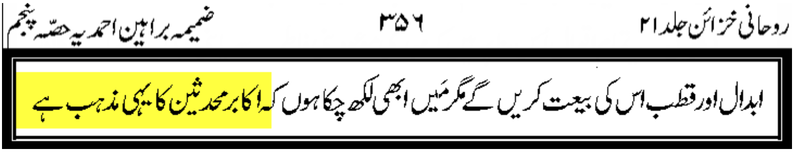

روحانی خزائن جلد ۲۱ ۳۵۶ ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم

ابدال اور قطب اس کی بیعت کریں گے مگر مَیں ابھی لکھ چکا ہوں کہ اکابر محدثین کا یہی مذہب ہے

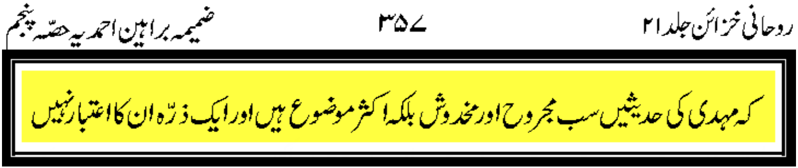

روحانی خزائن جلد ۲۱ ۳۵۷ ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم

کہ مہدی کی حدیثیں سب مجروح اور مخدوش بلکہ اکثر موضوع ہیں اور ایک ذرّہ ان کا اعتبار نہیں

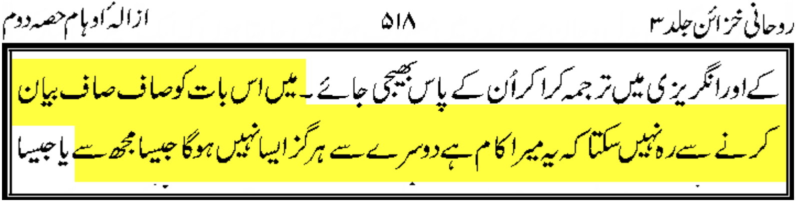

روحانی خزائن جلد ۳ ۵۱۸ ازالہ اوہام حصہ دوم

کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر اُن کے پاس بھیجی جائے۔ میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے یا جیسا

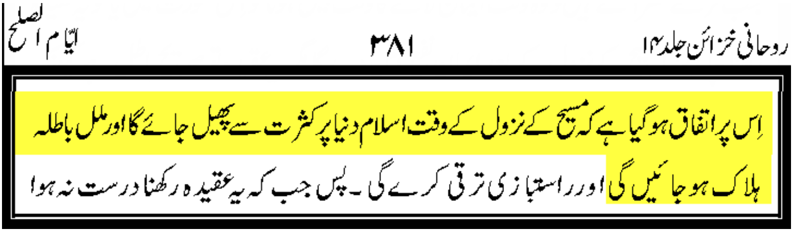

روحانی خزائن جلد۱۴ ۳۸۱ ایّام الصلح

اِس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہوجائیں گی اور راستبازی ترقی کرے گی۔ پس جب کہ یہ عقیدہ رکھنا درست نہ ہوا

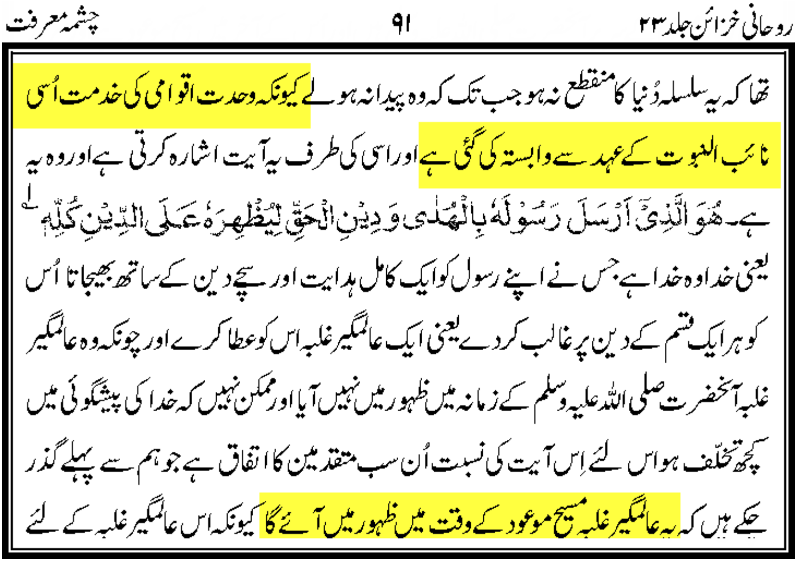

روحانی خزائن جلد۲۳ ۹۱ چشمہ معرفت

تھا کہ یہ سلسلہ دُنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اُسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ [۱] یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اُس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلّف ہو اس لئے اِس آیت کی نسبت اُن سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا کیونکہ اس عالمگیر غلبہ کے لئے

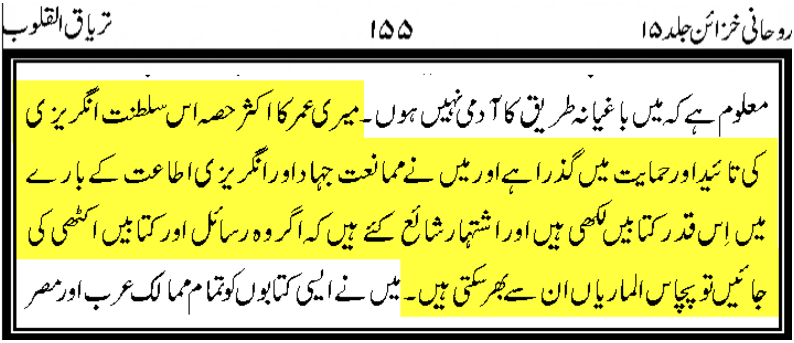

روحانی خزائن جلد۱۵ ۱۵۵ تریاق القلوب

معلوم ہے کہ میں باغیانہ طریق کا آدمی نہیں ہوں۔ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اِس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر

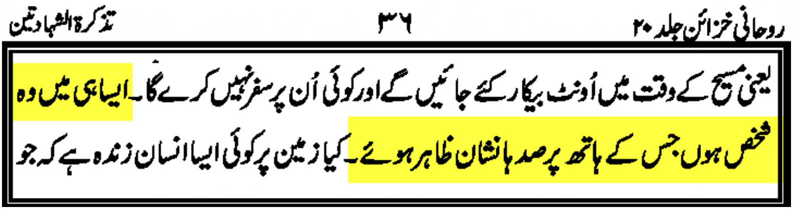

روحانی خزائن جلد۲۰ ۳۶ تذکرۃ الشہادتین

یعنی مسیح کے وقت میں اُونٹ بیکار کئے جائیں گے اور کوئی اُن پر سفر نہیں کرے گا۔ ایسا ہی میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے۔ کیا زمین پر کوئی ایسا انسان زندہ ہے کہ جو

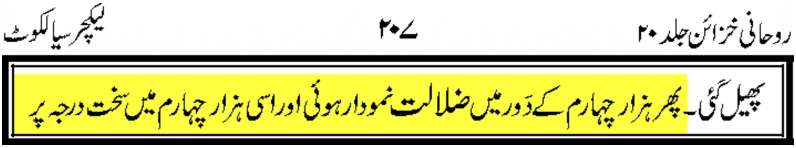

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۲۰۷ لیکچر سیالکوٹ

پھیل گئی۔ پھر ہزار چہارم کے دَور میں ضلالت نمودار ہوئی اور اسی ہزار چہارم میں سخت درجہ پر

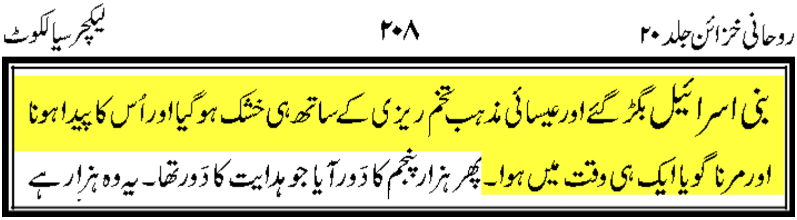

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۲۰۸ لیکچر سیالکوٹ

بنی اسرائیل بگڑ گئے اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہو گیا اور اُس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا۔ پھر ہزار پنجم کا دَور آیا جو ہدایت کا دَور تھا۔ یہ وہ ہزار ہے

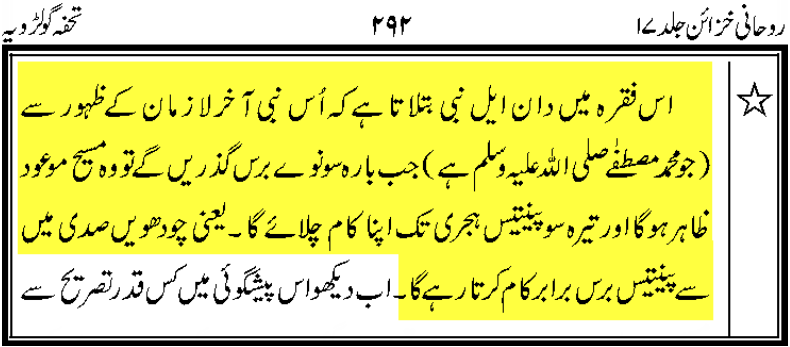

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۲۹۲ تحفہ گولڑویہ

☆ اس فقرہ میں دان ایل نبی بتلاتا ہے کہ اُس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے) جب بارہ سو نوے برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہو گا اور تیرہ سو پینتیس ہجری تک اپنا کام چلائے گا۔ یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا۔ اب دیکھو اس پیشگوئی میں کس قدر تصریح سے

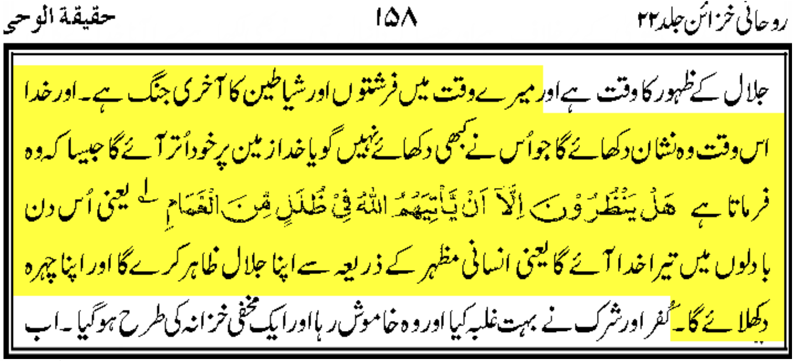

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۱۵۸ حقیقۃ الوحی

جلال کے ظہور کا وقت ہے اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے۔ اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اُس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اُتر آئے گا جیسا کہ وہ فرماتا ہے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ[1] یعنی اُس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ کفر اور شرک نے بہت غلبہ کیا اور وہ خاموش رہا اور ایک مخفی خزانہ کی طرح ہو گیا۔ اب

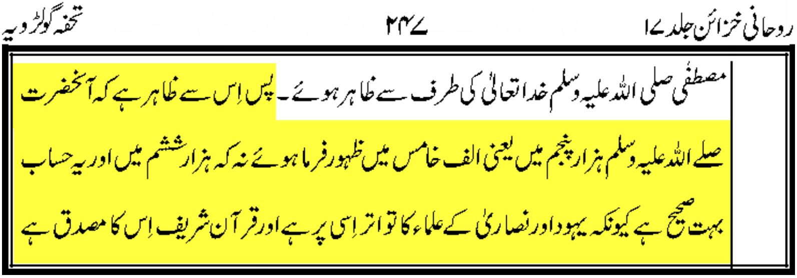

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۲۴۷ تحفہ گولڑویہ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہزار پنجم میں یعنی الف خامس میں ظہور فرما ہوئے نہ کہ ہزار ششم میں اور یہ حساب بہت صحیح ہے کیونکہ یہود اور نصاریٰ کے علماء کا تواتر اسی پر ہے اور قرآن شریف اِس کا مصدق ہے

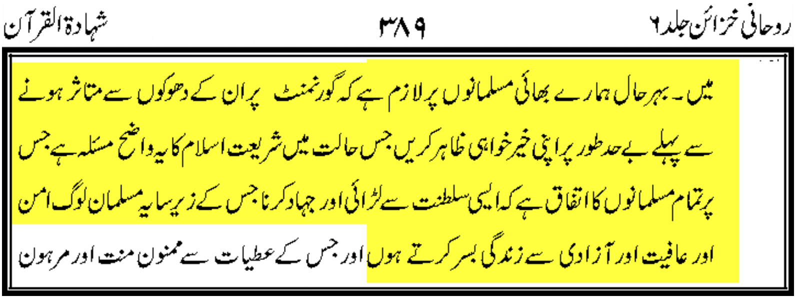

روحانی خزائن جلد۶ ۳۸۹ شہادۃ القرآن

میں۔ بہرحال ہمارے بھائی مسلمانوں پر لازم ہے کہ گورنمنٹ پر ان کے دھوکوں سے متاثر ہونے سے پہلے بے حد طور پر اپنی خیر خواہی ظاہر کریں جس حالت میں شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں اور جس کے عطیات سے ممنون منت اور مرہون

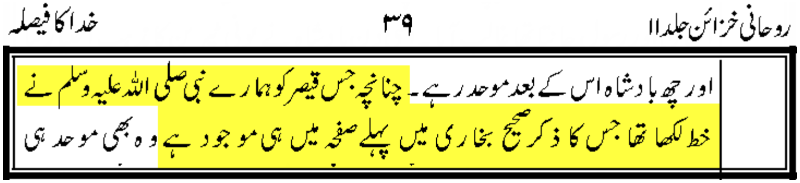

روحانی خزائن جلد۱۱ ۳۹ خدا کا فیصلہ

اور چھ بادشاہ اس کے بعد موحد رہے۔ چنانچہ جس قیصر کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا جس کا ذکر صحیح بخاری میں پہلے صفحہ میں ہی موجود ہے وہ بھی موحد ہی

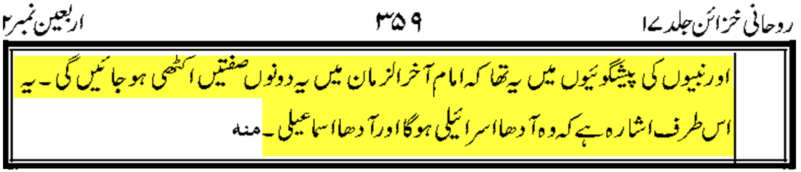

روحانی خزائن جلد۱۷ ۳۵۹ اربعین نمبر۲

اور نبیوں کی پیشگوئیوں میں یہ تھا کہ امام آخر الزمان میں یہ دونوں صفتیں اکٹھی ہو جائیں گی۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ آدھا اسرائیلی ہوگا اور آدھا اسماعیلی۔ منہ

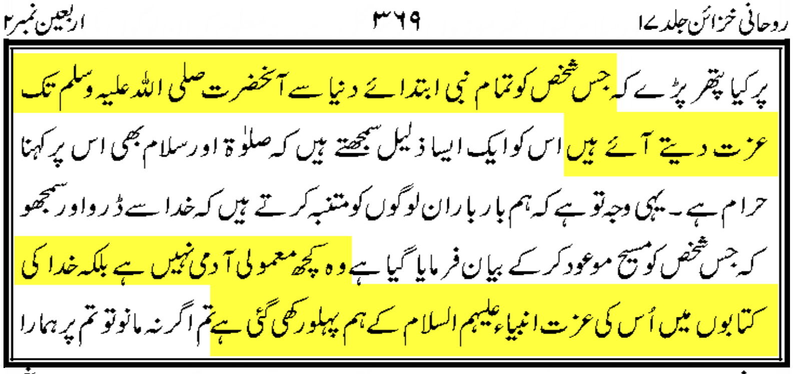

روحانی خزائن جلد۱۷ ۳۶۹ اربعین نمبر۲

پر کیا پتھر پڑے کہ جس شخص کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک عزت دیتے آئے ہیں اس کو ایک ایسا ذلیل سمجھتے ہیں کہ صلوٰۃ اور سلام بھی اس پر کہنا حرام ہے۔ یہی وجہ تو ہے کہ ہم بار بار ان لوگوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرو اور سمجھو کہ جس شخص کو مسیح موعود کر کے بیان فرمایا گیا ہے وہ کچھ معمولی آدمی نہیں ہے بلکہ خدا کی کتابوں میں اُس کی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلو رکھی گئی ہے تم اگر نہ مانو تو تم پر ہمارا

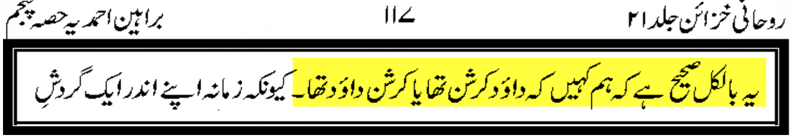

روحانی خزائن جلد۲۱ ۱۱۷ براہین احمدیہ حصہ پنجم

یہ بالکل صحیح ہے کہ ہم کہیں کہ داؤد کرشن تھا یا کرشن داؤد تھا۔ کیونکہ زمانہ اپنے اندر ایک گردشِ

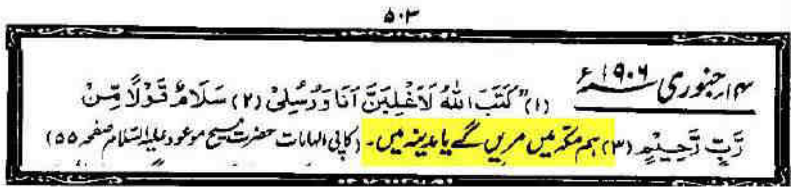

۵۰۳

۱۴ر جنوری ۱۹۰۶ء

(۱) "كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (۲) سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (۳) ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)

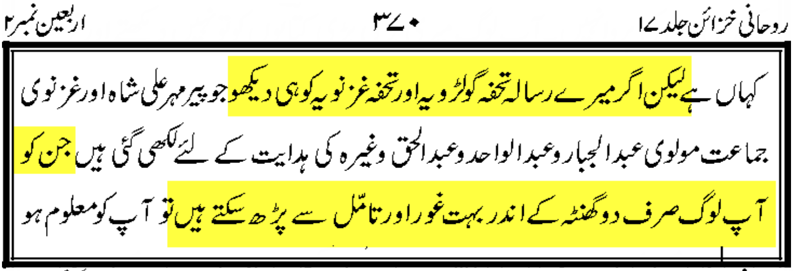

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۳۷۰ اربعین نمبر ۲

کہاں ہے لیکن اگر میرے رسالہ تحفہ گولڑویہ اور تحفہ غزنویہ کو ہی دیکھو جو پیر مہر علی شاہ اور غزنوی جماعت مولوی عبد الجبار و عبد الواحد و عبد الحق وغیرہ کی ہدایت کے لئے لکھی گئی ہیں جن کو آپ لوگ صرف دو گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامّل سے پڑھ سکتے ہیں تو آپ کو معلوم ہو

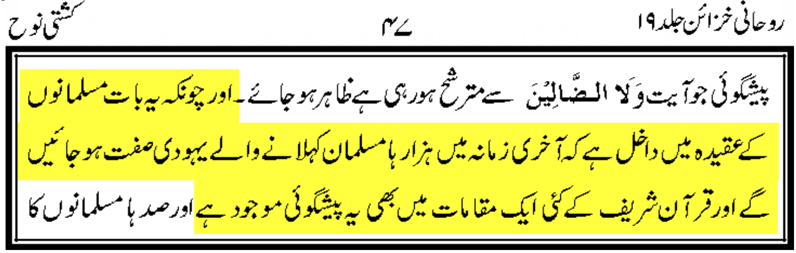

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۴۷ کشتی نوح

پیشگوئی جو آیت وَلَا الضَّالِّیْنَ سے مترشح ہو رہی ہے ظاہر ہو جائے۔ اور چونکہ یہ بات مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہے کہ آخری زمانہ میں ہزارہا مسلمان کہلانے والے یہودی صفت ہو جائیں گے اور قرآن شریف کے کئی ایک مقامات میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے اور صدہا مسلمانوں کا

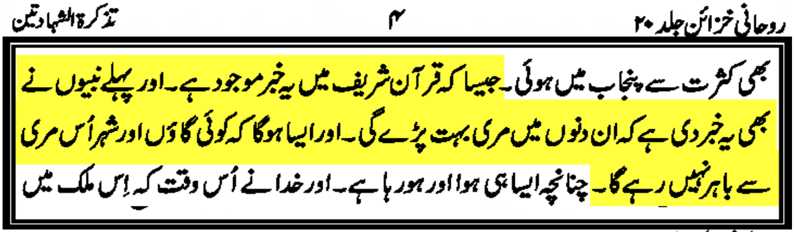

روحانی خزائن جلد ۲۰ ۴ تذکرۃ الشہادتین

بھی کثرت سے پنجاب میں ہوئی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں یہ خبر موجود ہے۔ اور پہلے نبیوں نے بھی یہ خبر دی ہے کہ ان دنوں میں مری بہت پڑے گی۔ اور ایسا ہوگا کہ کوئی گاؤں اور شہر اُس مری سے باہر نہیں رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہو رہا ہے۔ اور خدا نے اُس وقت کہ اِس ملک میں

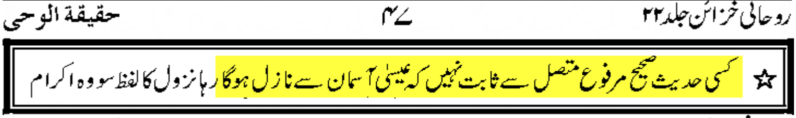

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۴۷ حقیقۃ الوحی

☆ کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ عیسیٰ آسمان سے نازل ہوگا رہا نزول کا لفظ سو وہ اکرام

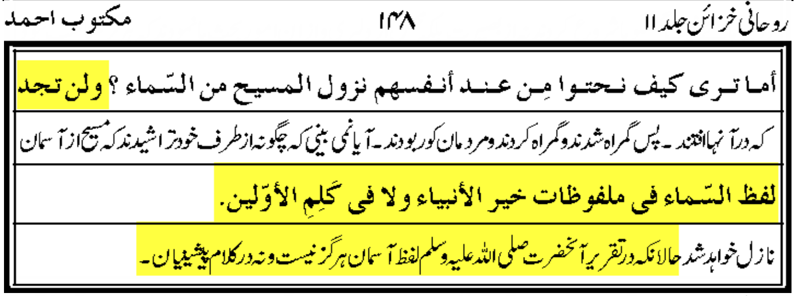

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۱۴۸ مکتوب احمد

أما ترى كيف نحتوا مِن عند أنفسهم نزول المسيح من السّماء ؟ ولن تجد

کہ در آں نہاافتند۔ پس گمراہ شدند و گمراہ کردند و مردمان کور بودند۔ آیا نمی بینی کہ چگونہ از طرف خود تراشیدند کہ مسیح از آسمان

لفظ السّماء في ملفوظات خير الأنبياء ولا في كَلِمِ الأوّلين.

نازل خواہد شد حالانکہ در تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ آسمان ہرگز نیست و نہ در کلام پیشینیان۔

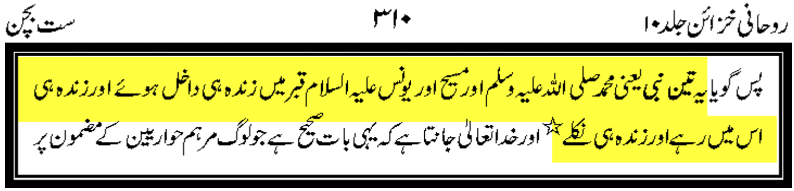

روحانی خزائن جلد ۱۰ ۳۱۰ ست بچن

پس گویا یہ تین نبی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح اور یونس علیہ السلام قبر میں زندہ ہی داخل ہوئے اور زندہ ہی اس میں رہے اور زندہ ہی نکلے ☆ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ یہی بات صحیح ہے جو لوگ مرہم حواریین کے مضمون پر

روحانی خزائن جلد ۷ ۲۰۲ حمامة البشریٰ

من أكابر المعتدين. نعمْ، يوجد في بعض الأحاديث لفظ نزول عيسى بن مريم، ولكن لن تجد في حديثٍ ذِكر نزوله من السماء، بل ذِكر وفاته موجود في

روحانی خزائن جلد ۲۱ ۳۵۶ ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم

حدیثوں کے مقابل پر یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ لا مهدی الّا عیسیٰ یعنی اور کوئی مہدی نہیں صرف عیسیٰ ہی مہدی ہے جو آنے والا ہے۔

روحانی خزائن جلد ۳ ۲۲۴ ازالۂ اوہام حصہ اول

☆ حاشیہ قرآن شریف میں اول سے آخر تک جس جس جگہ توفّی کا لفظ آیا ہے اُن تمام مقامات میں توفّی کے معنے موت ہی لئے گئے ہیں۔ منه

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۹۰ تحفہ گولڑویہ

کسی صیغہ میں آیا ہے اس کے معنے مارنا ہی آیا ہے جیسا کہ محدثین پر پوشیدہ نہیں۔ اور علم لغت میں یہ مُسلّم اور مقبول اور متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہٖ ہے وہاں بجز مارنے کے اور کوئی معنے توفّی کے نہیں آتے۔ تمام دواوین عرب اس پر گواہ ہیں۔

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۹۲ تحفہ گولڑویہ

پھر اس کے بعد تیرہ سو برس تک کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں بلکہ امام مالک نے صاف شہادت دی کہ فوت ہوگئے ہیں اور امام ابن

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۹۲ تحفہ گولڑویہ

کے زندہ آسمان پر موجود ہے۔ الغرض جبکہ میں نے نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ اور اقوال ائمہ اربعہ اور وحی اولیاءِ اُمت محمدیہ اور اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم میں بجز موت مسیح کے اور کچھ نہ پایا تو بنظرِ

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۷۵ کشتی نوح

رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے قرآن شریف کے رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی اور ان کا شکر کرنا ہمیں اس لئے لازم ہے

روحانی خزائن جلد ۱۶ ۲۲ خطبة الهاميه

ایما کے لئے بیان کیا گیا کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا دمشق سے شرقی طرف
ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے

روحانی خزائن جلد ۱۶ ۲۳ خطبة الهاميه

گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے وہ دمشق سے ٹھیک شرقی جانب پڑی ہے۔

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۲۹۰ ضمیمہ رسالہ انجام آتھم

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں
ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی

روحانی خزائن جلد ۳ ۱۱۹ ازالۂ اوہام حصہ اول

دشمن نہیں ہیں وہ تو ہمارے شکار ہیں عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اُٹھا کر دیکھو گے کہ
کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا سو

روحانی خزائن جلد ۳ ۴۶۸ ازالۂ اوہام حصہ دوم

کیونکہ حدیث الآیات بعد المأتین جس کے یہ معنے ہیں کہ آیات کبریٰ تیرھویں صدی
میں ظہور پذیر ہوں گی اسی پر قطعی اور یقینی دلالت کرتی ہے کہ مسیح موعود کا تیرھویں صدی
میں ظہور یا پیدائش واقع ہو۔ بات یہ ہے کہ آیات صغریٰ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت مبارک سے ہی ظاہر ہونی شروع ہو گئی تھیں۔ پس بلاشبہ الآیات سے آیات کبریٰ
مراد ہیں جو کسی طرح سے دو سو برس کے اندر ظاہر نہیں ہو سکتی تھیں لہٰذا علماء کا اسی پر اتفاق
ہو گیا ہے کہ بعد المأتین سے مراد تیرھویں صدی ہے اور الآیات سے مراد آیات کبریٰ
ہیں جو ظہور مسیح موعود اور دجّال اور یاجوج ماجوج وغیرہ ہیں اور ہر یک شخص

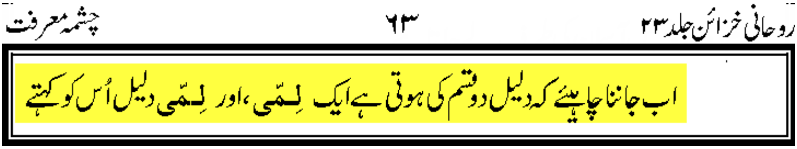

روحانی خزائن جلد ۲۳ ۶۳ چشمہ معرفت

اب جاننا چاہیئے کہ دلیل دو قسم کی ہوتی ہے ایک لِمّی ، اور لِمّی دلیل اُس کو کہتے

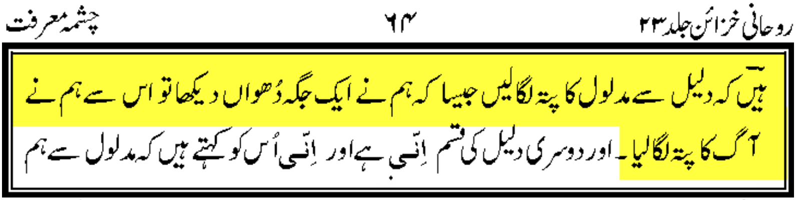

روحانی خزائن جلد ۲۳ ۶۴ چشمہ معرفت

ہیں کہ دلیل سے مدلول کا پتہ لگالیں جیسا کہ ہم نے ایک جگہ دُھواں دیکھا تو اس سے ہم نے آگ کا پتہ لگالیا۔ اور دوسری دلیل کی قسم اِنّی ہے اور اِنّی اُس کو کہتے ہیں کہ مدلول سے ہم

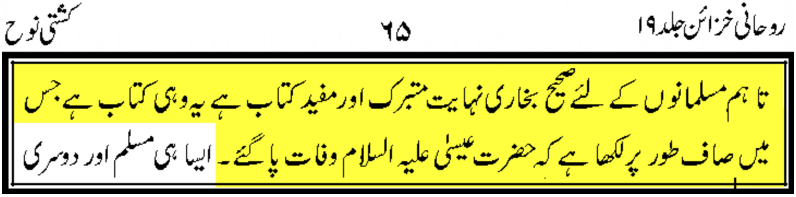

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۶۵ کشتی نوح

تاہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاگئے۔ ایسا ہی مسلم اور دوسری

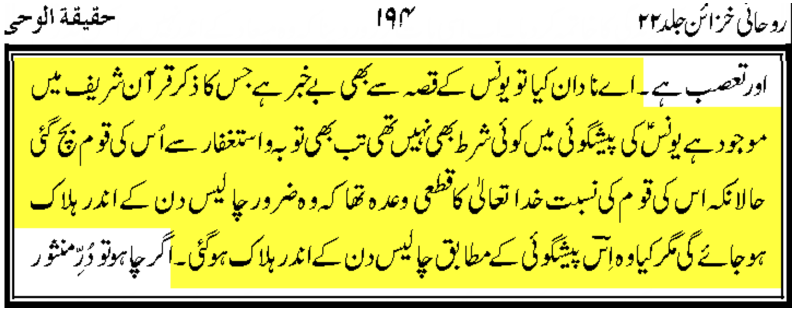

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۱۹۴ حقیقۃ الوحی

اور تعصب ہے۔ اے نادان کیا تو یونس کے قصہ سے بھی بے خبر ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے یونسؑ کی پیشگوئی میں کوئی شرط بھی نہیں تھی تب بھی توبہ و استغفار سے اُس کی قوم بچ گئی حالانکہ اس کی قوم کی نسبت خدا تعالیٰ کا قطعی وعدہ تھا کہ وہ ضرور چالیس دن کے اندر ہلاک ہو جائے گی مگر کیا وہ اس پیشگوئی کے مطابق چالیس دن کے اندر ہلاک ہوگئی۔ اگر چاہو تو دُرِّ منثور

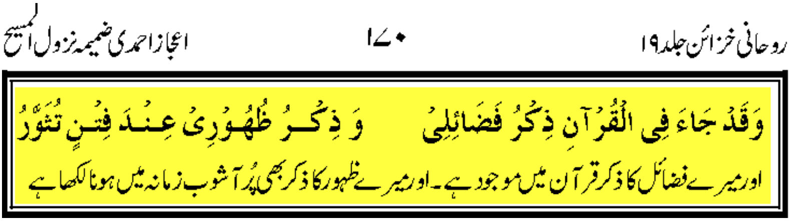

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۱۷۰ اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح

وَقَدْ جَاءَ فِي الْقُرْآنِ ذِكْرُ فَضَائِلِي وَ ذِكْرُ ظُهُوْرِي عِنْدَ فِتَنٍ تَثُوْرُ

اور میرے فضائل کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ اور میرے ظہور کا ذکر بھی پُر آشوب زمانہ میں ہونا لکھا ہے

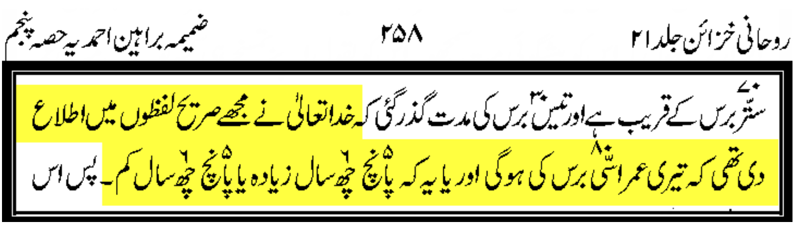

روحانی خزائن جلد ۲۱ ۲۵۸ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

ستّر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔ پس اس

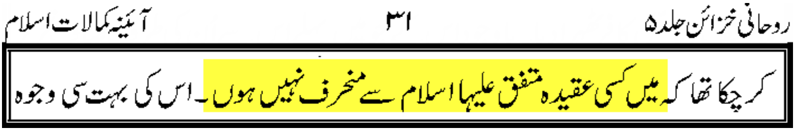

روحانی خزائن جلد۵ ۳۱ آئینہ کمالات اسلام

کر چکا تھا کہ میں کسی عقیدہ متفق علیہا اسلام سے منحرف نہیں ہوں۔ اس کی بہت سی وجوہ

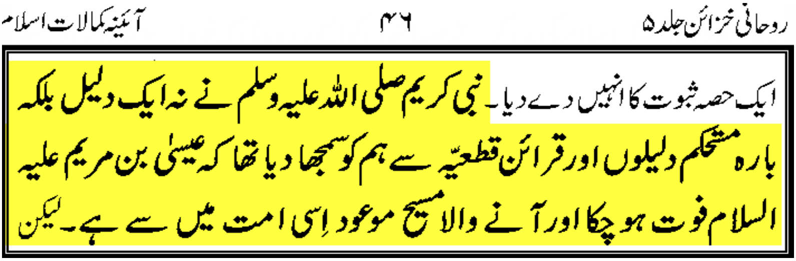

روحانی خزائن جلد۵ ۴۶ آئینہ کمالات اسلام

ایک حصہ ثبوت کا انہیں دے دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ایک دلیل بلکہ بارہ مستحکم دلیلوں اور قرائن قطعیّہ سے ہم کو سمجھا دیا تھا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فوت ہو چکا اور آنے والا مسیح موعود اِسی امت میں سے ہے۔ لیکن

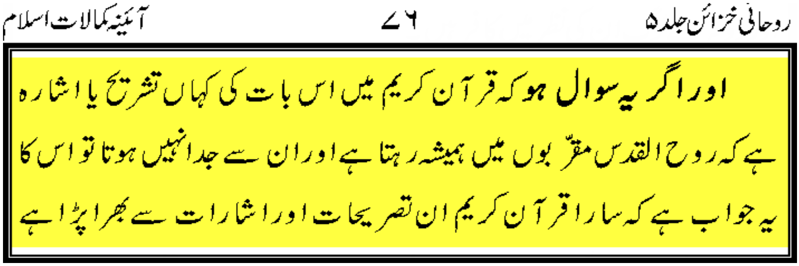

روحانی خزائن جلد۵ ۷۶ آئینہ کمالات اسلام

اور اگر یہ سوال ہو کہ قرآن کریم میں اس بات کی کہاں تشریح یا اشارہ ہے کہ روح القدس مقرّبوں میں ہمیشہ رہتا ہے اور ان سے جدا نہیں ہوتا تو اس کا یہ جواب ہے کہ سارا قرآن کریم ان تصریحات اور اشارات سے بھرا پڑا ہے

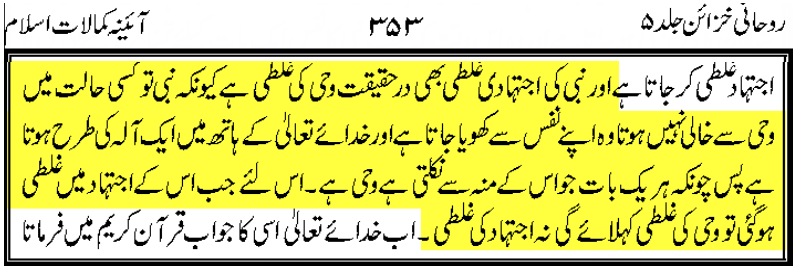

روحانی خزائن جلد۵ ۳۵۳ آئینہ کمالات اسلام

اجتہاد غلطی کر جاتا ہے اور نبی کی اجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے کیونکہ نبی تو کسی حالت میں وحی سے خالی نہیں ہوتا وہ اپنے نفس سے کھویا جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے پس چونکہ ہر یک بات جو اس کے منہ سے نکلتی ہے وحی ہے۔ اس لئے جب اس کے اجتہاد میں غلطی ہوگئی تو وحی کی غلطی کہلائے گی نہ اجتہادی غلطی۔ اب خدائے تعالیٰ اسی کا جواب قرآن کریم میں فرماتا

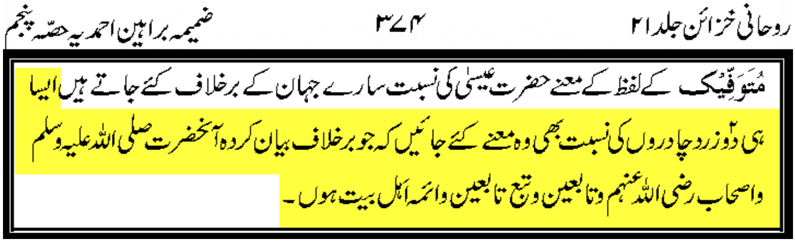

روحانی خزائن جلد۲۱ ۳۷۴ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

مُتَوَفِّیْک کے لفظ کے معنے حضرت عیسیٰ کی نسبت سارے جہان کے برخلاف کئے جاتے ہیں ایسا ہی دو زرد چادروں کی نسبت بھی وہ معنے کئے جائیں کہ جو برخلاف بیان کردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصحاب رضی اللہ عنہم وتابعین وتبع تابعین وائمہ اہل بیت ہوں۔

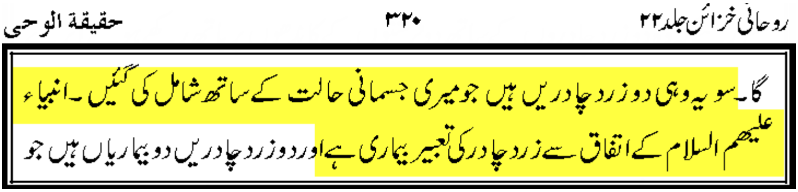

روحانی خزائن جلد۲۲ ۳۲۰ حقیقۃ الوحی

گا۔ سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو

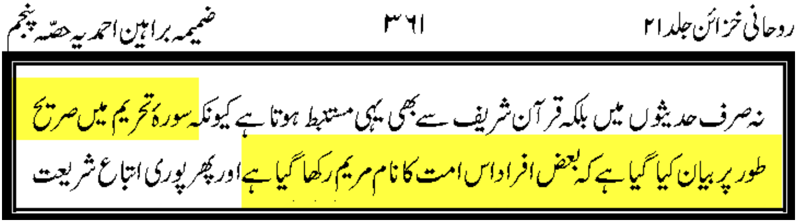

روحانی خزائن جلد۲۱ ۳۶۱ ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم

نہ صرف حدیثوں میں بلکہ قرآن شریف سے بھی یہی مستنبط ہوتا ہے کیونکہ سورۃ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت

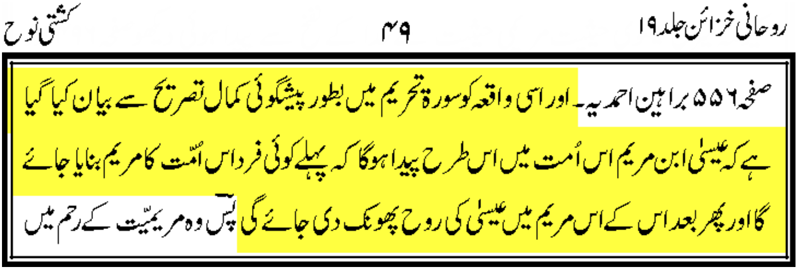

روحانی خزائن جلد۱۹ ۴۹ کشتی نوح

صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ۔ اور اسی واقعہ کو سورۃ تحریم میں بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس اُمت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس اُمّت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جائے گی پس وہ مریمیّت کے رحم میں

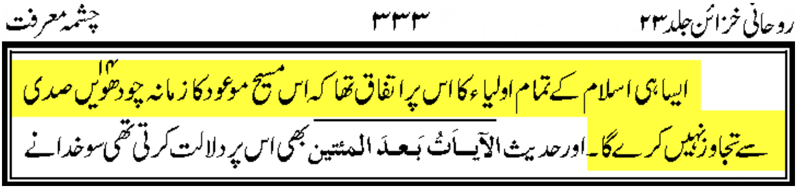

روحانی خزائن جلد۲۳ ۳۳۳ چشمہ معرفت

ایسا ہی اسلام کے تمام اولیاء کا اس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعود کا زمانہ ۱۴ چودھویں صدی سے تجاوز نہیں کرے گا۔ اور حدیث الآیاتُ بعدَ المئتین بھی اس پر دلالت کرتی تھی سو خدا نے

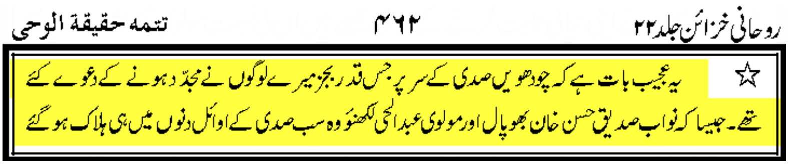

روحانی خزائن جلد۲۲ ۴۶۲ تتمہ حقیقۃ الوحی

☆ یہ عجیب بات ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر جس قدر بجز میرے لوگوں نے مجدّد ہونے کے دعوے کئے تھے۔ جیسا کہ نواب صدیق حسن خان بھوپال اور مولوی عبدالحی لکھنوی وہ سب صدی کے اوائل دنوں میں ہی ہلاک ہوگئے

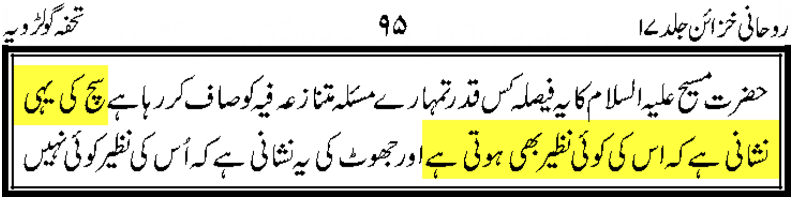

روحانی خزائن جلد۱۷ ۹۵ تحفہ گولڑویہ

حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ فیصلہ کس قدر تمہارے مسئلہ متنازعہ فیہ کو صاف کر رہا ہے سچ کی یہی نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اُس کی نظیر کوئی نہیں

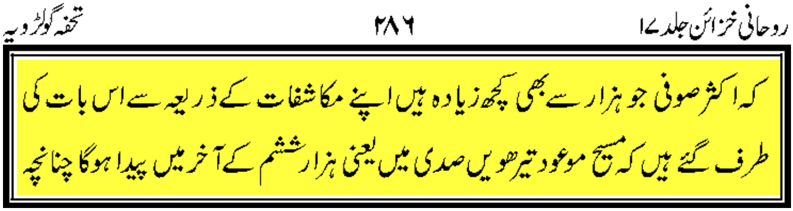

روحانی خزائن جلد۱۷ ۲۸۶ تحفہ گولڑویہ

کہ اکثر صوفی جو ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہیں اپنے مکاشفات کے ذریعہ سے اس بات کی طرف گئے ہیں کہ مسیح موعود تیرھویں صدی میں یعنی ہزار ششم کے آخر میں پیدا ہوگا چنانچہ

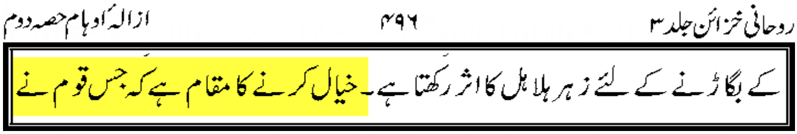

روحانی خزائن جلد ۳ ۴۹۶ ازالۂ اوہام حصہ دوم

کے بگاڑنے کے لئے زہر ہلاہل کا اثر رکھتا ہے۔ خیال کرنے کا مقام ہے کہ جس قوم نے

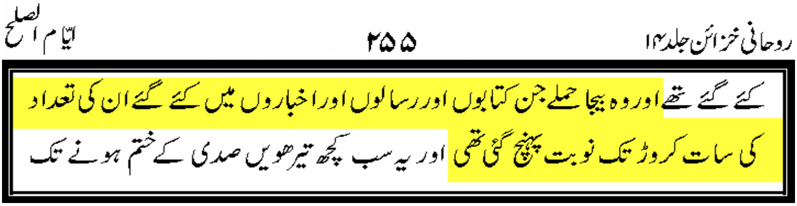

روحانی خزائن جلد ۱۴ ۲۵۵ ایّام الصلح

کیے گئے تھے اور وہ بیجا حملے جن کتابوں اور رسالوں اور اخباروں میں کیے گئے ان کی تعداد
کی سات کروڑ تک نوبت پہنچ گئی تھی اور یہ سب کچھ تیرھویں صدی کے ختم ہونے تک

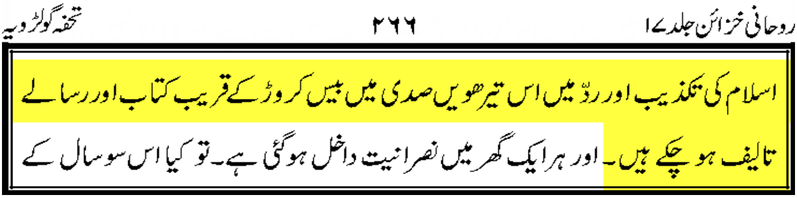

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۲۶۶ تحفہ گولڑویہ

اسلام کی تکذیب اور ردّ میں اس تیرھویں صدی میں بیس کروڑ کے قریب کتاب اور رسالے
تالیف ہو چکے ہیں۔ اور ہر ایک گھر میں نصرانیت داخل ہو گئی ہے۔ تو کیا اس سو سال کے

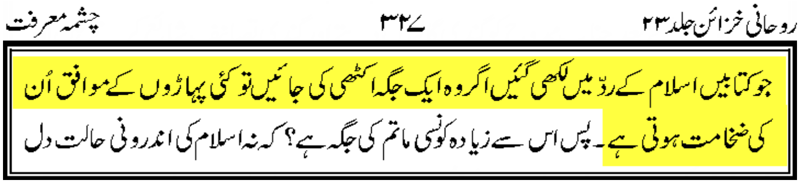

روحانی خزائن جلد ۲۳ ۳۲۷ چشمہ معرفت

جو کتابیں اسلام کے ردّ میں لکھی گئیں اگر وہ ایک جگہ اکٹھی کی جائیں تو کئی پہاڑوں کے موافق اُن
کی ضخامت ہوتی ہے۔ پس اس سے زیادہ کونسی ماتم کی جگہ ہے؟ کہ نہ اسلام کی اندرونی حالت دل

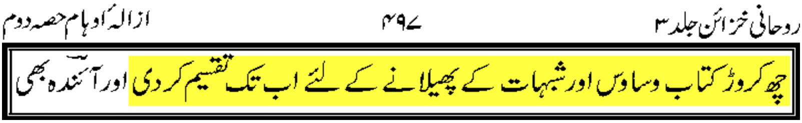

روحانی خزائن جلد ۳ ۴۹۷ ازالۂ اوہام حصہ دوم

چھ کروڑ کتاب وساوس اور شبہات کے پھیلانے کے لئے اب تک تقسیم کر دی اور آئندہ بھی

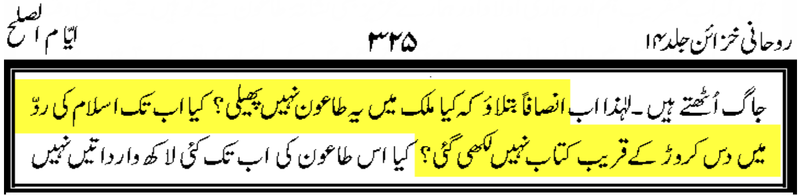

روحانی خزائن جلد ۱۴ ۳۲۵ ایّام الصلح

جاگ اُٹھتے ہیں۔ لہٰذا اب انصافاً بتلاؤ کہ کیا ملک میں یہ طاعون نہیں پھیلی؟ کیا اب تک اسلام کی ردّ
میں دس کروڑ کے قریب کتاب نہیں لکھی گئی؟ کیا اس طاعون کی اب تک کئی لاکھ وارداتیں نہیں

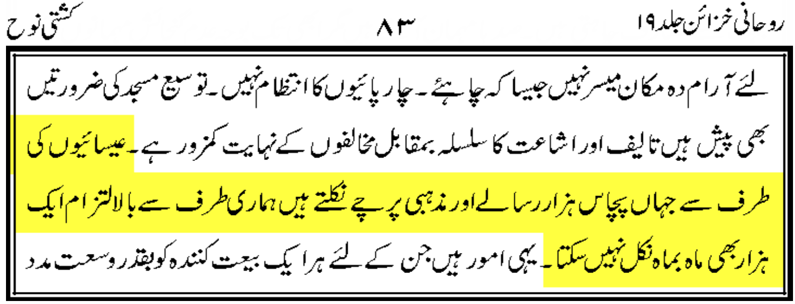

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۸۳ کشتی نوح

لئے آرام دہ مکان میسر نہیں جیسا کہ چاہئے۔ چارپائیوں کا انتظام نہیں۔ توسیع مسجد کی ضرورتیں
بھی پیش ہیں تالیف اور اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے۔ عیسائیوں کی
طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے بالالتزام ایک
ہزار بھی ماہ بماہ نکل نہیں سکتا۔ یہی امور ہیں جن کے لئے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد

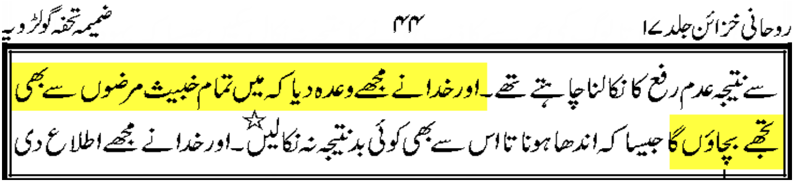
روحانی خزائن جلد ۱۷ ۴۴ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ

سے نتیجہ عدم رفع کا نکالنا چاہتے تھے۔ اور خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی
تجھے بچاؤں گا جیسا کہ اندھا ہونا تا اس سے بھی کوئی بد نتیجہ نہ نکالیں☆۔ اور خدا نے مجھے اطلاع دی

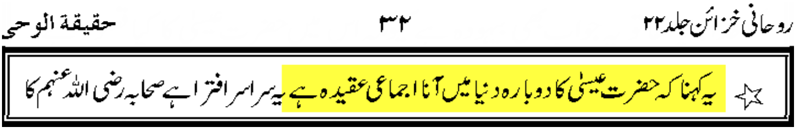
روحانی خزائن جلد ۲۲ ۳۲ حقیقۃ الوحی

☆ یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ کا دوبارہ دنیا میں آنا اجماعی عقیدہ ہے یہ سراسر افترا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا

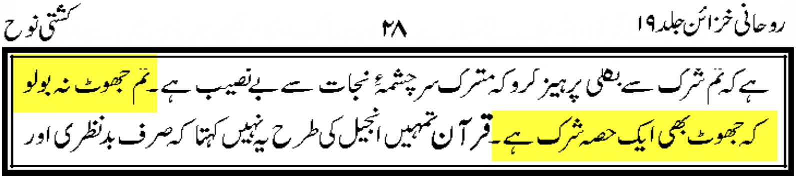
روحانی خزائن جلد ۱۹ ۲۸ کشتی نوح

ہے کہ تم شرک سے بکلی پرہیز کرو کہ مشرک سرچشمۂ نجات سے بے نصیب ہے۔ تم جھوٹ نہ بولو
کہ جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے۔ قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ صرف بدنظری اور

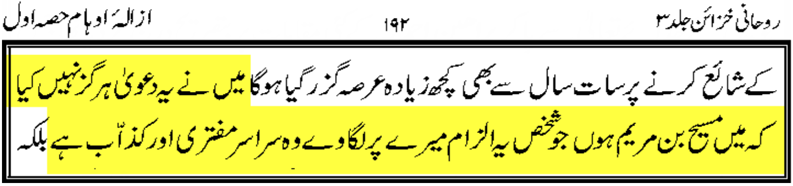
روحانی خزائن جلد ۳ ۱۹۲ ازالۂ اوہام حصہ اول

کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا
کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذّاب ہے بلکہ

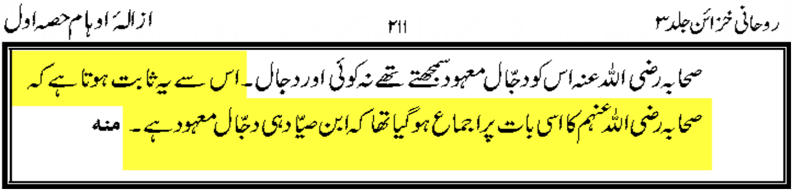
روحانی خزائن جلد ۳ ۲۱۱ ازالۂ اوہام حصہ اول

صحابہ رضی اللہ عنہ اس کو دجّال معہود سمجھتے تھے نہ کوئی اور دجال۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ
صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی بات پر اجماع ہو گیا تھا کہ ابن صیاد ہی دجّال معہود ہے۔ منه

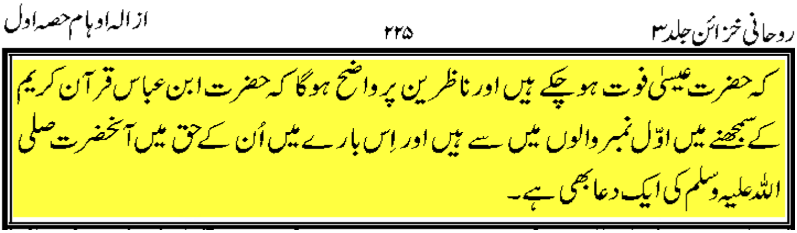
روحانی خزائن جلد ۳ ۲۲۵ ازالہ اوہام حصہ اول

کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور ناظرین پر واضح ہو گا کہ حضرت ابن عباس قرآن کریم
کے سمجھنے میں اوّل نمبر والوں میں سے ہیں اور اِس بارے میں اُن کے حق میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا بھی ہے۔

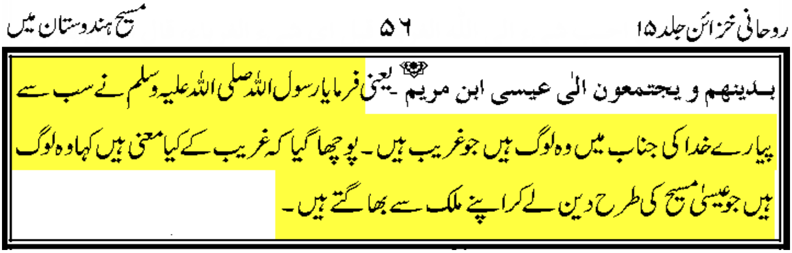
روحانی خزائن جلد ۱۵ ۵۶ مسیح ہندوستان میں

بدینهم و یجتمعون الی عیسی ابن مریم ۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے
پیارے خدا کی جناب میں وہ لوگ ہیں جو غریب ہیں۔ پوچھا گیا کہ غریب کے کیا معنی ہیں کہا وہ لوگ
ہیں جو عیسیٰ مسیح کی طرح دین لے کر اپنے ملک سے بھاگتے ہیں۔

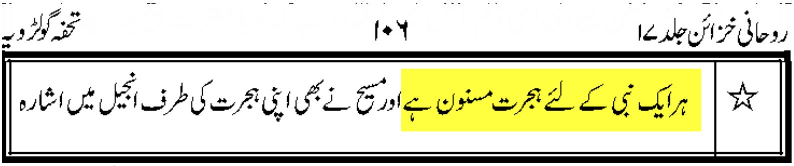

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۱۰۶ تحفہ گولڑویہ

☆ ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے اور مسیح نے بھی اپنی ہجرت کی طرف انجیل میں اشارہ

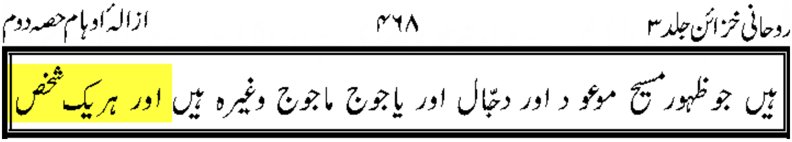

روحانی خزائن جلد ۳ ۴۶۸ ازالہ اوہام حصہ دوم

ہیں جو ظہور مسیح موعود اور دجّال اور یاجوج ماجوج وغیرہ ہیں اور ہر یک شخص

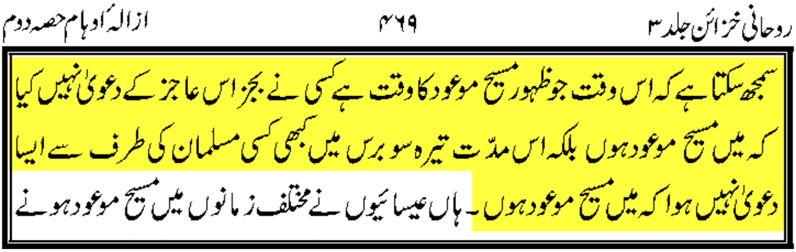

روحانی خزائن جلد ۳ ۴۶۹ ازالہ اوہام حصہ دوم

سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا
کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اس مدّت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا
دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ ہاں عیسائیوں نے مختلف زمانوں میں مسیح موعود ہونے

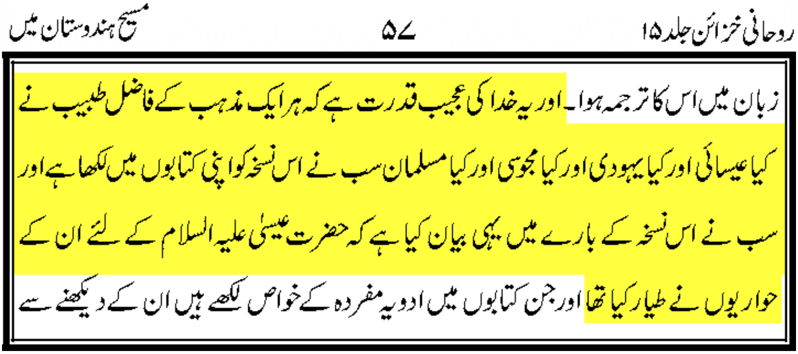

روحانی خزائن جلد ۱۵ ۵۷ مسیح ہندوستان میں

زبان میں اس کا ترجمہ ہوا۔ اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے
کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور
سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے
حواریوں نے طیار کیا تھا اور جن کتابوں میں ادویہ مفردہ کے خواص لکھے ہیں ان کے دیکھنے سے

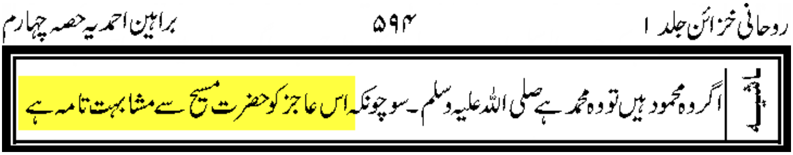

روحانی خزائن جلد ۱ ۵۹۴ براہین احمدیہ حصہ چہارم

اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے

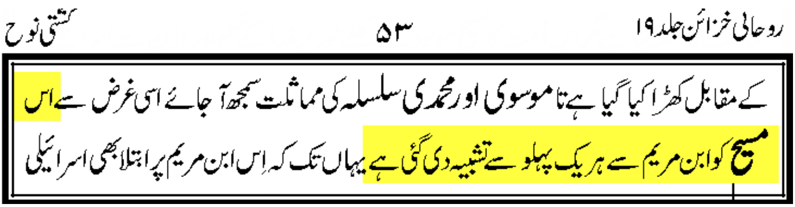

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۵۳ کشتی نوح

کے مقابل کھڑا کیا گیا ہے تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجھ آ جائے اسی غرض سے اس
مسیح کو ابن مریم سے ہر یک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے یہاں تک کہ اس ابن مریم پر ابتلا بھی اسرائیلی

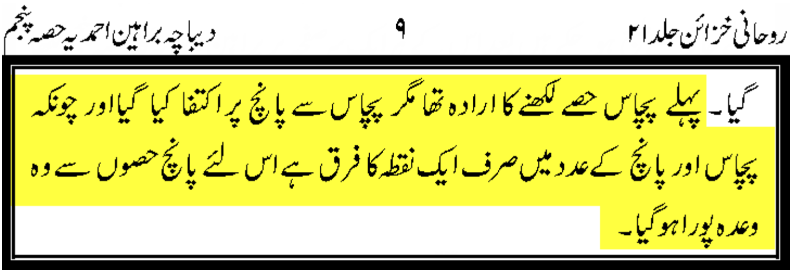

روحانی خزائن جلد ۲۱ ۹ دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

گیا۔ پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

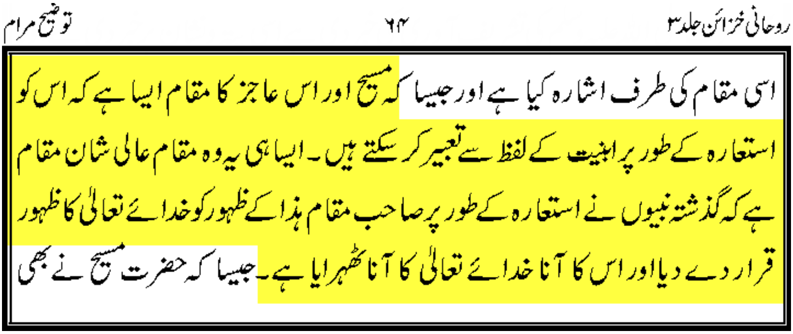

روحانی خزائن جلد ۳ ۶۴ توضیح مرام

اسی مقام کی طرف اشارہ کیا ہے اور جیسا کہ مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی یہ وہ مقام عالی شان مقام ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب مقام ہذا کے ظہور کو خدائے تعالیٰ کا ظہور قرار دے دیا اور اس کا آنا خدائے تعالیٰ کا آنا ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح نے بھی

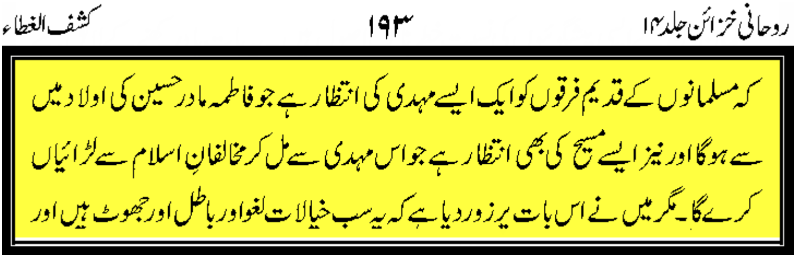

روحانی خزائن جلد ۱۴ ۱۹۳ کشف الغطاء

کہ مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظار ہے جو فاطمہ مادر حسین کی اولاد میں سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظار ہے جو اس مہدی سے مل کر مخالفانِ اسلام سے لڑائیاں کرے گا۔ مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں اور

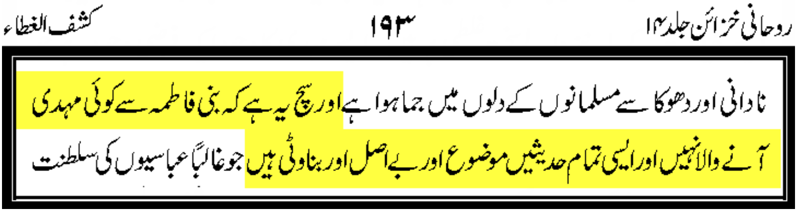

روحانی خزائن جلد ۱۴ ۱۹۳ کشف الغطاء

نادانی اور دھوکا سے مسلمانوں کے دلوں میں جما ہوا ہے اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں جو غالباً عباسیوں کی سلطنت

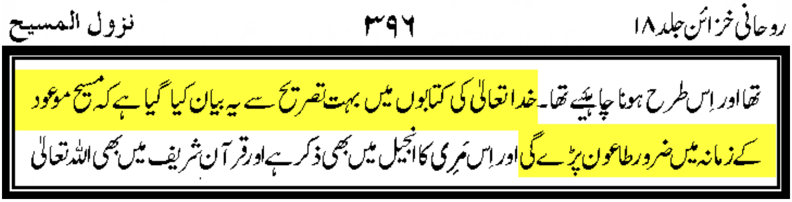

روحانی خزائن جلد ۱۸ ۳۹۶ نزول المسیح

تھا اور اس طرح ہونا چاہیئے تھا۔ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں بہت تصریح سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ضرور طاعون پڑے گی اور اِس مَری کا انجیل میں بھی ذکر ہے اور قرآن شریف میں بھی اللہ تعالیٰ

روحانی خزائن جلد۱۸ ۳۹۷ نزول المسیح

ہونا اور ملک میں طاعون پھیلنا مہدی معہود کا ایک **معجزہ** ہوگا۔ پس بلاشبہ یہ امر تواتر کے درجہ پر پہنچ چکا ہے
کہ مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے وقت میں اور اس کی توجہ اور دُعا سے ملک
میں طاعون پھیلے گی آسمان اس کے لئے چاند اور سُورج کو **رمضان** میں تاریک کرے گا اور زمین اُس کے

روحانی خزائن جلد۱۸ ۳۹۷ نزول المسیح

لوگ سوچیں گے کہ کیوں یہ آفتیں ہم پر پڑ گئیں اور سعیدوں کا راہ دِکھلایا جائے گا۔ غرض عام موتوں کا پڑنا
مسیح موعود کی علامات خاصہ میں سے ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام گواہی دیتے آئے ہیں۔

روحانی خزائن جلد۱۸ ۳۸۳ نزول المسیح

گذشتہ کی طرح ہوں گے اور نیز مغضوب علیہم بھی یعنی یہودی ہوں گے غرض تمام نبیوں کے
نزدیک زمانہ یاجوج وماجوج زمان الرجعت کہلاتا ہے یعنی رَجعت برُوزی نہ رجعت

روحانی خزائن جلد۱۷ ۱۳۶ تحفہ گولڑویہ

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ [1] سے خود اس حدیث کو مرفوع متصل بنا دیا۔ سو بلاشبہ قرآنی
شہادت سے اب یہ حدیث مرفوع متصلؔ ہے۔ کیونکہ قرآن ایسی تمام پیشگوئیوں کا جو کمال

روحانی خزائن جلد۲۳ ۱۶۸ چشمہ معرفت

سب قدیم ہیں حادث نہیں ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی
طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے نہ شخصی طور پر یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے ایک نوع کے بعد
دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن شریف

روحانی خزائن جلد۲۳ ۳۳۱ چشمہ معرفت

✻ فارس کے لفظ پر خدا تعالیٰ نے الف لام لگا دیا ہے جو موجودہ نحو کے قاعدہ کے رُو سے صرف فارس چاہیئے تھا۔ خدا کا
کلام انسانی نحو سے ہر ایک جگہ موافق نہیں ہوتا ایسے الفاظ اور فقرات اور ضمائر جو انسانی نحو سے مخالف ہیں قرآن شریف
میں بھی پائے جاتے ہیں۔ منه

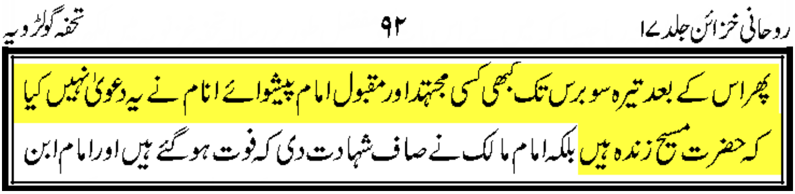

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۹۲ تحفہ گولڑویہ

پھر اس کے بعد تیرہ سو برس تک کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا
کہ حضرت مسیح زندہ ہیں بلکہ امام مالک نے صاف شہادت دی کہ فوت ہو گئے ہیں اور امام ابن

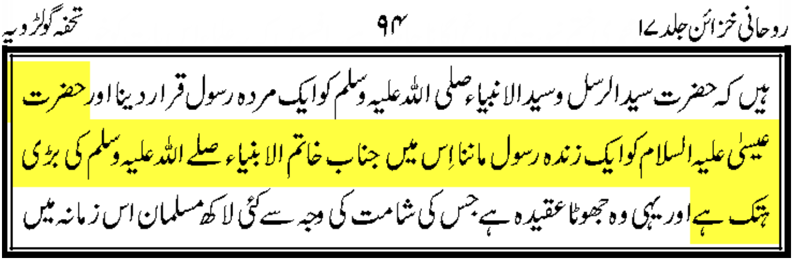

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۹۴ تحفہ گولڑویہ

ہیں کہ حضرت سید الرسل و سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مردہ رسول قرار دینا اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا اس میں جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی
ہتک ہے اور یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں

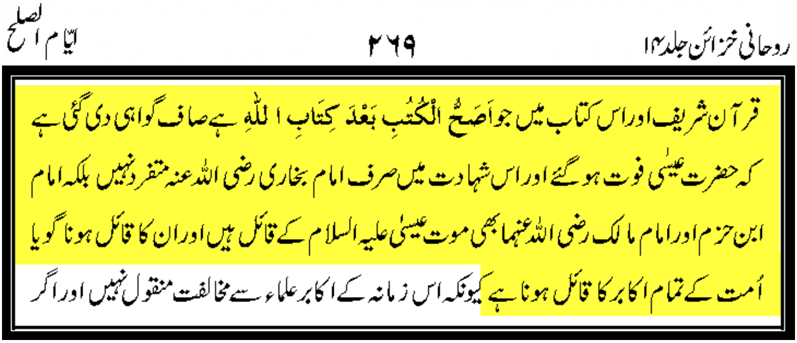

روحانی خزائن جلد ۱۴ ۲۶۹ ایّام الصلح

قرآن شریف اور اس کتاب میں جو اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ ہے صاف گواہی دی گئی ہے
کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے اور اس شہادت میں صرف امام بخاری رضی اللہ عنہ متفرد نہیں بلکہ امام
ابن حزم اور امام مالک رضی اللہ عنہما بھی موت عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں اور ان کا قائل ہونا گویا
اُمت کے تمام اکابر کا قائل ہونا ہے کیونکہ اس زمانہ کے اکابر علماء سے مخالفت منقول نہیں اور اگر

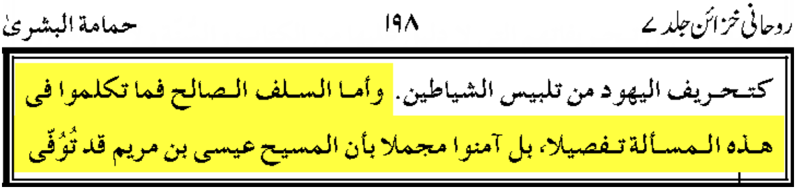

روحانی خزائن جلد ۷ ۱۹۸ حمامة البشریٰ

كتحريف اليهود من تلبيس الشياطين. وأما السلف الصالح فما تكلموا في
هذه المسألة تفصيلا، بل آمنوا مجملا بأن المسيح عيسى بن مريم قد تُوُفّي

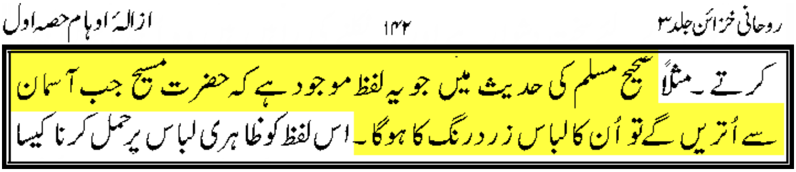

روحانی خزائن جلد ۳ ۱۴۲ ازالۂ اوہام حصہ اول

کرتے۔ مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان
سے اُتریں گے تو اُن کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا کیسا

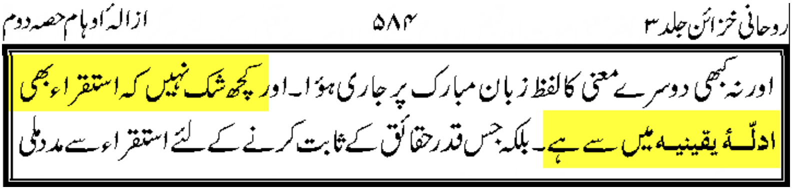

روحانی خزائن جلد ۳ ۵۸۴ ازالۂ اوہام حصہ دوم

اور نہ کبھی دوسرے معنی کا لفظ زبان مبارک پر جاری ہوا۔ اور کچھ شک نہیں کہ استقراء بھی
ادلّۂ یقینیہ میں سے ہے۔ بلکہ جس قدر حقائق کے ثابت کرنے کے لئے استقراء سے مدد ملی

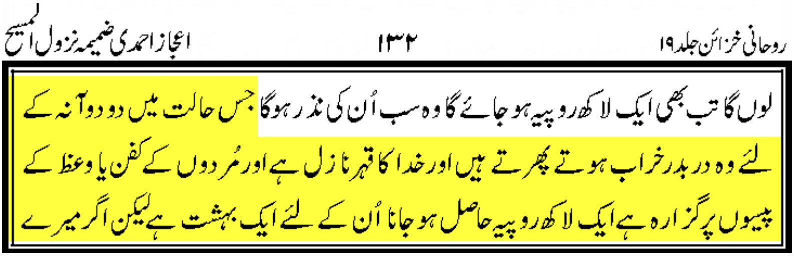

روحانی خزائن جلد ۱۹ ۱۳۲ اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح

لوں گا تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائے گا وہ سب اُن کی نذر ہوگا جس حالت میں دو دو آنہ کے
لئے وہ دربدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مُردوں کے کفن یا وعظ کے
پیسوں پر گزارہ ہے ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا اُن کے لئے ایک بہشت ہے لیکن اگر میرے

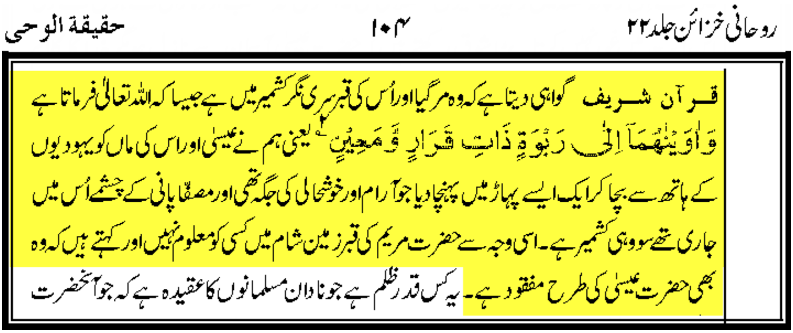

روحانی خزائن جلد ۲۲ ۱۰۴ حقیقۃ الوحی

قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ مرگیا اور اُس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ[2] یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں
کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفّا پانی کے چشمے اُس میں
جاری تھے سو وہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں اور کہتے ہیں کہ وہ
بھی حضرت عیسیٰ کی طرح مفقود ہے۔ یہ کس قدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جو آنحضرت

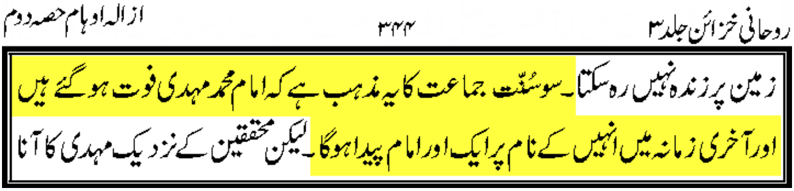

روحانی خزائن جلد ۳ ۳۴۴ ازالہ اوہام حصہ دوم

زمین پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ سو سُنّت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں
اور آخری زمانہ میں انہیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا۔ لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا

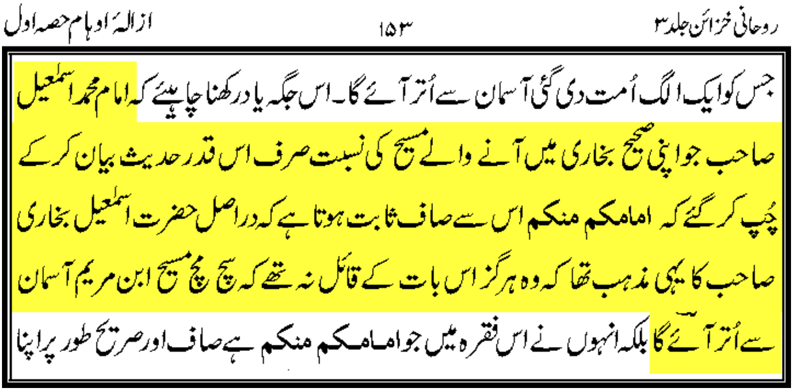

روحانی خزائن جلد ۳ ۱۵۳ ازالۂ اوہام حصہ اول

جس کو ایک الگ اُمت دی گئی آسمان سے اُتر آئے گا۔ اس جگہ یاد رکھنا چاہیئے کہ امام محمد اسمٰعیل
صاحب جو اپنی صحیح بخاری میں آنے والے مسیح کی نسبت صرف اس قدر حدیث بیان کر کے
چُپ کر گئے کہ امامکم منکم اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دراصل حضرت اسمٰعیل بخاری
صاحب کا یہی مذہب تھا کہ وہ ہرگز اس بات کے قائل نہ تھے کہ سچ مچ مسیح ابن مریم آسمان
سے اُتر آئے گا بلکہ انہوں نے اس فقرہ میں جو امامکم منکم ہے صاف اور صریح طور پر اپنا

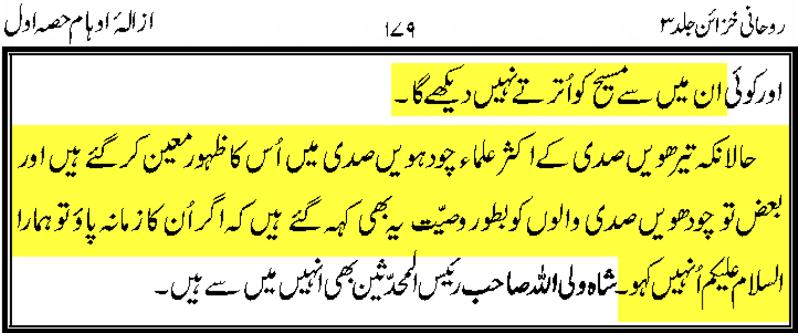

روحانی خزائن جلد۳ ۱۷۹ ازالہ اوہام حصہ اول

اور کوئی ان میں سے مسیح کو اُترتے نہیں دیکھے گا۔

حالانکہ تیرھویں صدی کے اکثر علماء چودھویں صدی میں اُس کا ظہور معین کر گئے ہیں اور بعض تو چودھویں صدی والوں کو بطور وصیّت یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ اگر اُن کا زمانہ پاؤ تو ہمارا السلام علیکم اُنہیں کہو۔ شاہ ولی اللہ صاحب رئیس المحدثین بھی انہیں میں سے ہیں۔

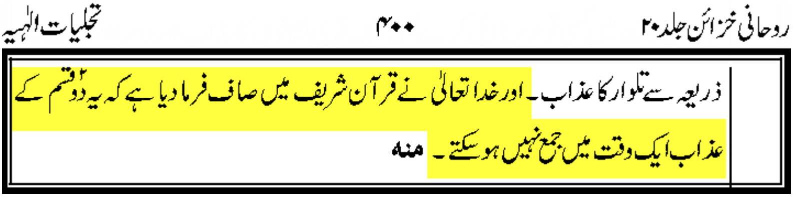

روحانی خزائن جلد۲۰ ۴۰۰ تجلیات الٰہیہ

ذریعہ سے تلوار کا عذاب۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرما دیا ہے کہ یہ دوؔ قسم کے عذاب ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے۔ منه

سوشل میڈیا کے مجاہدین ختم نبوت کے نام پیغام

فیس بک پر ہمارا مشہور گروپ جس کا نام ” قادیانی مناظرہ “ ہے اس کو خود بھی جوائن کریں اور اپنے دیگر فیس بک دوستوں کو بھی اس گروپ سے متعارف کروائیں اور اپنے فرینڈز کو اس گروپ میں ایڈ کریں اور ہمارے ختم نبوت فورم پر بھی رکنیت اختیار فرمائیں، کوشش کیا کریں کہ ختم نبوت کے حوالہ سے کوئی بھی تحقیق یا خبر آپ کے علم میں ہو اس کو فورم پر پوسٹ کر دیا کریں فورم کے استعمال میں کسی بھی قسم کی پرابلم کی صورت میں منتظم اعلیٰ (راقم) سے رابطہ کریں ان شاء اللہ آپ کو فورم کا طریقہ استعمال سکھایا جائے گا۔ وٹس ایپ پر ہم ہر ماہ ختم نبوت کے نام کا ایک کورس کرواتے ہیں اگر آپ بھی یہ کورس کرنا چاہیں تو آپ وٹس ایپ پر ہمیں جوائن کریں آپ کو کلاس میں شامل کر لیا جائے گا، اور یہی کورس ہماری آفیشل ویب سائٹ ” عالم آن لائن ڈاٹ آرگ “ پر بھی ہوتا ہے اگر آپ موبائل یا وٹس ایپ یوز نہیں کرتے تو آپ ہماری ویب سائٹ پر رجسٹریشن فارم فل کریں اور اس کورس میں شامل ہو جائیں۔

ضمیمہ کتاب

چونکہ یہ کتاب جھوٹ کے اوپر لکھی گئی ہے اور جھوٹ بھی ایسے کہ جو نبی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر باندھے گئے ہیں، ارادہ تو یہی تھا کہ صرف مرزا غلام قادیانی کی بیان کردہ چند جھوٹی احادیث کو ہم اپنی کتاب میں جگہ دیتے لیکن حال ہی میں پنجاب فیصل آباد سے ایک کتاب چھپی ہے جس کا نام ہے" وارثِ فقر" اس کتاب کو صوفی مسعود احمد صدیقی لاثانی سرکار صاحب نے تحریر کیا ہے ویسے تو یہ کتاب صوفیانہ رنگ میں لکھی گئی ہے مگر اس کتاب کے ابتداء میں ہمیں کچھ عبارات ایسی دکھائی دی ہیں جس پر ہمیں اشکال واقع ہوا ہے میں نے ذاتی طور پر سرچ کی مگر مجھے ان کی بیان کردہ اکثر احادیث نہیں ملیں میں اس کتاب میں ان چند احادیث کو یہاں ذکر کرتا ہوں اگر کسی صاحب علم کے پاس ان کا کوئی حوالہ مل جائے تو مجھے ضرور بتائیے گا تاکہ کتاب کی آئندہ اشاعت میں وضاحت پیش کر دی جائے، یاد رہے کہ یہ چند حوالہ جات میں یہاں ذکر کر رہا اس قسم کی سینکڑوں باتیں ہمیں کتاب میں نظر آئیں ہیں جن کو کتاب کی طوالت کے پیش نظر چھوڑا جا رہا ہے ہوسکتا ہے بعد ازیں اس کتاب وارث فقر پر مفصل تجزیہ پیش کیا جائے ۔ جواب دینے والے صاحبان خالص علمی جواب دیں یہ نہ ہو کہ سب وشتم پر بات ختم ہو ۔ میں یہاں صرف اصل کتاب کے صفحات لگا رہا ہوں اور عبارتوں کو ہائی لائٹ کر دیا گیا ہے ۔

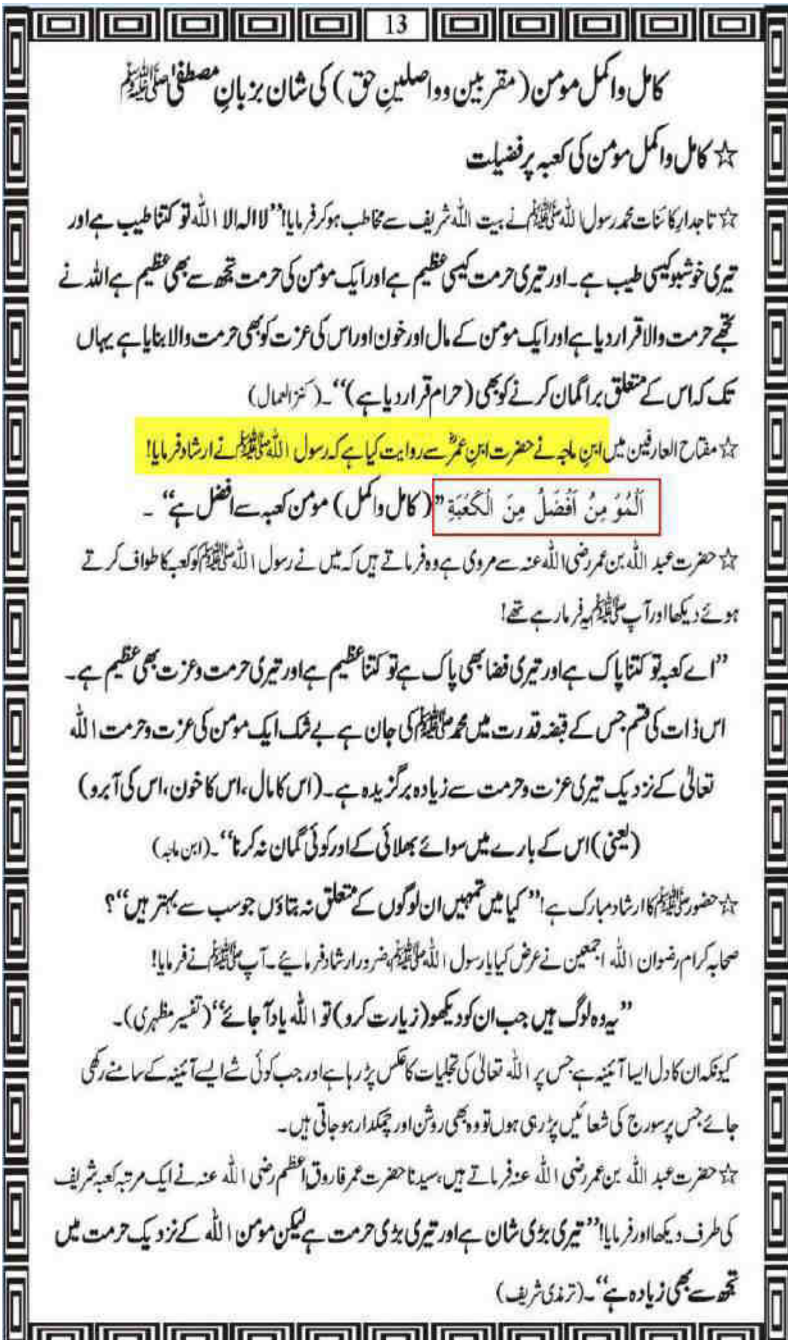

کامل واکمل مومن (مقربین وواصلینِ حق) کی شان بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

☆ کامل واکمل مومن کی کعبہ پر فضیلت

☆ تاجدارِ کائنات محمد رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف سے مخاطب ہوکر فرمایا! "لا الٰہ الا اللہ تو کتنا طیب ہے اور تیری خوشبو کیسی طیب ہے۔ اور تیری حرمت کیسی عظیم ہے اور ایک مومن کی حرمت تجھ سے بھی عظیم ہے اللہ نے تجھے حرمت والا قرار دیا ہے اور ایک مومن کے مال اور خون اور اس کی عزت کو بھی حرمت والا بنایا ہے یہاں تک کہ اس کے متعلق برا گمان کرنے کو بھی (حرام قرار دیا ہے)"۔ (کنز العمال)

☆ مفتاح العارفین میں ابنِ ماجہ نے حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

اَلْمُؤمِنُ اَفْضَلُ مِنَ الْكَعْبَةِ "(کامل واکمل) مومن کعبہ سے افضل ہے"۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے!

"اے کعبہ تو کتنا پاک ہے اور تیری فضا بھی پاک ہے تو کتنا عظیم ہے اور تیری حرمت وعزت بھی عظیم ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے بے شک ایک مومن کی عزت وحرمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری عزت وحرمت سے زیادہ برگزیدہ ہے۔ (اس کا مال، اس کا خون، اس کی آبرو (یعنی) اس کے بارے میں سوائے بھلائی کے اور کوئی گمان نہ کرنا"۔ (ابن ماجہ)

☆ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے! "کیا میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں جو سب سے بہتر ہیں"؟

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ضرور ارشاد فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا!

"یہ وہ لوگ ہیں جب ان کو دیکھو (زیارت کرو) تو اللہ یاد آجائے" (تفسیر مظہری)۔

کیونکہ ان کا دل ایسا آئینہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا عکس پڑ رہا ہے اور جب کوئی شے ایسے آئینہ کے سامنے رکھی جائے جس پر سورج کی شعائیں پڑ رہی ہوں تو وہ بھی روشن اور چمکدار ہو جاتی ہیں۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ کعبہ شریف کی طرف دیکھا اور فرمایا! "تیری بڑی شان ہے اور تیری بڑی حرمت ہے لیکن مومن اللہ کے نزدیک حرمت میں تجھ سے بھی زیادہ ہے"۔ (ترمذی شریف)

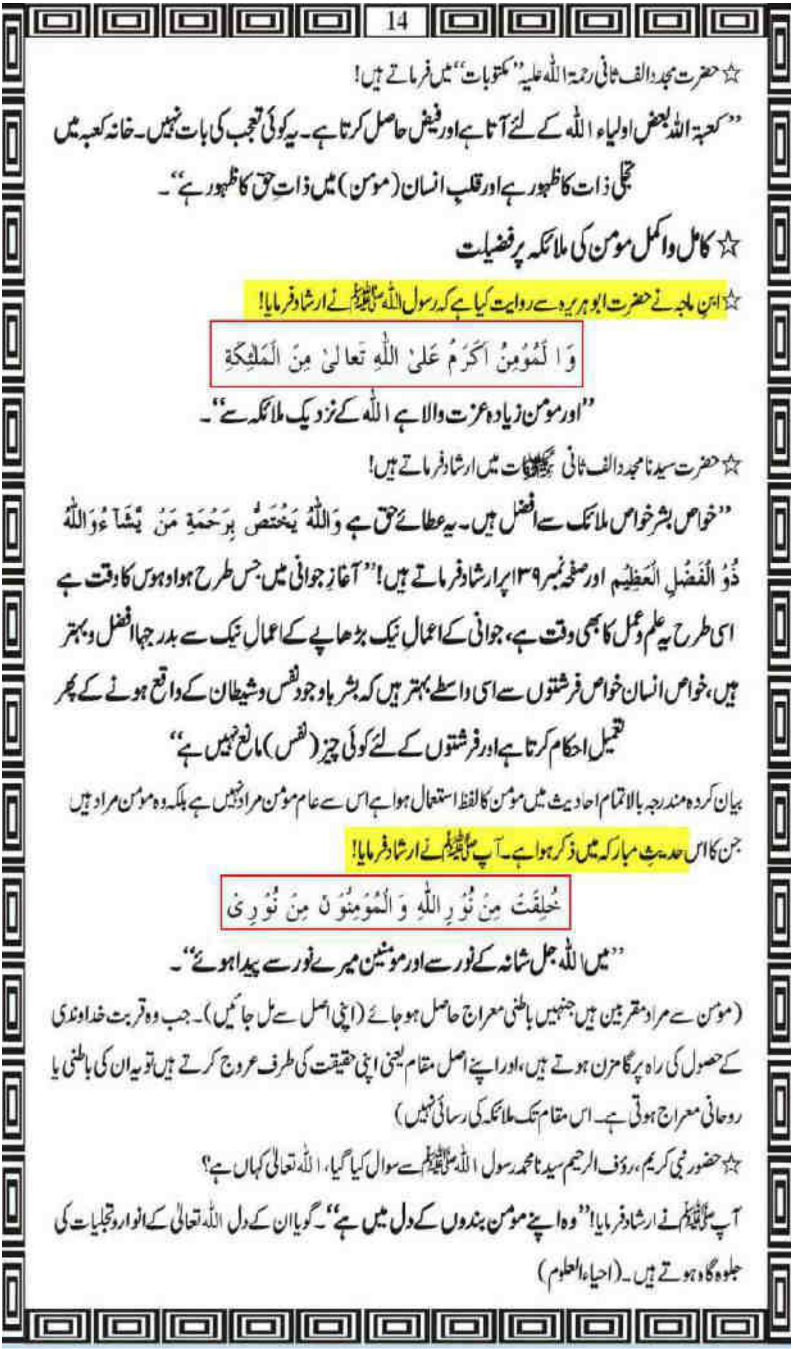

☆ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ "مکتوبات" میں فرماتے ہیں!

"کعبۃ اللہ بعض اولیاء اللہ کے لئے آتا ہے اور فیض حاصل کرتا ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ خانہ کعبہ میں تجلی ذات کا ظہور ہے اور قلبِ انسان (مومن) میں ذاتِ حق کا ظہور ہے"۔

☆ کامل واکمل مومن کی ملائکہ پر فضیلت

☆ ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

وَ الْمُؤمِنُ اَکْرَمُ عَلیٰ اللّٰہِ تعالیٰ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ

"اور مومن زیادہ عزت والا ہے اللہ کے نزدیک ملائکہ سے"۔

☆ حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات میں ارشاد فرماتے ہیں!

"خواص بشر خواص ملائک سے افضل ہیں۔ یہ عطائے حق ہے وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَۃِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوْ الْفَضْلِ الْعَظِیْم اور صفحہ نمبر ۱۳۹ پر ارشاد فرماتے ہیں!" آغازِ جوانی میں جس طرح ہوا و ہوس کا وقت ہے اسی طرح یہ علم و عمل کا بھی وقت ہے، جوانی کے اعمالِ نیک بڑھاپے کے اعمالِ نیک سے بدرجہا افضل و بہتر ہیں، خواص انسان خواص فرشتوں سے اسی واسطے بہتر ہیں کہ بشر باوجود نفس و شیطان کے واقع ہونے کے پھر تعمیل احکام کرتا ہے اور فرشتوں کے لئے کوئی چیز (نفس) مانع نہیں ہے"

بیان کردہ مندرجہ بالا تمام احادیث میں مومن کا لفظ استعمال ہوا ہے اس سے عام مومن مراد نہیں ہے بلکہ وہ مومن مراد ہیں جن کا اس حدیثِ مبارکہ میں ذکر ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ

"میں اللہ جل شانہ کے نور سے اور مومنین میرے نور سے پیدا ہوئے"۔

(مومن سے مراد مقربین ہیں جنہیں باطنی معراج حاصل ہو جائے (اپنی اصل سے مل جائیں)۔ جب وہ قربت خداوندی کے حصول کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں، اور اپنے اصل مقام یعنی اپنی حقیقت کی طرف عروج کرتے ہیں تو یہ ان کی باطنی یا روحانی معراج ہوتی ہے۔ اس مقام تک ملائکہ کی رسائی نہیں)

☆ حضور نبی کریم، رؤف الرحیم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا، اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا!" وہ اپنے مومن بندوں کے دل میں ہے"۔ گویا ان کے دل اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کی جلوہ گاہ ہوتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

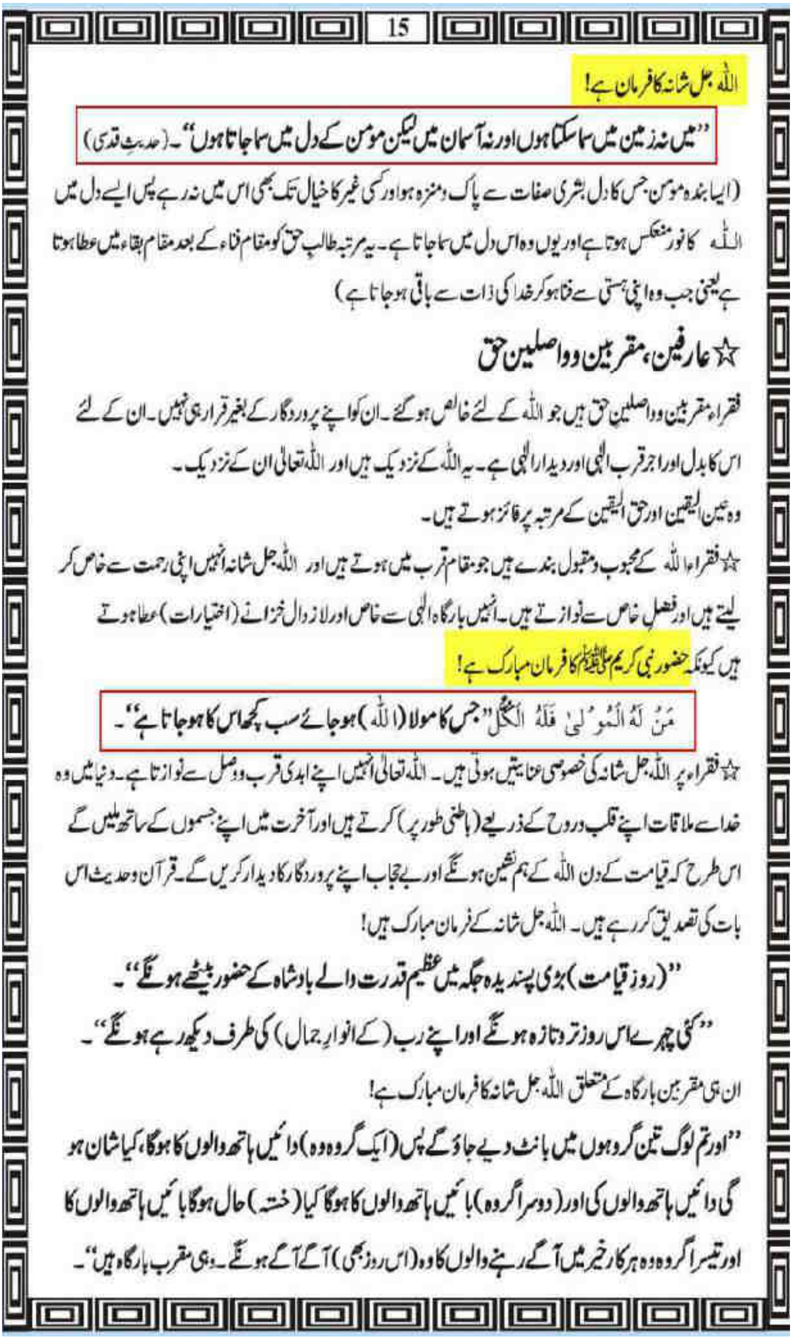

اللہ جل شانہ کا فرمان ہے!

’’میں نہ زمین میں سما سکتا ہوں اور نہ آسمان میں لیکن مومن کے دل میں سما جاتا ہوں‘‘۔ (حدیثِ قدسی)

(ایسا بندہ مومن جس کا دل بشری صفات سے پاک و منزہ ہو اور کسی غیر کا خیال تک بھی اس میں نہ رہے پس ایسے دل میں اللہ کا نور منعکس ہوتا ہے اور یوں وہ اس دل میں سما جاتا ہے۔ یہ مرتبہ طالب حق کو مقام فناء کے بعد مقام بقاء میں عطا ہوتا ہے یعنی جب وہ اپنی ہستی سے فنا ہو کر خدا کی ذات سے باقی ہو جاتا ہے)

☆عارفین، مقربین و واصلین حق

فقراء مقربین و واصلین حق ہیں جو اللہ کے لئے خالص ہو گئے۔ ان کو اپنے پروردگار کے بغیر قرار ہی نہیں۔ ان کے لئے اس کا بدل اور اجر قرب الٰہی اور دیدار الٰہی ہے۔ یہ اللہ کے نزدیک ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے نزدیک۔ وہ عین الیقین اور حق الیقین کے مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں۔

☆فقراء اللہ کے محبوب و مقبول بندے ہیں جو مقام قرب میں ہوتے ہیں اور اللہ جل شانہ انہیں اپنی رحمت سے خاص کر لیتے ہیں اور فضلِ خاص سے نوازتے ہیں۔ انہیں بارگاہ الٰہی سے خاص اور لازوال خزانے (اختیارات) عطا ہوتے ہیں کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے!

مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلّ ’’جس کا مولا (اللہ) ہو جائے سب کچھ اس کا ہو جاتا ہے‘‘۔

☆فقراء پر اللہ جل شانہ کی خصوصی عنایتیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ابدی قرب و وصل سے نوازتا ہے۔ دنیا میں وہ خدا سے ملاقات اپنے قلب و روح کے ذریعے (باطنی طور پر) کرتے ہیں اور آخرت میں اپنے جسموں کے ساتھ ملیں گے اس طرح کہ قیامت کے دن اللہ کے ہم نشین ہونگے اور بے حجاب اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے۔ قرآن و حدیث اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اللہ جل شانہ کے فرمان مبارک ہیں!

’’(روز قیامت) بڑی پسندیدہ جگہ میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور بیٹھے ہونگے‘‘۔

’’کئی چہرے اس روز تر و تازہ ہونگے اور اپنے رب (کے انوارِ جمال) کی طرف دیکھ رہے ہونگے‘‘۔

ان ہی مقربین بارگاہ کے متعلق اللہ جل شانہ کا فرمان مبارک ہے!

’’اور تم لوگ تین گروہوں میں بانٹ دیے جاؤ گے پس (ایک گروہ وہ) دائیں ہاتھ والوں کا ہوگا، کیا شان ہو گی دائیں ہاتھ والوں کی اور (دوسرا گروہ) بائیں ہاتھ والوں کا ہوگا کیا (خستہ) حال ہوگا بائیں ہاتھ والوں کا اور تیسرا گروہ وہ ہر کار خیر میں آگے رہنے والوں کا وہ (اس روز بھی) آگے آگے ہونگے۔ وہی مقرب بارگاہ ہیں‘‘۔

حضور نبی کریم ﷺ نے بھی مقربین حق کو بشارت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا!

”عنقریب تم اپنے رب کو اس طرح (عیاں) دیکھو گے جس طرح اس چودھویں رات کے چاند کو دیکھ رہے ہو“۔

☆ ابنِ عمرؓ سے مروی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا!

”ہر شے کی ایک کنجی ہے اور جنت کی کنجی فقراء، صابرین و صادقین کی محبت ہے۔ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہونگے“۔

☆ حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

”لوگو! سنو اور سمجھو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ لوگ ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید ہیں ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے“

☆ اللہ تعالیٰ جسے جتنا چاہتا ہے، جس انداز سے چاہتا ہے اپنی ذات میں فنائیت اور اپنا قرب و وصل عطا فرماتا ہے۔

فقیر وصل سے کامل ہوتا ہے یعنی واصل ہوئے بغیر فقیر کامل نہیں بن سکتا۔ اس لیے ہر فقیر واصل ہوتا ہے۔

فقیر کا فقر جب تمام ہوتا ہے تو وہ اس وقت اللہ سے واصل ہوتا ہے یعنی فقیر کی کسی وقت اللہ کی ذات میں فنائیت کی ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ اس وقت اس کے باطن میں صرف اللہ ہی ہوتا ہے (اور یہ حالت ہر وقت نہیں رہتی)۔

جسے وصل الٰہی حاصل ہوتا ہے وہ اللہ کیساتھ باقی ہو جاتا ہے یعنی اسے بقاء حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے مراتب بے حد و انتہاء ہیں کیونکہ ذاتِ حق کے اوصاف و کمالات کی کوئی حد نہیں۔ ذات میں فنا کے بعد جو بقاء حاصل ہوتی ہے اس میں بندہ کی ذات خدا کی ذات میں گم ہو جاتی ہے اور وہ، ذاتِ حق میں محو ہو کر لذتِ وصال پاتا ہے۔ اس مرتبہ میں بندہ اپنی ذات سے غائب (دوئی ختم ہو جاتی ہے) اور ذاتِ حق سے حاضر ہو جاتا ہے۔ ذاتِ حق کے ساتھ ایسا وصل، وصال اور یہ ملنا ایسا حال ہے جو زبان سے بیان نہیں ہو سکتا اس کی حقیقت کو وہی جانتا ہے جس کو یہ حاصل ہوا۔

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے!

”مجھے اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقتِ خاص ہے جس میں ملک، مقرب اور نبی مرسل نہیں سماتے“۔

☆ حضور نبی کریم، روف الرحیم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا، اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! **”وہ اپنے مومن بندوں کے دل میں ہے“۔** گویا ان کے دل اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کی جلوہ گاہ ہوتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

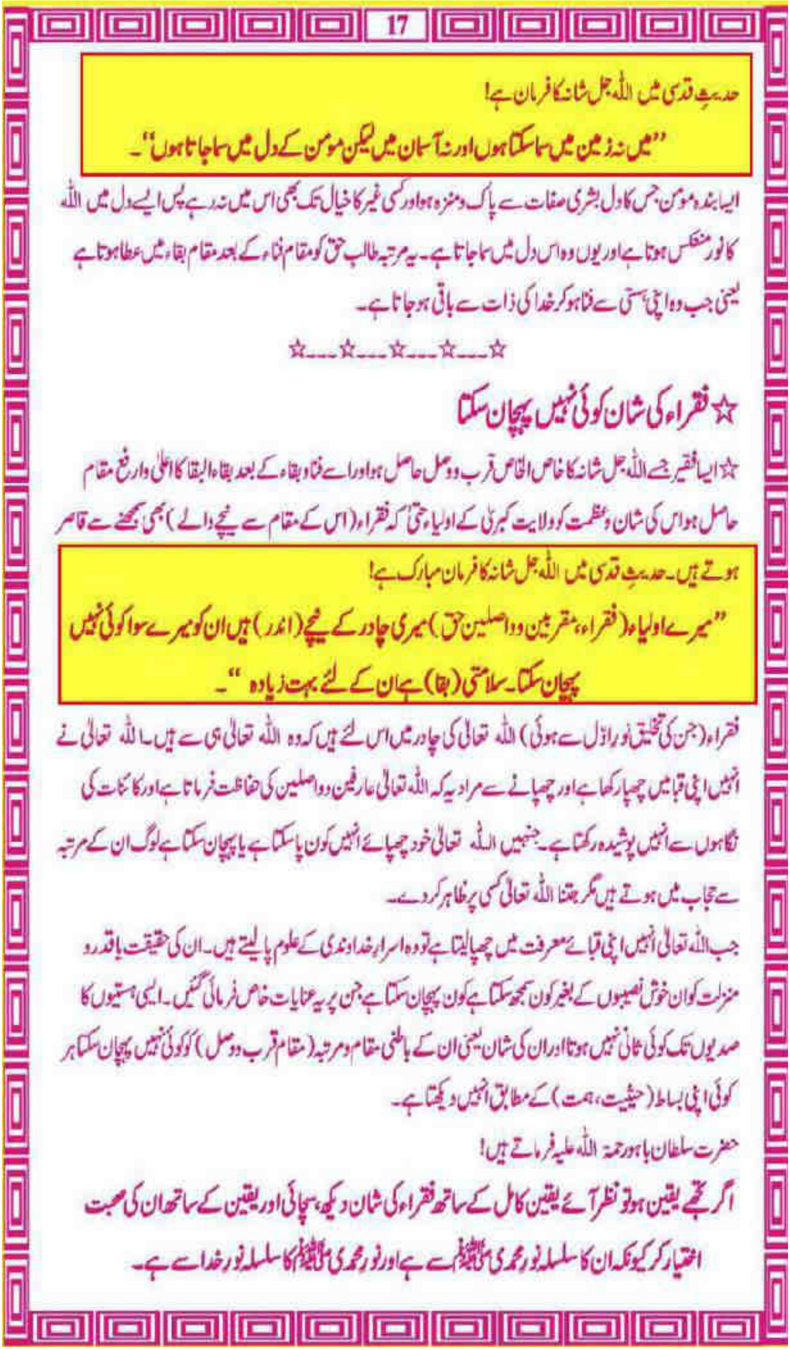

حدیثِ قدسی میں اللہ جل شانہٗ کا فرمان ہے!

"میں نہ زمین میں سما سکتا ہوں اور نہ آسمان میں لیکن مومن کے دل میں سما جاتا ہوں"۔

ایسا بندہ مومن جس کا دل بشری صفات سے پاک و منزہ ہو اور کسی غیر کا خیال تک بھی اس میں نہ رہے پس ایسے دل میں اللہ کا نور منعکس ہوتا ہے اور یوں وہ اس دل میں سما جاتا ہے۔ یہ مرتبہ طالب حق کو مقام فناء کے بعد مقام بقاء میں عطا ہوتا ہے یعنی جب وہ اپنی ہستی سے فنا ہو کر خدا کی ذات سے باقی ہو جاتا ہے۔

☆---☆---☆---☆---☆

☆فقراء کی شان کوئی نہیں پہچان سکتا

☆ایسا فقیر جسے اللہ جل شانہٗ کا خاص الخاص قرب و وصل حاصل ہو اور اسے فنا و بقاء کے بعد بقاء البقا کا اعلیٰ و ارفع مقام حاصل ہو اس کی شان و عظمت کو ولایت کبریٰ کے اولیاء حتیٰ کہ فقراء (اس کے مقام سے نیچے والے) بھی سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ حدیثِ قدسی میں اللہ جل شانہٗ کا فرمان مبارک ہے!

"میرے اولیاء (فقراء، مقربین و واصلین حق) میری چادر کے نیچے (اندر) ہیں ان کو میرے سوا کوئی نہیں پہچان سکتا۔ سلامتی (بقا) ہے ان کے لئے بہت زیادہ "۔

فقراء (جن کی تخلیق نورِ اوّل سے ہوئی) اللہ تعالیٰ کی چادر میں اس لئے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی قبا میں چھپا رکھا ہے اور چھپانے سے مراد یہ کہ اللہ تعالیٰ عارفین و واصلین کی حفاظت فرماتا ہے اور کائنات کی نگاہوں سے انہیں پوشیدہ رکھتا ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ خود چھپائے انہیں کون پا سکتا ہے یا پہچان سکتا ہے لوگ ان کے مرتبہ سے حجاب میں ہوتے ہیں مگر جتنا اللہ تعالیٰ کسی پر ظاہر کردے۔

جب اللہ تعالیٰ انہیں اپنی قبائے معرفت میں چھپا لیتا ہے تو وہ اسرارِ خداوندی کے علوم پا لیتے ہیں۔ ان کی حقیقت یا قدر و منزلت کو ان خوش نصیبوں کے بغیر کون سمجھ سکتا ہے کون پہچان سکتا ہے جن پر یہ عنایات خاص فرمائی گئیں۔ ایسی ہستیوں کا صدیوں تک کوئی ثانی نہیں ہوتا اور ان کی شان یعنی ان کے باطنی مقام و مرتبہ (مقام قرب و وصل) کو کوئی نہیں پہچان سکتا ہر کوئی اپنی بساط (حیثیت، ہمت) کے مطابق انہیں دیکھتا ہے۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

اگر تجھے یقین ہو تو نظر آئے یقین کامل کے ساتھ فقراء کی شان دیکھ، سچائی اور یقین کے ساتھ ان کی صحبت اختیار کر کیونکہ ان کا سلسلہ نورِ محمدی ﷺ سے ہے اور نورِ محمدی ﷺ کا سلسلہ نورِ خدا سے ہے۔

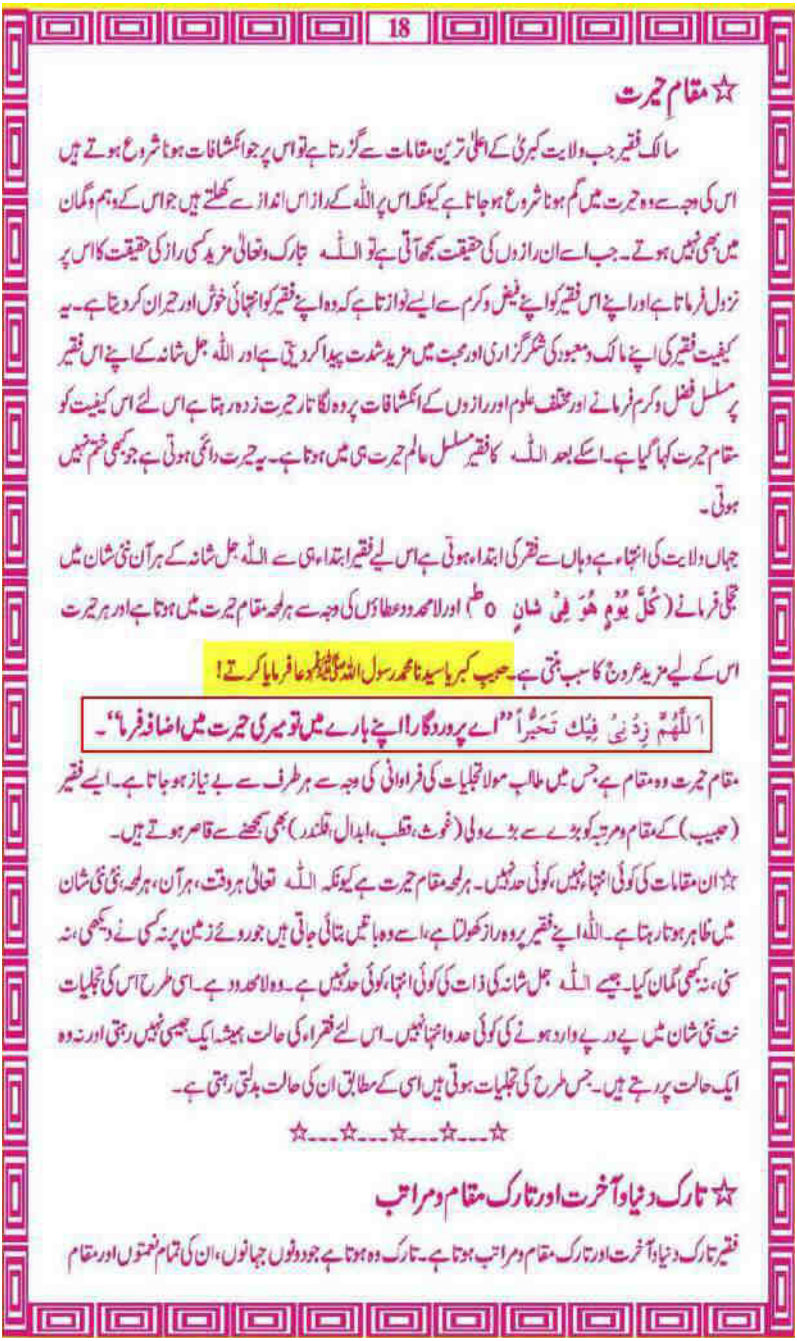

☆مقامِ حیرت

سالک فقیر جب ولایت کبریٰ کے اعلیٰ ترین مقامات سے گزرتا ہے تو اس پر جو انکشافات ہونا شروع ہوتے ہیں اس کی وجہ سے وہ حیرت میں گم ہونا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ اس پر اللہ کے راز اس انداز سے کھلتے ہیں جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتے۔ جب اسے ان رازوں کی حقیقت سمجھ آتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ مزید کسی راز کی حقیقت کا اس پر نزول فرماتا ہے اور اپنے اس فقیر کو اپنے فیض وکرم سے ایسے نوازتا ہے کہ وہ اپنے فقیر کو انتہائی خوش اور حیران کر دیتا ہے۔ یہ کیفیت فقیر کی اپنے مالک ومعبود کی شکر گزاری اور محبت میں مزید شدت پیدا کر دیتی ہے اور اللہ جل شانہ کے اپنے اس فقیر پر مسلسل فضل وکرم فرمانے اور مختلف علوم اور رازوں کے انکشافات پر وہ لگاتار حیرت زدہ رہتا ہے اس لئے اس کیفیت کو مقامِ حیرت کہا گیا ہے۔ اسکے بعد اللہ کا فقیر مسلسل عالمِ حیرت ہی میں ہوتا ہے۔ یہ حیرت دائمی ہوتی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔

جہاں ولایت کی انتہاء ہے وہاں سے فقر کی ابتداء ہوتی ہے اس لیے فقیر ابتداء ہی سے اللہ جل شانہ کے ہر آن نئی شان میں تجلی فرمانے (كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَانٍ ۝ ط) اور لامحدود عطاؤں کی وجہ سے ہر لحظہ مقامِ حیرت میں ہوتا ہے اور ہر حیرت اس کے لیے مزید عروج کا سبب بنتی ہے۔ **حبیبِ کبریا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے!**

اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ فِيْكَ تَحَيُّرًا "اے پروردگار! اپنے بارے میں تو میری حیرت میں اضافہ فرما"۔

مقامِ حیرت وہ مقام ہے جس میں طالبِ مولا تجلیات کی فراوانی کی وجہ سے ہر طرف سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ ایسے فقیر (حبیب) کے مقام ومرتبہ کو بڑے سے بڑے ولی (غوث، قطب، ابدال، قلندر) بھی سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

☆ان مقامات کی کوئی انتہا نہیں، کوئی حد نہیں۔ ہر لحظہ مقامِ حیرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت، ہر آن، ہر لحظہ، نئی نئی شان میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ اللہ اپنے فقیر پر وہ راز کھولتا ہے، اسے وہ باتیں بتائی جاتی ہیں جو روئے زمین پر نہ کسی نے دیکھی، نہ سنی، نہ کبھی گمان کیا۔ جیسے اللہ جل شانہ کی ذات کی کوئی انتہا، کوئی حد نہیں ہے۔ وہ لامحدود ہے۔ اسی طرح اس کی تجلیات نت نئی شان میں پے در پے وارد ہونے کی کوئی حد وانتہا نہیں۔ اس لئے فقراء کی حالت ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی اور نہ وہ ایک حالت پر رہتے ہیں۔ جس طرح کی تجلیات ہوتی ہیں اسی کے مطابق ان کی حالت بدلتی رہتی ہے۔

☆---☆---☆---☆---☆

☆ تارکِ دنیا وآخرت اور تارکِ مقام ومراتب

فقیر تارکِ دنیا وآخرت اور تارکِ مقام ومراتب ہوتا ہے۔ تارک وہ ہوتا ہے جو دونوں جہانوں، ان کی تمام نعمتوں اور مقام

ومراتب کو اللہ کی رضا کی خاطر، اس کی محبت میں چھوڑ چکا ہو۔ یہ وہ بلند مقام ہے جہاں طالب حق اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہر طرف سے بے تعلق ہو جاتا ہے اور اپنے اصل مقام (وہ مقام جس میں اللہ تعالیٰ نے نورِ محمدی سے ارواح کو پیدا فرمایا) کی طرف رجوع کرتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے!

اَلنِّھَا یَتُ ھِیَ الرَّجُوْعُ اِلَی الْبَدَا یَتُ ابتداء کی طرف لوٹنا ہی انتہاء ہے“۔

جس کے سامنے دنیا و آخرت کے خزانے پیش کیے جائیں لیکن وہ سب کچھ خدا کی نذر کر دے۔ وہ دنیا اور آخرت کی نعمتوں اور حور و قصور کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ حتیٰ کہ مقام و مراتب (غوثیت و قطبیت) تک بھی ذاتِ حق تعالیٰ کے قرب و دیدار کی خاطر قربان کر دیتا ہے۔ کیونکہ دوستی حرص و ہوس کو ترک کر دینے کا نام ہے ماسوا ذات کے سب کچھ ترک کرنا پڑتا ہے ایسا کیے بغیر ذات کا حقیقی قرب نہیں ملتا۔ فقیر کے لیے کونین کا حصول تو ایک قدم کی بات ہے لیکن اسے نہ اس کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ طلب کیونکہ اس کی طلب تو صرف اللہ ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے!

”جو دنیا کا ارادہ کرتا ہے اس کے لئے دنیا ہے، جو آخرت کا ارادہ کرتا ہے اس کے لئے آخرت ہے اور جو اللہ کا ارادہ کرتا ہے اسے سب کچھ مل جاتا ہے“

یعنی جو خدا کو پا لیتا ہے تمام کائنات اس کے قدموں میں آ جاتی ہے۔ اس لیے فقیر وہ ہے جس کو اللہ کے سوا کسی کی حاجت نہ ہو یعنی صرف طالب حق ہو۔ اسی معنی میں کہا گیا ہے کہ جب فقر اپنی کامل حالت کو پہنچتا ہے تو فقیر سے اللہ کی تجلی ظاہر ہوتی ہے۔ کائنات کی ہر چیز اس (تجلی) کے سامنے جھک جاتی ہے اور اللہ کے عطا کردہ اختیارات و تصرفات کی وجہ سے اس کے حکم کے تابع ہو جاتی ہے اور وہ جو چاہے (حکم الٰہی سے) کر سکتا ہے۔

☆ حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ”انیس الارواح“ کے حوالے سے فرماتے ہیں! **”مرد خدا وہ ہے جو خدا کے علاوہ (باطن میں) کسی کو نظر میں نہ رکھے اور دنیا اور آخرت میں مبتلا نہ ہو جو اس کے پاس ہو اس میں بھی مبتلا نہ رہے اور اگر ایسا ہو جائے، تو وہ اس مرتبے پر فائز ہو جاتا ہے کہ جو کچھ اس کے دوست (محبوب یعنی اللہ) کی ملکیت میں ہے اس بندے کی ملکیت ہو جاتی ہے۔ ایسا شخص نائب حق بن جاتا ہے اور رموزِ جزو کل سے کلی طور پر آگاہ ہو جاتا ہے۔ اس کائنات میں تصرف پر اسے تائید الٰہی حاصل ہو جاتی ہے“۔**

☆---☆---☆---☆---☆

☆ صاحب غِناء (غِناء: بے نیازی، دل کی امیری، جود و سخا)

فقراء صاحب غناء ہیں لیکن اللہ کے محتاج ہیں۔ وہ ذات حق میں مشغول رہتے ہیں۔ ان کی تمام حاجات اپنے رب سے ہیں

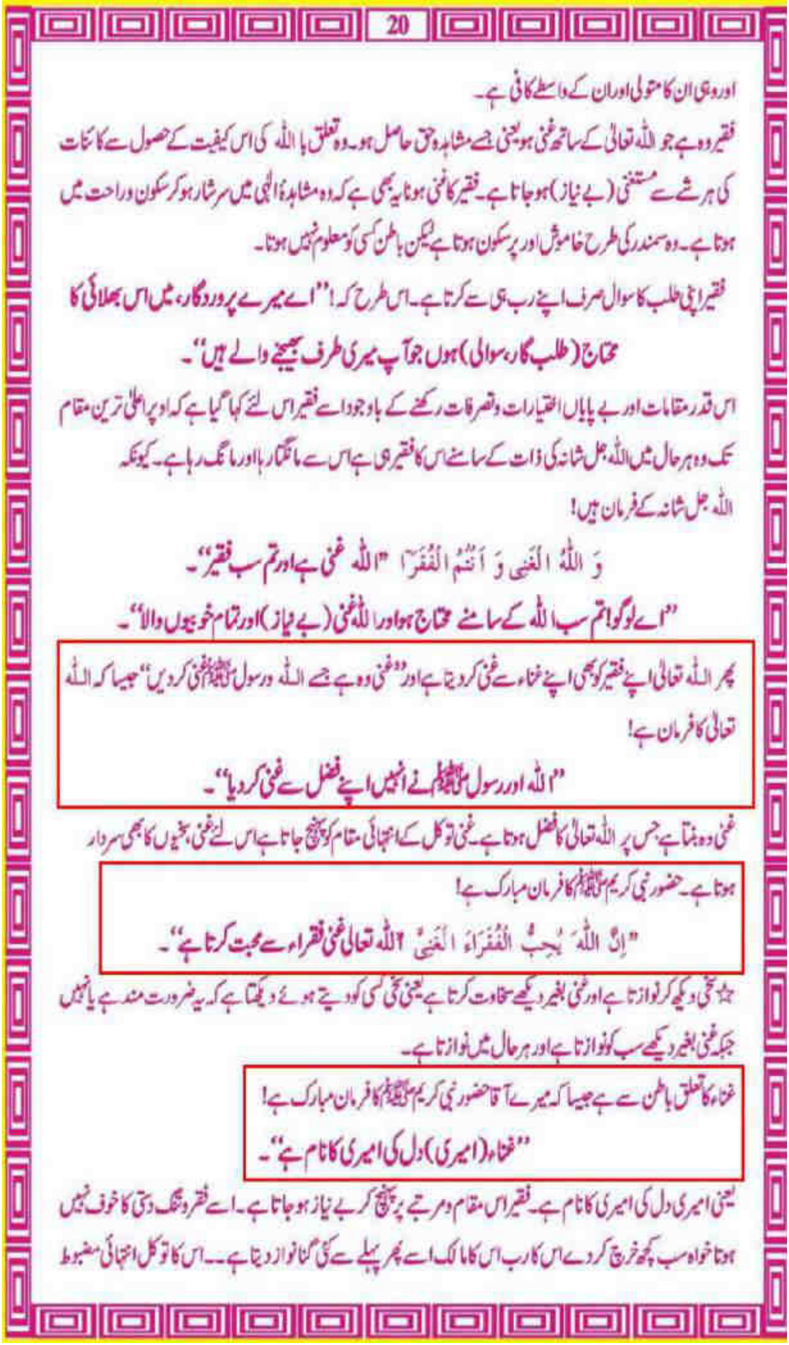

20

اور وہی ان کا متولی اور ان کے واسطے کافی ہے۔

فقیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ غنی ہو یعنی جسے مشاہدہ حق حاصل ہو۔ وہ تعلق باللہ کی اس کیفیت کے حصول سے کائنات کی ہر شے سے مستغنی (بے نیاز) ہو جاتا ہے۔ فقیر کا غنی ہونا یہ بھی ہے کہ وہ مشاہدۂ الٰہی میں سرشار ہو کر سکون و راحت میں ہوتا ہے۔ وہ سمندر کی طرح خاموش اور پر سکون ہوتا ہے لیکن باطن کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔

فقیر اپنی طلب کا سوال صرف اپنے رب ہی سے کرتا ہے۔ اس طرح کہ! "اے میرے پروردگار، میں اس بھلائی کا محتاج (طلب گار، سوالی) ہوں جو آپ میری طرف بھیجنے والے ہیں"۔

اس قدر مقامات اور بے پایاں اختیارات و تصرفات رکھنے کے باوجود اسے فقیر اس لئے کہا گیا ہے کہ اوپر اعلیٰ ترین مقام تک وہ ہر حال میں اللہ جل شانہ کی ذات کے سامنے اس کا فقیر ہی ہے اس سے مانگتا رہا اور مانگ رہا ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ کے فرمان ہیں!

وَ اللّٰہُ الغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الفُقَرَآءُ "اللہ غنی ہے اور تم سب فقیر"۔

"اے لوگو! تم سب اللہ کے سامنے محتاج ہو اور اللہ غنی (بے نیاز) اور تمام خوبیوں والا"۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے فقیر کو بھی اپنے غناء سے غنی کر دیتا ہے اور "غنی وہ ہے جسے اللہ و رسول ﷺ غنی کر دیں" جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے!

"اللہ اور رسول ﷺ نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا"۔

غنی وہ بنتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ غنی توکل کے انتہائی مقام کو پہنچ جاتا ہے اس لئے غنی، سخیوں کا بھی سردار ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے!

"اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الفُقَرَاءَ الغَنِیَّ" اللہ تعالیٰ غنی فقراء سے محبت کرتا ہے"۔

☆ سخی دیکھ کر نوازتا ہے اور غنی بغیر دیکھے سخاوت کرتا ہے یعنی سخی کسی کو دیتے ہوئے دیکھتا ہے کہ یہ ضرورت مند ہے یا نہیں جبکہ غنی بغیر دیکھے سب کو نوازتا ہے اور ہر حال میں نوازتا ہے۔

غناء کا تعلق باطن سے ہے جیسا کہ میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے!

"غناء (امیری) دل کی امیری کا نام ہے"۔

یعنی امیری دل کی امیری کا نام ہے۔ فقیر اس مقام و مرتبے پر پہنچ کر بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اسے فقر و تنگ دستی کا خوف نہیں ہوتا خواہ سب کچھ خرچ کر دے اس کا رب اس کا مالک اسے پھر پہلے سے کئی گنا نواز دیتا ہے۔۔ اس کا توکل انتہائی مضبوط

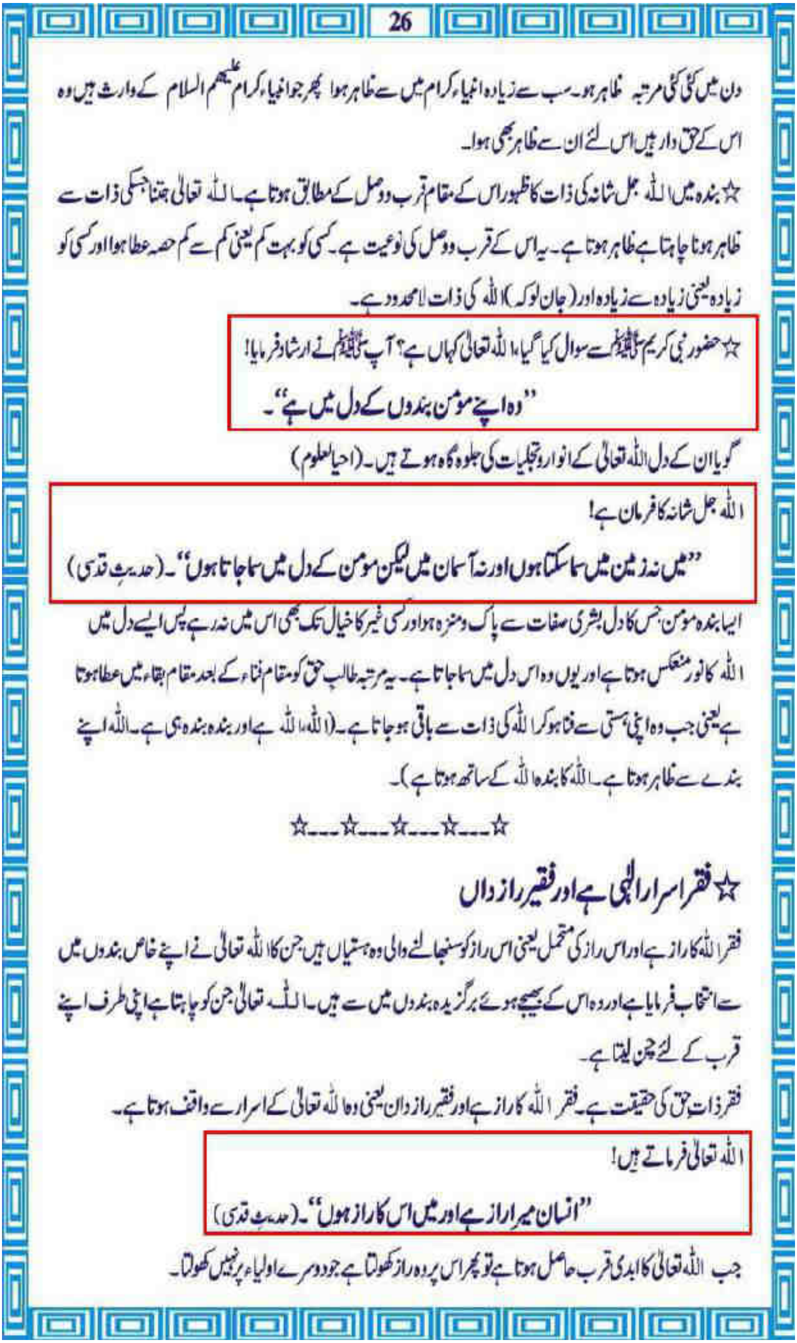

دن میں کئی کئی مرتبہ ظاہر ہو۔ سب سے زیادہ انبیاء کرام میں سے ظاہر ہوا پھر جو انبیاء کرام علیھم السلام کے وارث ہیں وہ اس کے حق دار ہیں اس لئے ان سے ظاہر بھی ہوا۔

☆ بندہ میں اللہ جل شانہ کی ذات کا ظہور اس کے مقام قرب و وصل کے مطابق ہوتا ہے۔ اللہ تعالی جتنا جسکی ذات سے ظاہر ہونا چاہتا ہے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ اس کے قرب و وصل کی نوعیت ہے۔ کسی کو بہت کم یعنی کم سے کم حصہ عطا ہوا اور کسی کو زیادہ یعنی زیادہ سے زیادہ اور (جان لو کہ) اللہ کی ذات لامحدود ہے۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا، اللہ تعالی کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

''وہ اپنے مومن بندوں کے دل میں ہے''۔

گویا ان کے دل اللہ تعالی کے انوار و تجلیات کی جلوہ گاہ ہوتے ہیں۔ (احیاالعلوم)

اللہ جل شانہ کا فرمان ہے!

''میں نہ زمین میں سما سکتا ہوں اور نہ آسمان میں لیکن مومن کے دل میں سما جاتا ہوں''۔ (حدیث قدسی)

ایسا بندہ مومن جس کا دل بشری صفات سے پاک و منزہ ہو اور کسی غیر کا خیال تک بھی اس میں نہ رہے پس ایسے دل میں اللہ کا نور منعکس ہوتا ہے اور یوں وہ اس دل میں سما جاتا ہے۔ یہ مرتبہ طالب حق کو مقام فناء کے بعد مقام بقاء میں عطا ہوتا ہے یعنی جب وہ اپنی ہستی سے فنا ہو کر اللہ کی ذات سے باقی ہو جاتا ہے۔ (اللہ، اللہ ہے اور بندہ بندہ ہی ہے۔ اللہ اپنے بندے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ کا بندہ اللہ کے ساتھ ہوتا ہے)۔

☆---☆---☆---☆---☆

☆ فقر اسرار الٰہی ہے اور فقیر راز داں

فقر اللہ کا راز ہے اور اس راز کی متحمل یعنی اس راز کو سنبھالنے والی وہ ہستیاں ہیں جن کا اللہ تعالی نے اپنے خاص بندوں میں سے انتخاب فرمایا ہے اور وہ اس کے بھیجے ہوئے برگزیدہ بندوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالی جن کو چاہتا ہے اپنی طرف اپنے قرب کے لئے چن لیتا ہے۔

فقر ذات حق کی حقیقت ہے۔ فقر اللہ کا راز ہے اور فقیر راز دان یعنی وہ اللہ تعالی کے اسرار سے واقف ہوتا ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں!

''انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں''۔ (حدیث قدسی)

جب اللہ تعالی کا ابدی قرب حاصل ہوتا ہے تو پھر اس پر وہ راز کھولتا ہے جو دوسرے اولیاء پر نہیں کھولتا۔

حدیثِ قدسی ہی میں اللہ جل شانہ کا فرمان ہے!

"بے شک علم باطن میرے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ میں نے اس راز کو اپنے بندے کے دل میں رکھ چھوڑا ہے۔ اس پر میرے سوا کوئی واقف نہیں ہو سکتا"۔ (سرالاسرار)

اللہ تعالیٰ فقیر کو اپنا رازدان (ہمراز) بنا کر اس سے ہم کلام ہوتا ہے، اس کا دل اسرار الٰہی کا خزانہ بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنا مقربِ خاص بنا لیتا ہے۔ اس طرح وہ اللہ کے امینوں اور گواہوں میں سے ہو جاتا ہے۔

☆ جب فقیر تمام عالمین سے گزر کر اپنے اصل مقام پر پہنچتا ہے تو اس کا سینہ اسرار الٰہی کا خزینہ بن جاتا ہے۔

☆ رازدان وہ ہوتا ہے جو بہت ہی خاص ہو، جو کلام (راز) اللہ اپنے دوسرے اولیاء پر ظاہر نہیں کرتا وہ اپنے ایسے محبوبوں پر ظاہر فرماتا ہے۔ دوستوں (اولیاء) اور محبوبوں میں فرق ہے۔ اولیاء میں محبوب خاص ہیں اور محبوبوں میں حبیب خاص الخاص ہیں۔ جو راز اور معرفت اللہ جل شانہ نے اپنے حبیبوں کو عطا فرمائے وہ محبوبوں کو بھی حاصل نہیں۔

اس مقام و مرتبہ پر وہ وارثِ نبی اللہ کے مقام پر فائز کر دیا جاتا ہے۔

☆---☆---☆---☆---☆

☆اللہ جل شانہ سے ہم کلام ہونے والے

اللہ جل شانہ فقراء کو اپنی ہم کلامی کا شرف عطا فرماتے ہیں۔ ان کی اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کی ابتداء اس طرح ہوتی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے ابدی غلامی اور ابدی قرب کی منظوری عطا ہونے کے بعد انہیں "لا خوف علیهم ولا هم یحزنون" کی بشارت دی جاتی ہے۔ انہیں قلب مطمئنہ عطا ہو جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ انہیں اپنی رحمت سے خاص کر لیتے ہیں یعنی چن لیتے ہیں اور فیض خاص سے نوازتے ہیں۔ ان سے کبھی بلواسطہ اور کبھی بلاواسطہ کلام فرماتے ہیں اور خاص بزرگی عطا فرماتے ہیں۔ اللہ جل شانہ نے ان کو اپنی محبت کے واسطے مخصوص فرما کر اپنے کلام کے لئے برگزیدہ کر لیا ہے۔ اس کی تصدیق حضور نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد مبارک سے ہوتی ہے!

اِنَّ لِلّٰہِ فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ عِبَاداً مُحَدِّثُوْنَ وَ فِیْ اُمَّتِیْ مُحَدِّثُوْنَ وَ اَشَارَ اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِہٖ

"بے شک ہر ایک امت کے اندر اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوتا ہے۔ اور میری امت میں بھی ایسے بندے ہیں جن سے وہ ہم کلام ہوتا ہے"۔

اور آپ ﷺ نے اپنے بعض اصحاب کی طرف اشارہ فرمایا (اس طرح کی حدیث بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی میں بھی ہے)

سوشل میڈیا پر ہمارے چند لوگوز

فیس بک پر قادیانی مناظرہ گروپ کا لنک یہ ہے **Fb/groups/qadyanimonazra**

ختم نبوت فورم کا لنک یہ ہے **Www.khatmenbuwat.org**

عالم آن لائن کا لنک یہ ہے **Www.aalimonline.org**

ہمارا واٹس ایپ نمبر یہ ہے **00923247448814**

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے

(ترجمہ کنزالایمان)